ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ستمبر 2025ء جلد نمبر 26 شمارہ نمبر 09

إن الله وملئكته يصلون على النبي يأيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

مہمان مقررین جلسہ سالانہ جرمنی 2025

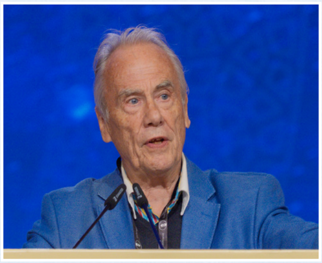

Mr. Reiner Braun
(امن کے لیے کوشاں ایک تنظیم کے سربراہ)

Mr. Clemens Hoch
(صوبائی وزیر رائین لینڈ فالز)

Mr. Jörg Lempertz
(میئر علاقہ مینڈگ)

Mrs. Sibel Duyar-Aydinli
(سیاسی لیڈر BSW)

Mr. Muhammad Sani
(سیکرٹری، صدر کیمرون)

Mr. Sheikh Ashraf Afendi
(لیڈر صوفی سنٹر ربانیہ جرمنی)

Mr. Nazih Musharbash
(سربراہ جرمن فلسطین دوستانہ تنظیم)

جلسہ سالانہ جرمنی 2025 کے چند مناظر

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی میڈیا نمائندگان کو انٹرویو دیتے ہوئے

پنڈال سے باہر کھلے میدان میں شاملین جلسہ

ضیافت ٹینٹ کا ایک منظر

میڈیا نمائندگان تبلیغ نمائش میں مکرم ظافر احمد صاحب مربی سلسلہ کا انٹرویو کر رہے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار

ہجری قمری تقویم میں سے ماہِ ربیع الاوّل کو یہ تقدّس نصیب ہوا کہ اس کی 12 تاریخ کو مقصودِ کائنات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اِس اعتبار سے امتِ مسلمہ اس مہینہ کو خاص اہتمام کے ساتھ مناتی ہے، اس دوران ایک جشن کا سماں رہتا ہے۔ اس طرح سے محسنِ انسانیت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ عقیدت کا اظہار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ بھی اس موقع پر اپنے آقا ﷺ کے ساتھ عشق و محبّت کا اظہار کرتی ہے اور باقاعدگی کے ساتھ ملک ملک، شہر شہر بلکہ قریہ قریہ جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ آپؐ کی سیرت بیان کر کے اسوۂ رسول ﷺ پر عمل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ آپؐ کے احسانات یاد دلا کر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتا ہے کہ ان جلسوں کا اصل مقصد یہی ہوتا ہے۔ درود شریف وہ بابرکت اور مقبول دعا ہے جس کا وظیفہ کرنے کا خود خدا نے حکم دیا بلکہ فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے بھی اس عظیم نبی پر درود بھیجتے ہیں، اس لئے اے مومنو! تم بھی ایسا کیا کرو۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''آپ ﷺ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ ﷺ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 24-23)

درود شریف کے برکات و ثمرات کی گواہی ہزاروں لاکھوں صوفیاء اور بزرگوں نے دی ہے۔ زمانہ حال کے سب سے بڑے عاشقِ رسولؐ حضرت احمدؑ فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خداتعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ۔ تب ایک مدّت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 131 حاشیہ)

درود شریف پڑھتے ہوئے انسان کی کیا کیفیت ہونی چاہئے، اس بارہ میں آپؑ نصیحت فرماتے ہیں:

''آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت ﷺ کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں ... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں''۔ (مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 534-535 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18)

اللہ کرے کہ ہم سب اسی کیفیت میں ڈوب کر درود شریف پڑھنے والے بن جائیں تا کہ ہمارا شمار بھی فخر کائنات ﷺ کے حقیقی عاشقوں میں ہو، آمین۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

ربیع الاوّل/ ربیع الثانی 1447 ہجری قمری | ستمبر 2025ء | جلد نمبر 26 | شمارہ نمبر 09 | تبوک 1404 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04 قال اللہ جلّ جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام

05 تبرّکات: درود شریف حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے

06 منظوم کلام: وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

07 خطبہ جمعہ: ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر بہت توجہ دینی چاہیے

14 تعارف کتب: رسالہ درود شریف

15 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے کامل نمونہ ہیں

19 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تکالیف اور ابتلاؤں کے دوران مثالی نمونہ

25 ظہورِ عون ونصرت دمبدم ہے

29 تیرا میخانہ جو اک مرجعِ عالم دیکھا

36 ملکی و عالمی خبریں

37 راہِ خوابیدہ ہوئی خندۂ گل سے بیدار

39 رپورٹ جلسہ گاہ مستورات جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء

43 جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مختلف نظامتوں کی کارکردگی

46 جلسہ سالانہ جرمنی ذرائع ابلاغ میں

47 اعلانات وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ

www.akhbareahmadiyya.de

پر بھی پڑھے جا سکتے ہیں

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

اویس احمد نوید، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبد الرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

07

30

14

15

19

DIE ZEIT

Abo

Religion

Ahmadiyya-Vorsitzender: "Islam hat Friedenspotential"

Aktualisiert am 29. August 2025, 13:57 Uhr Quelle: dpa Rheinland-Pfalz/Saarland

DIE ZEIT hat diese Meldung redaktionell nicht bearbeitet. Sie wurde automatisch von der Deutschen Presse-Agentur (dpa) übernommen.

46

34

25

39

قال اللہ جل جلالہ

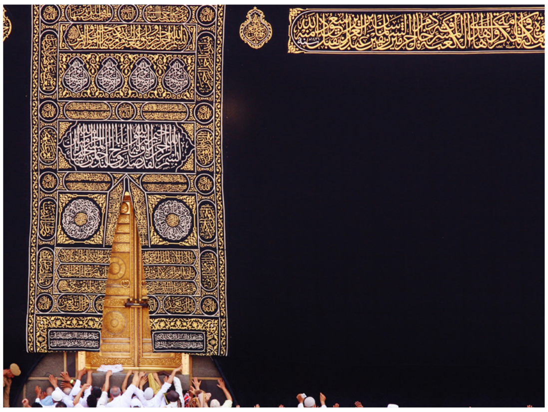

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(الاحزاب 57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا‘‘۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اُٹھتا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم نے کیا کیا ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔‘‘

(الحکم جلد 5 نمبر 2 مورخہ 17 جنوری 1901ء صفحہ 3)

درود شریف
حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’اب خداتعالیٰ کے نزولِ رحمت کا وقت ہے۔ دُعائیں مانگو۔ استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور احسان کو مدّنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لیے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قبولیتِ دُعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 38)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’درود بھی درد سے ہی نکلا ہوا ہے۔ یعنی خاص درد، سوزوگداز اور رقّت سے خدا کے حضور التجا کرنی کہ اے مولا! تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت کو عطا کر۔ ہم کر ہی کیا سکتے ہیں اور کس طرح سے آپ کے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں بجز اس کے کہ تیرے ہی حضور میں التجا کریں کہ تو ہی آپ کو ان سچی محنتوں اور جانفشانیوں کا سچا بدلہ جو تو نے آپ کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے اور وعدہ کر رکھا ہے وہ آپ کو عطا فرما۔ انسان جب اس خاص رقّت اور حضورِ قلب اور تڑپ سے گداز ہو ہو کر آپؐ کے واسطے دعائیں کرتا ہے تو آنحضرت کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے اور پھر اس دعا گو درود خواں کے واسطے بھی اوپر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ایک درود کے بدلے دس گنا اجر اسے دیا جاتا ہے۔‘‘ (خطبات نور صفحہ 304)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’درود دراصل اس احسان کا اقرار ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کیا۔ اور احسان کا اقرار انسان کے لئے ازحد ضروری ہے۔ کبھی کسی شخص کے اعمال میں پاکیزگی نہیں پیدا ہوسکتی جب تک وہ اپنے احسان کرنے والے کا احسان مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام صفائی اعمال میں احسان مندی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں۔ تا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کے لئے آپ کے احسان مند ہوں اور پھر ہمارے اعمال میں بھی پاکیزگی اور صفائی پیدا ہو۔‘‘
(الفضل 11 دسمبر 1925ء صفحہ 8)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں

’’ایک اور عمل صالح جو خداتعالیٰ کے فضل سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا وارث بنا دیتا ہے جس کے متعلق خدا کا وعدہ ہے کہ اگر خلوصِ نیت کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر بدنیتی اور ریاء کے بغیر یہ کام کرو گے تو میں اپنی رحمت سے تمہیں نوازوں گا وہ سورۃ احزاب کی آیت 57 میں بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ... پس اے انسان! اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بنے اور اگر تو چاہتا ہے کہ خدا کے فرشتے تیرے لئے بھی دعاؤں میں مشغول ہو جائیں تو اپنی زندگی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصدِ عالیہ کے ساتھ ہم آہنگ کر دے اور ایک جیسا بنا دے‘‘۔ (انوارالقرآن صفحہ 78)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں

’’یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہماری تمام برکتیں درود سے وابستہ ہو چکی ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں کثرت سے درود بھیجنے کے نتیجے میں ہم ان عالمی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے درود ہی کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیلے گا۔ ظاہر بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی کثرت ہو گی۔ کیونکہ آسمان سے خدا اور اس کے فرشتے بھی درود بھیج رہے ہوں گے جس کے اندر ایک عددی برکت بھی شامل ہوتی ہے۔ پس کثرت سے درود بھیجو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرت سے تم پر اور خدا کے فرشتے بھی تم پر درود بھیجیں گے اور اس کے نتیجے میں عددی برکت بھی نصیب ہو گی‘‘۔ (خطبہ جمعہ 12 مارچ 1999ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

’’انسان خطاؤں کا پتلا ہے، غلطیاں کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو پتہ نہیں کیا سلوک ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو اپنے بندوں پر نازل کرنے کا بھی طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں بتا دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، آپؐ کے حسن و احسان کو یاد کرتے ہوئے آپ پر درود بھیجو اور بھیجتے چلے جاؤ، تو اللہ تعالیٰ کی دس گنا زیادہ رحمتوں کے وارث بنتے چلے جاؤ گے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ‘‘۔ (خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2003ء)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اِک دُوسرے سے بہتر — لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

وہ یارِ لامکانی، وہ دلبرِ نہانی — دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے — وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثناء یہی ہے

حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے — جو راز تھے بتائے نعم العطاء یہی ہے

آنکھ اُس کی دُوربیں ہے دِل یار سے قریں ہے — ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عین الضیاء یہی ہے

جو رازِ دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے — دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوا ہوں — وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبر یگانہ عِلموں کا ہے خزانہ — باقی ہے سب فسانہ سچ بےخطا یہی ہے

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا — وہ جس نے حق دِکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

ہم تھے دِلوں کے اندھے سَو سَو دِلوں میں پھندے — پھر کھولے جس نے جندے وہ مجتبیٰ یہی ہے

اَے میرے ربِّ رحماں تیرے ہی ہیں یہ احساں — مشکل ہو تجھ سے آساں ہر دم رجا یہی ہے

(انتخاب از درثمین ''شان اسلام'')

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر بہت توجہ دینی چاہئے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2003ء کا مکمل متن

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب: 57) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو درود شریف پڑھنے کی اِس قدر تاکید فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری دعاؤں کی حاجت ہے۔ نہیں۔ بلکہ ہمیں یہ طریق سکھایا ہے کہ اے میرے بندو تم جب اپنی حاجات لے کر میرے پاس آؤ، میرے پاس حاضر ہو تو اپنی دعاؤں کو قبول کروانے اور اپنی حاجات کو پوری کرنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچو۔ اگر تم نے یہ وسیلہ اختیار نہ کیا تو پھر تمہاری سب عبادتیں رائیگاں چلی جائیں گی کیونکہ مَیں نے یہ سب کچھ، یہ سب کائنات اپنے اس پیارے نبی کے لئے پیدا کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرتِ احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں، بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے‘‘۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24،25)

اس اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو باتیں سمجھائی ہیں جن سے درود شریف پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ فرمایا پہلے تو تم سب یہ یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہارے درود پڑھنے سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بلند ہو رہا ہے۔ وہ تو پہلے ہی ایک ایسی ہستی ہے جو خدا تعالیٰ کو بہت پیاری ہے۔ فرمایا کہ اس میں گہرا راز ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے سے ایک ذاتی تعلق اور محبت کی وجہ سے اس دوسرے شخص کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے تو وہ اس کے وجود کا ہی حصہ بن جاتا ہے یعنی وہ محبت اور تعلق میں ایک ہو جاتے ہیں مثلاً دنیاوی رشتوں میں اب دیکھیں مثال دیتا ہوں، ماں بچے کی محبت ہے، بعض دفعہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بچہ جب چلنا شروع کرتا ہے، ذرا سی ہوش اس کو آتی ہے، اگر اس کو کوئی کھانے کی چیز ملے تو وہ بعض دفعہ اس میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا جو اکثر ٹکڑے کی بجائے ذرّات کی شکل میں ہوتا ہے۔ وہ اس پیار اور تعلق کی وجہ سے جو اس بچے کو اپنی ماں سے ہے، اپنی ماں کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس چھوٹے سے ٹکڑے کی

وجہ سے ماں کا پیٹ تو نہیں بھر رہا ہوتا لیکن ایک پیار کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اور اس حرکت کی وجہ سے ماں کو بھی اس بچے پر اتنا ہی پیار آتا ہے اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور وہ اس کو پہلے سے بڑھ کر اپنے ساتھ چمٹاتی ہے اس کی ایک چھوٹی سی معصوم سی حرکت پر، اس کا خیال رکھتی ہے۔ تو اس طرح کی مثالیں کم و بیش آپ کو اور بھی دنیاوی تعلقات میں، دنیاوی رشتوں میں ملتی رہیں گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اقتباس میں فرما رہے ہیں کہ جب محبت میں ایک ہی وجود بن جائیں تو جو فیض اس کو ملتا ہے اور جو برکتیں اس کو ملتی ہیں، جس کے لئے آپ دعا کر رہے ہوتے ہیں وہی آپ کو بھی مل رہا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتیں اور برکتیں ہیں، اور بے انتہاء فیض ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائیں اور فرما رہا ہے اور فرماتا چلا جائے گا جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ تو آپ کو بھی درود بھیجنے کی وجہ سے، اس ذاتی تعلق کی وجہ سے جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات سے ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر نازل ہونے والے فیض سے اُن لوگوں کو بھی حصہ ملتا رہے گا جو ایک سچے دل کے ساتھ آپ پر درود بھیج رہے ہوں گے۔ مگر شرط یہی ہے کہ ایک جوش، ایک محبت ہو جو درود پڑھتے وقت آپ کے اندر پیدا ہو رہا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس کثرت سے درود شریف پڑھنے پر آپ پر جو بے انتہاء برکتیں نازل ہوئیں اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ (مائدہ 33)۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقّے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نُور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ''۔

(حقیقۃ الوحی، حاشیہ صفحہ 131، روحانی خزائن جلد 22)

تو اس میں آپ فرما رہے ہیں کہ کیونکہ مَیں اپنے پیدا کرنے والے خالق کو، مالک کو حاصل کرنا چاہتا تھا اور مجھے یہ پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنا اتنا آسان کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا راستہ کوئی آسان راستہ نہیں۔ بڑا مشکل اور کٹھن راستوں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ تو اس قرب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی، آپ فرماتے ہیں کہ اب مجھ تک یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے، ایک ہی وسیلہ ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تو آپ یہ فرما رہے ہیں کہ مَیں نے اس سے سبق لیتے ہوئے آپ ﷺ پر بہت زیادہ درود بھیجا۔ اور گویا اس طرح تھا کہ مَیں ہر وقت اس ایک خیال میں ڈوبا رہتا تھا اور آپؐ پر درود بھیجتا رہتا تھا تو نتیجۃً اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بتانے کے لئے کہ تم بھی اب اس وسیلہ سے میرا قرب پا چکے ہو مجھے کشفی حالت میں یہ نظارہ دکھایا کہ دو آدمی جن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں، اندرونی اور بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ حاصل ہوا ہے۔ تو اندرونی اور بیرونی راستوں سے داخل ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ اب اس برکت سے آپ پر ہر طرح کی برکتیں اور فضل نازل ہوتے رہیں گے اور آپ پر بھی آنحضرت ﷺ کا فیض جو ہے وہ پہنچتا رہے گا۔ تو یہ ہیں درود کی برکات۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلۡدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ۔ اور درود بھیج محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے ﷺ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضّلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں۔ اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرورِ کائنات کے حضرتِ احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محبّ خدا کا محبوب بن جاتا ہے''۔ (یعنی آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کا مرتبہ کتنا بلند ہے کہ جو آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی محبوب بن جاتا ہے۔ اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے۔ تو فرماتے ہیں کہ: ''اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطّر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زُلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں ﷺ۔ اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصّہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ ملاءِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے۔ (اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دین کا از سرِ نو سے احیاء ہو، دین پھیلے) لیکن ہنوز ملاءِ اعلیٰ پر شخص مُحیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُّحِبُّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے''۔ یعنی سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ دین کو زندہ کرنے والا کون ہو گا، وہی جو اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت رکھتا ہے ''سو وہ اس شخص میں متحقق ہے''، یعنی یہ شرط حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ یہ اشارہ کر رہے ہیں وہ فرشتے۔

''اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضہ انوارِ الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرتِ احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 597 تا 599)

حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہو گا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا''۔ (ترمذی کتاب الصلاۃ) پھر ایک روایت آتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ

انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا: میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنّت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک کو ملے گا اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔ (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ)

تو اس سے مزید یہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی رحمتیں اور اس کی بخشش اگر چاہتے ہو تو وہ اب صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہی ملے گی اور یہ بھی آپؐ کا بہت سے احسانوں میں سے ایک احسان ہے کہ اس کا طریق بھی سکھا دیا، اذان کے بعد کی دعا بھی سکھا دی کہ اس طرح میرا وسیلہ تلاش کرو۔ تو یہ دعا بھی ہر ایک کو یاد کرنی چاہئے۔ پھر ایک حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔ (جلاء الافہام بحوالہ کتاب صلوٰۃ علی النبیؐ اسماعیل بن اسحاق)

پس کس شخص کی خواہش نہیں ہوتی کہ وہ نیکی اور پاکیزگی میں ترقی کرے۔ تو ہمارے محسن، ہمارے آقا، محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں یہ راستہ دکھا دیا کہ مجھ پر درود بھیجو، تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی کا باعث بنے گا۔ لیکن کیا صرف خالی درود پڑھنے سے ہی تمام مراحل طے ہو جائیں گے۔ کئی تسبیح پھیرنے والے آپ کو ملیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ذکرِ الٰہی کر رہے ہیں اور اتنی تیزی سے تسبیح چل رہی ہوتی ہے کہ اس میں درود پڑھا ہی نہیں جا سکتا، بلکہ کوئی ذکر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ان کی حالت دیکھ کر دل بے چین ہو جاتا ہے کہ یہ کس طرح درود پڑھ رہے ہیں۔ تو یہ کس قسم کے لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کا نام لے رہے ہیں۔ اور آدمی کو بعض دفعہ خیال بھی آتا ہے کہ یہ ان کے ظاہری اعمال ہیں اور یہ ان کی حالت ہے جو نظر آ رہی ہے۔ تسبیح پھیر رہے ہیں۔ تو یہ تضاد کیوں ہے۔ تو اس مسئلے کو اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرح حل فرمایا ہے اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق ملی۔ آپ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا تا کہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حُسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے''۔ آپ کی کامیابیاں کیا ہیں۔ یہی کہ اسلام کو ساری دنیا میں غلبہ حاصل ہو ''اس کا نتیجہ یہ ہو گا قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیتِ دعا کے تین ہی ذریعے ہیں اوّل: اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ۔ دوم: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔ اور سوم: موہبت الٰہی''۔

(رسالہ ریویو اردو جلد 3 نمبر 1 صفحہ 14،15)

تو پہلی دو تو یہی ہیں جو آنحضرت ﷺ کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی میں ملے گی۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ بھی آپ پر درود شریف بھیجیں۔ تو جب تک درد کے ساتھ، جوش کے ساتھ آپ کے احسانوں کو سامنے رکھتے ہوئے درود شریف نہیں پڑھا جائے گا اور دل میں وہ جوش نہیں پیدا ہو گا جس سے آپؐ پر درود بھیجنے کا حق ادا ہو تو اس وقت تک یہ درود صرف زبانی درود ہی کہلائے گا اور آپ کے دل سے نکلی ہوئی آواز نہیں ہو گی۔ تو درود شریف پڑھنے کے بھی کچھ طریقے ہیں، کچھ اسلوب ہیں، ان کو اپناتے ہوئے اگر ہم درود پڑھیں گے تو یقیناً یہ عرش تک پہنچے گا اور بے انتہاء رحمتیں اور برکتیں لے کر پھر واپس آئے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے ایک کفّارہ ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجے گا۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب الصلوۃ علی النبی ﷺ لابن ابی عاصم)

انسان خطاؤں کا پتلا ہے، غلطیاں کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو پتہ نہیں کیا سلوک ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو اپنے بندوں پر نازل کرنے کا بھی طریق آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں بتا دیا کہ آپ ﷺ پر درود بھیجو، آپؐ کے حسن و احسان کو یاد کرتے ہوئے آپ پر درود بھیجو اور بھیجتے چلے جاؤ، تو اللہ تعالیٰ کی دس گنا زیادہ رحمتوں کے وارث بنتے چلے جاؤ گے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا اس سے بھی کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو۔ اور آپ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور آپ کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

(تفسیر درمنثور بحوالہ تاریخ خطیب و ترغیب اصفہانی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہو گا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔ فرمایا کہ (میرے لئے تو) اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے۔

(تفسیر درمنثور بحوالہ ترغیب اصفہانی و مسند دیلمی)

تو اس حدیث سے مزید بات کھل گئی کہ اللہ تعالیٰ موقعے تلاش کر رہا ہے مومنوں کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر میں لپیٹنے کا کہ تم میرے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجو، مَیں تمہاری نجات کے سامان پیدا کرتا چلا جاؤں گا۔ تو یہ بھی ایک احسان ہے آپ ﷺ کا کہ آپ نے اُخروی نجات کے حصول کا طریق بھی ہمیں سکھا دیا۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی (خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے) اوپر نہیں جاتا۔ (ترمذی کتاب الصلاۃ)

تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے اس حدیث نے مزید واضح کیا کہ اگر تم دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو ایک دلی جوش اور محبّت کے ساتھ جس سے بڑھ کر محبت کسی مؤمن کو کسی دوسرے شخص سے نہیں ہو سکتی اور نہیں ہونی چاہئے، آنحضرت ﷺ پر درود کے ذریعہ سے اپنے مولا کے حضور پیش کرو تو تمہاری ساری دعائیں قابلِ قبول ہوں گی اور راستے میں بکھر نہیں جائیں گی۔

ایک روایت ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کیا مَیں آنحضرت ﷺ سے سنی ہوئی ایک بات بطور ہدیہ تمہیں نہ پہنچاؤں؟ مَیں نے کہا آپ ضرور مجھے یہ ہدیہ دیں۔ انہوں نے کہا ہم لوگوں نے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا۔ مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے۔ تو آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

اے اللہ! محمد ﷺ پر، محمدؐ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر برکتیں بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکتیں بھیجیں۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ تو دیکھیں اس میں صحابہ کی نیکیاں، کہ ایک تو وہ یہ تڑپ دل میں رکھے ہوئے ہیں کہ میرا دوسرا مؤمن بھائی بھی ان فضلوں سے محروم نہ رہ جائے جو اللہ تعالیٰ مجھ پر کر رہا ہے۔ اور پھر یہ تڑپ کہ مَیں زیادہ سے زیادہ مومنوں تک یہ بات پہنچاؤں کہ میرے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجیں۔ تو یہ ہیں مومنوں کے طریق۔ لیکن یاد رکھیں کہ دنیاوی دکھاوے کے لئے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی عرض کیا ہے، محفلیں جما کر، طوطے کی طرح رَٹ لگاتے ہوئے بغیر غور کے درود پڑھنے کا طریق صحیح نہیں ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو تو بہت اچھی طرح سے بھیجا کرو۔ تمہیں کیا معلوم کہ ہو سکتا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے حضور پیش کیا جاتا ہو۔ راوی کہتا ہے کہ سامعین نے ان سے کہا آپ ہمیں اس کا طریقہ بتائیں۔ انہوں نے کہا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! اپنی جناب سے درود بھیج، رحمت اور برکات نازل فرما، سید المرسلین اور متقیوں کے امام اور خاتم النبیین، محمد اپنے بندے اور اپنے رسول پر جو ہر نیکی کے میدان کے پیشوا اور ہر نیکی کی طرف لے جانے والے ہیں اور رسولِ رحمت ہیں۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ کو ایسے مقام پر فائز فرما جس پر پہلے اور پچھلے سب رشک کریں۔ پھر ایک حدیث ہے حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اب چاہے تو اس میں کمی کرے، چاہے تو اس کو زیادہ کرے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا)

تو یہ دیکھیں کیا طریقے ہمیں سمجھائے فضلوں کو حاصل کرنے کے۔ پھر ایک روایت آتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے حضرت رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مَیں اپنی دعا کے وقت ایک بڑا حصہ حضور پر درود بھیجنے میں صرف کرتا ہوں۔ بہتر ہو کہ حضور ارشاد فرمائیں کہ مَیں اپنی دعا کے وقت میں سے کس قدر حصہ حضور پر درود بھیجنے میں مخصوص کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو۔ مَیں نے عرض کی کیا ایک چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ اگر اس میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ آئندہ مَیں اپنی دعا کا سارا وقت حضور پر درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تمہاری ساری ضرورتیں اور مرادیں پوری ہوں گی اور سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ماجاء فی اوانی الحوض)

اس زمانہ میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں جیسا کہ اس روایت سے پتہ چلتا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ: ''مَیں لاہور کے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا۔ 1898ء کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ مَیں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا اور اس میں بہت لذّت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ انہی ایام میں مَیں نے ایک حدیث میں پڑھا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہوا کریں گی۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پُرزور خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جبکہ قادیان آیا ہوا تھا اور مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر تھا، مَیں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ مَیں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔ حضورؑ نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی۔ کہتے ہیں تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں''۔

ایک روایت ہے، حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔ آپؐ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدہ ریز ہو گئے۔ کہتے ہیں رفتہ رفتہ انتظار کرتے کرتے اتنا لمبا عرصہ گزر گیا کہ میں دیکھ رہا تھا کہ اس عرصہ میں آپؐ سجدہ کی حالت میں ہیں۔ اور سجدہ میں چونکہ مَیں مخل نہیں ہونا چاہتا تھا اس لئے مَیں آگے نہیں بڑھا۔ لیکن اتنا لمبا عرصہ گزرا تو مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ نعوذ باللہ من ذٰلک رسول اللہ ﷺ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز نہ کر گئی ہو، اسی سجدہ کی حالت میں آپ فوت نہ ہو گئے ہوں۔ اس غم اور فکر سے میں دوڑا۔ قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے آنے کی آواز سنی اور سجدہ سے سر اٹھایا اور پوچھا: اے عبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ میں نے آپؐ سے اپنے خدشے کا اظہار کیا یا رسول اللہ! یہ وجہ ہے جو مَیں

آپ کے قریب آ گیا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے کہا ہے کہ کیا مَیں تجھے خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے تجھ پر درود بھیجا مَیں اس پر رحمت نازل کروں گا۔ اور جو تجھ پر سلام بھیجے گا مَیں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ (مسند احمد بن حنبل)

پھر ایک حدیث میں روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا اس نے جنت کا رستہ کھو دیا، یا وہ جنت کے راستے سے ہٹ گیا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ والسنۃ فیھا باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد ﷺ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔'' (الاحزاب: 57)

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 302،301)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آ کر کیا کیا تو انسان وجد میں آ کر'' یعنی کہ اس زمانہ میں جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے۔ دنیا کی کیا حالت تھی، کس قدر گراوٹ تھی ... اور کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں آپؐ کے آنے سے تو آپ فرماتے ہیں کہ انسان کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ اور ''وجد میں آ کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآنِ شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے خصوصاً فرمایا گیا اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب: 57) کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا۔ ﷺ''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 2 مورخہ 17 جنوری 1901ء صفحہ 3)

آپ فرماتے ہیں کہ: خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہے جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں، وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقامِ اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت ﷺ یا حضرت ابراہیمؑ میں سے کسی نے وراثت سے عزت نہیں پائی۔ گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد عبداللہ مشرک نہ تھے لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔ یہ تو فضلِ الٰہی تھا، ان صدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھے، یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیمؑ جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق وتقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی صدق وصفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب وتکالیف اٹھائے لیکن پروا نہ کی۔ یہی صدق ووفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا

اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود سلام بھیجو۔

فرماتے ہیں کہ: ''اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا''۔ یعنی ایسے اعمال اللہ تعالیٰ کو پسند تھے کہ ان کو محدود کرنے کے لئے کوئی لفظ ایسا نہیں تھا جس سے وہ اوصاف محدود ہو جائیں، یعنی ان کی کوئی حد نہیں تھی۔ فرماتے ہیں: یعنی آپ کی روح میں وہ صدق ووفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ آپ کی ہمت وصدق ووفا کا کہاں تک اثر آپ کے پیروؤں پر ہوا تھا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایک بدروش کو درست کرنا کس قدر مشکل ہے۔ عاداتِ راسخہ کو گنوانا کیسا محالات سے ہے۔ یعنی جو عادات پکی ہو جائیں ان کو چھوڑنا بہت مشکل ہے۔ لیکن ہمارے مقدس نبی ﷺ نے تو ہزاروں انسانوں کو درست کیا، جو حیوانوں سے بدتر تھے۔ یعنی بعض ماؤں اور بہنوں میں حیوانوں کی طرح فرق نہ کرتے تھے۔ یتیموں کا مال کھاتے تھے۔ مُردوں کا مال کھاتے تھے۔ بعض ستارہ پرست تھے۔ بعض دہریہ تھے۔ بعض عناصر پرست تھے۔ جزیرہ عرب کیا تھا ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ قرآن کریم ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے، ہر ایک غلط عقیدہ یا بری تعلیم جو دنیا میں ممکن ہے، اس کے استحصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت اور تصرف ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے، اُسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپؐ پر درود پڑھو اور آپؐ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو، سب حکموں پر کاربند رہو''۔

(البدر 24 اپریل 1903ء صفحہ 109)

بعض دفعہ یہ سوال اٹھتا ہے کہ کتنی دفعہ درود پڑھنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک خط میں فرماتے ہیں: ''کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرّع سے پڑھنا چاہئے۔ اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک ایک حالت رِقّت اور بےخودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے۔ اور سینے میں انشراح اور ذوق پایا جائے''۔

نیز آپؑ نے فرمایا: اس قدر پڑھا جائے کہ کیفیتِ صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے اور ایک انشراح اور لذّت اور حیاتِ قلب پیدا ہو جائے۔ (مکتوبات حصہ اول صفحہ 26) محسوس ہو کہ دِل میں ایک جوش ہے، لذّت ہے۔ تو اَب

ان لوگوں کے سوال کا جواب اس میں آ گیا جو یہ کہتے ہیں کہ کتنی دفعہ پڑھنا چاہئے۔ ایک تو اخلاص اور محبّت دکھاؤ۔ جس کو محبوب بنایا ہے اس کا نام لینے میں، اس کی تعریف کرنے میں، اس کی خوبیاں بیان کرنے میں، اس کے محاسن گنوانے میں، اس کا ذکر کرنے میں انسان گنتی کی قید تو نہیں لگاتا۔ دنیاوی محبوبوں کے لئے بھی یہ طریق استعمال نہیں ہوتا۔ یہ تو وہ محبوب ہے جس پر درود بھیجنے سے ہماری دنیا و آخرت دونوں سنور رہے ہیں۔ اور پھر ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ جذبات اپنی انتہا کو پہنچ جائیں اور پھر اس ذکر سے، اس درود بھیجنے سے ایک سرور اور ایک لطف آنا شروع ہو جائے، مزا آنا شروع ہو جائے اور دل یہ چاہے کہ انسان ہر وقت درود بھیجتا رہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یہ بھی ایک خط ہے جو تحریر فرمایا آپ نے۔ کہ: ’’آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرّع سے چاہیں۔ اور اس تضرّع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت ﷺ کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں ... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ کبھی ملول ہو۔ اور نہ اغراضِ نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24،25)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ایک مرتبہ مَیں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی گئی تو مَیں دیکھتا ہوں کہ بعض عزیز میرے جو اَب وہ دنیا سے گزر بھی گئے، دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دم بدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہیٔ ملکِ بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدّت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اس دن بکلّی حالاتِ یاس ظاہر ہو کر (یعنی بالکل مایوسی کی حالت طاری ہو گئی) تیسری مرتبہ مجھے سورۃ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی۔ اور وہ یہ ہے: ’’سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ‘‘۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 208)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ تحریر فرماتے ہیں: ’’ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدرِ حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں‘‘۔ (یعنی جو جو لوگ درود شریف بھیج رہے ہیں اور جس جس جوش سے بھیج رہے ہیں ان تک وہ اتنا حصہ پہنچتا رہتا ہے) ’’یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا‘‘۔ یعنی اب کوئی بھی فیض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہونے ہیں بغیر آنحضرت ﷺ کی وساطت کے کسی شخص تک نہیں پہنچ سکتے۔

فرمایا: درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔ (الحکم 28 فروری 1903ء صفحہ 7)

ایک دفعہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو اپنی بعض مشکلات کی وجہ سے دعا کی تلقین کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ’’آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں‘‘۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول صفحہ 33)

تو یہاں کسی کو یہ خیال نہ آئے کہ پہلے تو حد نہیں لگائی تھی یہاں تو گنتی بتا دی ہے۔ تو واضح ہو کہ پہلے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے مخصوص حالات کی وجہ سے دعا کا ایک طریق بتایا۔ دوسرے اس میں ’کم سے کم‘ کہا ہے کہ اتنی دفعہ ضرور پڑھیں۔ اصل بات وہی ہے کہ درود میں قید کوئی نہیں کہ زیادہ سے زیادہ کتنا پڑھا جائے۔ جتنی توفیق ہے پڑھتے چلے جائیں اور اتنا ہی فیض پاتے چلے جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی درود کا کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ اعجاز المسیح میں درج ہے کہ ’’فَصَلُّوْا عَلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ الْمُحْسِنِ الَّذِیْ ھُوَ مَظْھَرُ صِفَاتِ الرَّحْمٰنِ الْمَنَّانِ۔ (اے لوگو!) اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمٰن و منّان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ! اس اُمّی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی پانی سے سیر کیا ہے جس طرح اس نے اوّلین کو سیر کیا۔ اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کر دیا‘‘۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 5،6)

ایک یہ الہام ہے: ’’وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَلصَّلٰوۃُ ھُوَ الْمُرَبِّی۔ کہ نیک کاموں کی طرف رہنمائی کر اور برے کاموں سے روک۔ اور محمد اور آل محمد ﷺ پر درود بھیج۔ درود ہی تربیت کا ذریعہ ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 267)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کثرت سے اپنے آقا پر درود بھیجنے کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا کہ آپؑ کو الہاماً فرمایا: ''تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے''۔

(تذکرہ صفحہ 162 مطبوعہ 1969ء)

پھر الہام ہوا ایک لمبا عربی الہام ہے، کچھ حصے کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ کہ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں۔ مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرلے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرلے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا''۔

(تذکرہ صفحہ 355 مطبوعہ 1969ء)

تو یہ ہیں برکات اور فیض جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ یہی وسیلہ ہے جس سے اب ہمارے ذاتی فیض بھی اور جماعتی فیض اور برکات اور ترقیات وابستہ ہیں۔ آج جمعہ کا دن بھی ہے اور جمعہ کے دن آنحضرت ﷺ نے اپنے پر درود بھیجنے کی مومنوں کو خاص طور پر تاکید فرمائی ہے جیسا کہ اس حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین ایام میں سے ایک جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم پیدا کئے گئے، اسی روز انہیں وفات دی گئی۔ اسی دن نفخ صُور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔ پس اسی روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود مجھ تک... پہنچایا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب آپ کا وجود بوسیدہ ہوچکا ہوگا یعنی کہ جسم مٹی بن گیا ہوگا اس وقت ہمارا دُرود آپ کو کیسے پہنچایا جائے گا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے وجودوں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے بھی اس کا خاص تعلق ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ جماعتی ترقیات اسی سے وابستہ ہیں۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس حدیث کی بڑی اچھی تشریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''جمعہ کا مضمون بہت گہرا اور وسیع ہے ... جمعہ ایک زمانے کا نام ہے اور اس زمانے میں جمعیت کے معنے داخل ہوتے ہیں مختلف چیزوں کا آپس میں ملا دینا۔ پس جب اس پہلو سے اس حدیث کا مطالعہ کریں تو بہت وسیع مضمون ہے جو اس میں بیان ہوا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس دن نفخ صُور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی۔ اگر قیامت کا دن مراد ہو تو وہاں جمعہ کے دن کی کیا بحث ہے وہاں تو ازل اور اَبد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ وہاں یہ بحث ہی نہیں ہوتی کہ دن کون سا ہے۔ قیامت کا وقت تو ایک عرصے کا نام ہے اور یہ جو دن ہم گنتے ہیں ان دنوں کی بحث نہیں ہے۔ اس میں طویل زمانے کا نام ہے اور اس کو جمعہ کہنا کن معنوں میں درست ہے صرف ان معنوں میں کہ اس دن تمام اگلے اور پچھلے اکٹھے کر دیے جائیں گے۔... اور وہ ایک دن نہیں ہوگا کہ سورج چڑھا، دن ہوا اور سورج غروب ہوا تو دن غروب ہوا۔ بلکہ ایک زمانہ طلوع ہوگا اور اس سارے زمانے کا نام جمعہ ہے۔... دوسری بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جب اس دنیا پر اس کا اطلاق کر کے دیکھیں تو ایک اور مضمون ابھرتا ہے جس کا سورہ جمعہ میں ذکر موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ اسی روز نفخ صُور ہوگا یعنی تمام بنی نوع انسان کو محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کی طرف بلایا جائے گا اور یہ نفخ صُور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے ہے اور اس کے متعلق بکثرت شواہد ملتے ہیں احادیث میں بھی اور گزشتہ اولیاء کے حوالوں سے بھی کہ یہ وعدہ کہ تمام دنیا کے ادیان پر محمد رسول اللہ ﷺ کا دین غالب آئے گا یہ مسیح موعود کے زمانے میں پورا ہونا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا دور ہے جس کے متعلق فرمایا ہے اسی روز غشی ہوگی یعنی وہ اتنا خطرناک دور ہوگا کہ پہلے لوگ مدہوش کر دئے جائیں گے، مارا مارا پھریں گے، کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ کیا ہوگیا ہے دنیا کو۔ پھر وہ دینِ اسلام کی طرف راغب کئے جائیں گے۔

اور اس کے بعد فرمایا: پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ پس جماعت کے لئے دیکھو کتنی بڑی خوشخبری ہے اس میں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہماری تمام برکتیں دُرود سے وابستہ ہو چکی ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں کثرت سے درود بھیجنے کے نتیجے میں ہم اُن عالمی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے درود ہی کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیلے گا۔ ظاہر بات ہے جب رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو گے تو رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والوں کی کثرت ہوگی۔ کیونکہ آسمان سے خدا اور اس کے فرشتے بھی درود بھیج رہے ہوں گے جس کے اندر ایک عددی برکت بھی شامل ہوتی ہے۔ پس کثرت سے درود بھیجو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرت سے تم پر اور خدا کے فرشتے بھی تم پر درود بھیجیں گے اور اس کے نتیجے میں عددی برکت بھی نصیب ہوگی۔ یعنی تمہاری تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ جماعت کو بہت زیادہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ یہاں جو اس وقت آپ بہت تھوڑے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال آپ کو بہت سی سعید روحیں ملی ہیں جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو پہچانا اور ایمان لائے۔ پس آپ میں سے ہر ایک، پرانے احمدی بھی اور نئے شامل ہونے والے احمدی بھی، اگر اپنی تعداد کو بڑھانا چاہتے ہیں، اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو بہت درود پڑھیں۔ سمجھ کر پڑھیں، دل کی گہرائیوں سے پڑھیں تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مارچ 1999ء)

آج ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ ان تین دنوں میں بھی خاص طور پر اس طرف توجہ دیں اور بہت زیادہ درود پڑھیں تا کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے فیض آپ کو ان تین دنوں میں بھی نظر آئیں۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو آپ سب کے حق میں قبول فرمائے اور آپ سب کو ان کا وارث کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 288 تا 306)

تعارف کتب

مرتّبہ: اویس احمد نوید

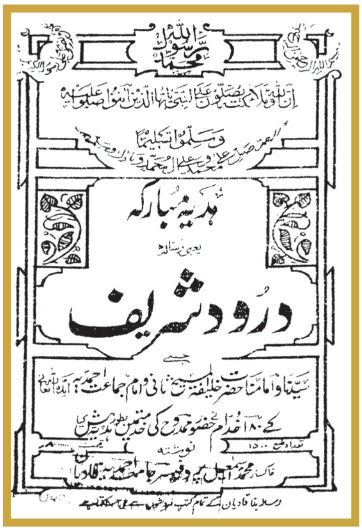

رسالہ درود شریف

مصنفہ: حضرت مولانا محمد اسماعیل ہلالپوری صاحبؓ

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلالپوریؓ جماعت کے بلند پایہ عالم، محقق اور علوم شرقیہ کے ماہر تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ قادیان میں بطور پروفیسر خدمت کا موقع ملا۔ رسالہ درود شریف آپ ہی کی تصنیف ہے جس کا پہلا ایڈیشن 1934ء میں شائع ہوا۔ بعدازاں 1939ء میں خلافتِ ثانیہ کی سِلور جوبلی کے موقع پر آپ نے ان تمام بزرگان احمدیت و احباب، جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی صورت میں حصہ لیا تھا، کی فہرست درج کر کے ان سب کی طرف سے اس کتاب کو ''ہدیہ مبارکہ'' کی صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت پائی۔

اس کتاب میں درود شریف کے فضائل اور برکات کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے عظام کے فرمودات نیز بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تجربات بھی درج ہیں۔

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اوّل میں حمدِ الٰہی ومناجات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزبان عربی، فارسی اور اردو درج ہیں۔ باب دوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح از قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کی گئی ہے۔ اس ضمن میں حضورؑ کا اردو، عربی اور فارسی منظوم کلام درج کیا گیا ہے۔

باب سوم میں درود شریف سے متعلق قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات درج ہیں جو تین حصوں ہدایات، برکات اور فضائل پر مشتمل ہے۔ آپؑ کو وحی الٰہی میں درود شریف کے الفاظ میں درج ذیل دعا سکھلائی گئی: سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 208)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت کی شرط سوم میں درود شریف کے التزام کی تاکید کی ہے۔

باب چہارم میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں درود شریف کی برکات اور فضائل کا بیان ہے۔ نیز درود شریف پڑھنے کے متعلق مختلف ہدایات اور کن خاص خاص مواقع پر پڑھنا چاہئے کا بیان ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میرے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ تعلق اور قرب رکھنے والا وہ شخص ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔

باب پنجم میں درود شریف کے متعلق خلفائے احمدیت کے ارشادات درج ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درود بھی درد سے ہی نکلا ہوا ہے۔ یعنی خاص درد وگداز اور رقت سے خدا کے حضور دعا کرنی کہ اے مولیٰ تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر۔ نیز فرماتے ہیں درود شریف پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اوّل کہ خداتعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ دوسرا یہ کہ خداتعالیٰ کا کمال غنیٰ ظاہر ہو گا۔ تیسرا یہ کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا کہ وہ خدا کے محتاج ہیں، خدائی کے مرتبہ پر نہیں پہنچے۔ چوتھا یہ کہ درود شریف پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا۔

آخر میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجنے کے بارے میں خداتعالیٰ کی وحی اور اس کی تشریحات درج ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی روایت درج ہے کہ میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا کہ آپ پر درود کن الفاظ میں بھیجا جائے جس پر آپؑ نے ارشاد فرمایا: صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِيۡبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ سَلَّمَ۔

کتاب کا اختتام حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی معروف نعت سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا ہے۔

قسط نمبر 1

آنحضرت ﷺ ہمارے لیے کامل نمونہ ہیں

مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ انگلستان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب: 22) یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔ نیز فرماتا ہے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ (مائدہ: 9) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

ڈنمارک کے اخبار Jyllands Posten کے کلچرل ونگ میں اکتوبر 2006ء میں بعض مسخ شدہ تصاویر ہمارے آقا آنحضرت ﷺ کے بارہ میں شائع کی گئیں جن کے ذریعہ حضور نبی کریم ﷺ اور اسلام پر دو قسم کے اعتراض وارد کیے گئے۔ ایک یہ کہ اسلام آزادی ضمیر کا قائل نہیں، اس کی بجائے بانی اسلام تلوار اور طاقت کے بل بوتے پر ڈرا دھمکا کر تشدّد کی راہ سے فیصلے کیا کرتے تھے۔ دوسرا اعتراض یہ کیا گیا کہ اسلام شہوت پرستی کو ترویج دیتا ہے اور نعوذ باللہ حضرت نبی اکرم ﷺ عورتوں کے دلدادہ تھے، اسی لیے آپ نے متعدد شادیاں کیں وغیرہ۔

خاکسار سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ان دونوں اعتراضات کا جواب پیش کرتا ہے۔ خاکسار نے سینکڑوں درخشندہ واقعات میں سے صرف چند ایک کا انتخاب کیا ہے ورنہ نبی پاک ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ ایسا عشق انگیز، روح میں وَجد پیدا کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا گرویدہ کرنے والا ہے کہ نبی پاک ﷺ کل عالم کے اوّلین وآخرین میں یکتا اور بے مثل اور بے نظیر وجود نکھر کر سامنے آتے ہیں۔

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

تاریخ اسلام کا یہ واقعہ زرّیں حروف میں لکھنے کے قابل ہے کہ سن 4 ہجری میں بنو نضیر کو ان کی چیرہ دستیوں اور غداریوں کے نتیجہ میں ان کی اپنی درخواست پر آنحضور ﷺ نے خیبر جانے کی اجازت دے دی جب کہ وہ اپنی شریعت کی رُو سے واجب القتل تھے۔ انہیں آپؐ کے وعدہ پر اِس قدر اعتماد تھا کہ وہ مسلمانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے ہاتھوں اپنے گھر مسمار کر کے تمام قیمتی سامان اپنی سواریوں پر لاد کر اس شان سے خیبر کو روانہ ہوئے کہ ان کے آگے پیچھے بینڈ باجے بج رہے تھے، یوں لگتا تھا کہ گویا کوئی بارات جا رہی ہے۔

(رحمۃ للعالمین از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)

کیا آج دنیا میں کسی مفتوح اور مغلوب قوم کا نام پیش کیا جا سکتا ہے جو اپنے فاتح کے سامنے اس قدر اشتعال انگیزی سے نقل مکانی کر رہی ہو اور فاتح ان کی جرأتِ رندانہ پر معمولی سا

ردعمل بھی ظاہر نہ کرے۔ کیا اس مثال کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص صدقِ دل سے یہ کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں آزادی ضمیر کا فقدان ہے اور برداشت نام کی کوئی چیز نہیں ہے؟

فتح مکہ کے موقعہ پر نبی پاک ﷺ نے ہدایات دی تھیں کہ سوائے اپنے دفاع کے کسی شخص پر حملہ نہ کیا جائے۔ ابتدا میں گیارہ افراد کے بارہ میں فیصلہ فرمایا کہ وہ اپنے سابقہ جرائم کی بناء پر واجب القصاص ہیں، پھر ان کی تعداد چھ کر دی گئی، جن میں سے چار مرد اور دو عورتیں واجب القتل قرار دیئے گئے اور بالآخر چار مردوں میں سے صرف ایک ابن اخطل قتل کیا گیا، وہ بھی اس لیے کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد ایک دن اس نے اپنے غلام کو محض اس لیے قتل کر دیا کہ اس نے وقت پر کھانا تیار نہیں کیا تھا۔ قتل کے بعد یہ مکہ بھاگ آیا تھا۔ باقی تین میں سے ایک عکرمہ بن ابی جہل تھا۔ یہ بارہا مسلمانوں کے خلاف جنگ کر چکا تھا اور اس کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ صلح حدیبیہ کے بعد اس نے نبی پاک ﷺ کے حلیف بنو نضیر پر حملہ کر کے بڑا خون خرابہ کیا۔ دوسرا شخص ہبار بن اسود تھا، اس نے حضرت زینبؓ بنتِ رسول ﷺ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کے موقع پر نیزہ سے حملہ کیا۔ حضرت زینبؓ اونٹ سے نیچے گریں اور آپ کا حمل ساقط ہو گیا اور بالآخر مدینہ پہنچ کر اسی صدمہ سے وفات پا گئیں۔

یہ پہلو کس قدر سبق آموز ہے کہ جہاں نبی پاک ﷺ نے ایک غریب غلام کے قاتل کو معاف نہیں فرمایا وہاں اس رحمتِ عالم نے اپنی نورِ نظر حضرت زینبؓ کے قاتل کو معاف فرمادیا۔ تیسرا شخص، جس کے قتل کا آپ نے حکم دیا اور پھر اپنا فیصلہ واپس لے کر اس کی جان بخشی کی کاتبِ وحی عبداللہ بن ابی سرح تھا۔ اس نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ وحی تو میرے پاس آتی ہے اور محمد ﷺ مجھ سے سن کر لکھواتے ہیں۔ دو عورتوں میں سے صرف ایک عورت کو قتلِ عمد کے جرم میں سزائے موت دی گئی۔ دوسری عورت ہندہ زوجہ ابوسفیان، جس نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبایا تھا اور ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر ہار بنا کر اپنے گلے میں پہنا تھا، اس کو بھی معاف فرمادیا۔ حتیٰ کہ وحشی، جس نے حضرت حمزہؓ کو برچھی مار کر شہید کر دیا تھا اور نعش کی بے حرمتی کی تھی، اسے بھی معاف فرمادیا۔

فتح مکہ کے موقع پر صفوان بن امیہ اُن افراد میں سے تھا جسے آپ ﷺ نے قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ مکہ سے جدہ بھاگ گیا تا کہ سمندر کے راستہ یمن چلا جائے۔ ان کے عزیز عمیر بن وھب الجمعی نے ان کی جان بخشی کی درخواست کی جو حضور ﷺ نے فوراً قبول فرمالی۔ عمیر نے عرض کیا کہ جب تک حضور ﷺ اپنی کوئی نشانی نہ دیں گے وہ میری بات پر یقین نہیں کرے گا۔ نبی پاک ﷺ نے اپنی دستارِ مبارک عطا فرمائی۔ چنانچہ صفوان جدہ سے واپس آ گیا اور نبی پاک ﷺ سے کہنے لگا کیا آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے جب کہ میں نے اسلام قبول کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں، میں نے معاف کر دیا ہے''۔ کچھ عرصہ کے بعد غزوہ حنین کا واقعہ پیش آیا۔ آنحضور ﷺ نے صفوان سے 100 زرہیں مانگیں۔ نبی پاک ﷺ کی بخشش اور درگذر نے اسے بے خوف تو پہلے ہی کر دیا تھا، بڑی بے باکی سے بولا: اَغَصباً یَامُحَمَّد اے محمد (ﷺ) میرا مال زبردستی غصب کرنا چاہتے ہو۔ آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں بَلْ عَارِیَةً مَضْمُونَةً عاریتاً اپنی ضمانت پر مانگ رہا ہوں۔ فتح حنین کے بعد اس نے دیکھا کہ مالِ غنیمت کے جانوروں سے پوری وادی بھری ہوئی ہے۔ کہنے لگا: اے محمد (ﷺ) اتنا مال کیا کرو گے؟ فرمایا سارا تم لے لو اور ہزاروں جانور اسے بخش دیئے۔

فتح مکہ کے موقع پر نبی پاک ﷺ کے عفو و درگذر اور خلق کریم اور وسیع حوصلہ کو دیکھ کر ہزاروں اہلِ مکہ ایمان لے آئے اور جو پیچھے رہ گئے وہ بتدریج اسلام قبول کرتے رہے۔ آپ ﷺ نے کسی کو جبراً مسلمان نہ بنایا۔ اگر بزور مسلمان بنانا ہی تھا تو پھر یہ اعلان کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ جو شخص اپنے گھر میں رہے اس کی جان و مال محفوظ ہیں، جو خانہ کعبہ میں جا کر پناہ لے لے، جو ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اور جو بلال کے جھنڈے تلے آ جائے وہ بھی محفوظ ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر وہ مہاجرین نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جنہیں اہلِ مکہ نے سخت دکھ دے کر ان کے گھروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ ان مہاجرین نے درخواست کی کہ اب ان کے گھر انہیں واپس دلائے جائیں لیکن حضور نبی پاک ﷺ نے ان کی یہ درخواست ردّ کر دی۔ (رحمۃ للعالمین صفحہ 110،109)

فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعد بن عبادہؓ کو آنحضور ﷺ نے انصار کا جھنڈا دیا ہوا تھا، انہوں نے جوش میں آکر یہ نعرہ لگا دیا کہ ''آج کفار مکہ ذلیل کئے جائیں گے''، حضور نبی کریم ﷺ نے فوراً انہیں علم برداری کی عزت و فخر سے محروم کر دیا اور جھنڈا واپس لے کر اعلان فرمایا: ''آج کوئی شخص ذلیل نہیں کیا جائے گا''۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرتے کرتے عاجزی اور انکساری سے آپ کا سر جھکتے جھکتے کجاوہ سے جالگا تھا۔

یہ باتیں سننی بھی آسان ہیں اور سینکڑوں سالوں کے بعد کہنی بھی آسان، لیکن ان پر عمل وہی پاک وجود کر سکتا ہے جو کسی اور ہی زمین اور آسمان سے تعلق رکھتا ہو۔

جب شام فتح ہوا اور وہاں کی عیسائی آبادی اسلامی حکومت کے ماتحت آ گئی تو ایک دن حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہم قادسیہ کے شہر میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک عیسائی کا جنازہ گذرا۔ یہ دونوں اصحاب اسے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ ایک مسلمان نے جو آنحضرت ﷺ کا صحبت یافتہ نہیں تھا، حیران ہو کر کہا کہ یہ تو ایک عیسائی، ایک ذمی کا جنازہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں مگر آنحضرت ﷺ کا یہی طریق تھا کہ آپؐ غیر مسلموں کا جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا ان میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں ہے؟

(سیرت خاتم النبیین حصہ دوئم صفحہ 757،756)

ایک قبیلہ کا سفیر مدینہ آیا۔ حقِ سفارت ادا کرنے کے بعد اس نے مدینہ میں رکنا چاہا اور اسلام قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''یہ سفارت کے آداب کے خلاف ہے، پہلے واپس جاؤ، اپنا کام مکمل کرو، پھر جب چاہو اسلام قبول کر لینا''۔

ابوسفیان نے غزوہ احزاب کا بدلہ لینے کے لیے چند قریشی نوجوانوں کو لالچ دے کر نبی کریم ﷺ کے قتل پر آمادہ کیا۔ ایک نے حامی بھری اور خنجر چھپا کر مدینہ آیا۔ جب حضور نبی پاک ﷺ کی نظر اس پر پڑی تو دیکھتے ہی فرمایا کہ اس کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ ایک انصاری رئیس اُسید بن حضیر لپک کر اُسے چمٹ گئے اور ان کے ہاتھ میں اُس کا چھپا ہوا خنجر آ گیا۔ اب کیا تھا، قریشی نوجوان خوف سے کانپنے لگا اور رونے لگا اور منتیں کرنے لگا کہ میری جان بخشی کر دی جائے۔ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اگر سچ سچ بتادو کہ کس نیت سے آئے تھے تو معاف کر دیں گے۔ اس نے ابوسفیان کے منصوبہ سے آگاہ کیا اور حضور ﷺ نے اسے فوراً معاف فرمادیا۔ وہ نوجوان مدینہ میں کچھ دن رہ کر اسلام لے آیا۔ (سیرۃ خاتم النبیین صفحہ 741 تا 743)

طائف میں نبی پاک ﷺ سے جو ظالمانہ سلوک کیا گیا اس سے کون واقف نہیں۔ طائف کے سرداروں نے پتھر مار مار کر آپ کو لہولہان کر دیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد جب غزوہ حنین اور اوطاس ہوئیں تو طائف سے بڑی تعداد میں فوجیں دشمن کی مدد کے لیے آئیں۔ لیکن شکستِ فاش کے بعد طائف میں اپنے قلعوں میں محصور ہو گئیں، نبی پاک ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ چند دن کے محاصرہ کے بعد کسی طرح آپؐ کو اطلاع ملی کہ دشمن محاصرہ کی شدت سے سخت تکلیف میں ہے اور بھوک نے ان کی ہلاکت کو بہت قریب کر دیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فوراً محاصرہ اٹھا لینے کا فیصلہ فرمایا۔ صحابہ نے جنگی اصولوں کے پیشِ نظر عرض کیا کہ حضور! اب یہ مجبور ہو چکے ہیں اور قلعہ فتح ہونے ہی والا ہے لیکن وہ پاک اور مقدس نبی ﷺ جو ماں باپ سے بڑھ کر شفیق تھا، ان جانی دشمنوں کو یوں بھوک کے ہاتھوں تڑپتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ آپ نے صحابہ کا مشورہ ردّ کر دیا اور محاصرہ اٹھا کر واپس مکہ تشریف لے آئے۔

فتح مکہ کے بعد طائف سے ایک وفد آنحضور ﷺ سے ملاقات کے لیے مدینہ آیا۔ ابھی تک یہ سب بت پرست اور مشرک تھے۔ حضورؐ نے ان کے لیے مسجدِ نبوی کے صحن میں خیمے لگوانے کا حکم دیا۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ مشرک ہیں اور مشرک تو قرآن کریم کی رو سے نجس یعنی ناپاک ہوتے ہیں انہیں مسجد میں ٹھہرانا کہیں مسجد کے تقدّس کے خلاف نہ ہو۔ فرمایا: ''ظاہری اعتبار سے یہ بھی اتنے ہی پاک و صاف ہیں جتنے کہ تم ہو۔ ہاں جہاں قرآنِ کریم نے انہیں نجس قرار دیا ہے صرف ان معنوں میں کہ قلبِ انسانی محبطِ نزول باری تعالیٰ ہے اور مشرکوں نے اس کی جگہ بت بٹھا رکھے ہیں''۔ نبی پاک ﷺ کی اس وضاحت سے سب صحابہ کے دل اطمینان سے بھر گئے۔

عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ میں ملاقات کے لیے آیا۔ یہ تبادلہ خیالات مسجد نبوی میں ہو رہے تھے، بحث کے دوران ان کی عبادت کا وقت شروع ہونے پر انہوں نے اجازت مانگی کہ باہر جا کر کسی جگہ عبادت کر آئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہیں میری مسجد میں اپنے طریق پر عبادت کر لو۔ یہ عیسائی ابھی عبادت میں مصروف تھے اور جنوب کی بجائے ان کے منہ مشرق کی طرف تھے تو چند صحابہ مسجد میں پہنچے۔ غالباً ان صحابہ کی نظر اپنے آقا و مولیٰ ﷺ پر نہیں پڑی ہو گی، یہ صحابہ ان عیسائیوں کو مختلف سمت میں عبادت کرتے ہوئے دیکھ کر منع کرنے کے لیے آگے بڑھے تو حضور ﷺ نے سختی کے ساتھ انہیں روک دیا تا یہ ان عیسائیوں کی عبادت میں خلل نہ ڈالیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ مسجد خدا کا گھر ہے اور میں نے ہی انہیں عبادت کی اجازت دی ہے اور جب کوئی محض اللہ کی عبادت کر رہا ہو تو کسی انسان کا حق نہیں کہ اس میں روک پیدا کرے۔

ایک بار ایک بدو پہلی بار مسجد نبوی میں وارد ہوا۔ مسجد میں اس جگہ صفیں تو بچھی ہوئی نہیں تھیں، اسے جو پیشاب آیا وہ مسجد کے ایک کونے میں خالی جگہ دیکھ کر پیشاب کرنے لگا۔ صفائی کے نقطہ نظر سے مسلمان تو جوتے بھی مسجد کے باہر ہی اتار دیتے ہیں، مسجد کے اندر نماز کی جگہ پیشاب کرنا تو برداشت سے باہر تھا۔ صحابہ کرامؓ مسجد کی اس توہین پر سخت برافروختہ ہوئے اور ان میں سے بعض اس بدو کی طرف لپکے۔ نبی پاک ﷺ نے صحابہ کو فوراً روک دیا اور جب وہ بدو آرام سے فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی کی ایک مشک خود اٹھائی اور اس جگہ کو خود پانی بہا کر صاف کیا۔ پھر آپ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہیں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے لیے دکھوں اور مصیبتوں میں اضافہ کرنے کے لیے پیدا نہیں کیا بلکہ اس لیے پیدا کیا ہے کہ انسانیت کو سکھ کا سانس ملے۔

جمالِ مہر و وفا کے قصے کمال صدق و صفا کی باتیں
جو ہو سکے تو سنائے جاؤں تمہیں حبیب خدا کی باتیں

ڈنمارک کے کارٹونوں سے آنحضور ﷺ اور اسلام کے خلاف یہ تاثر بھی دیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ اپنی توہین برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے۔ خاکسار اس اعتراض کے جواب میں صرف ایک واقعہ تحریر کرے گا۔ مدینہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول، رئیس المنافقین اور یہود کے قبیلہ خزرج کا سردار تھا۔ مدینہ میں آنحضور ﷺ کی ہجرت سے قبل اس کے لیے باقاعدہ سونے کا تاج بنایا گیا اور رسم تاجپوشی کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ تاجپوشی سے ذرا پہلے نبی پاک ﷺ کا ورودِ مسعود ہوا اور آپ سب لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ اس وجہ سے عبداللہ بن ابی بن سلول کے سینہ میں آگ لگ گئی اور دل ہی دل میں آنحضور ﷺ کے خلاف منصوبے بنانے لگا۔ یہ بدبخت بہت سی کنیزیں اور لڑکیاں اپنے پاس رکھتا اور ان سے زبردستی حرامکاری کرواتا تھا۔ (سیرت حلبیہ اردو جلد دوئم نصف اول صفحہ 312)

واقعہ افک میں بھی ام المومنین حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے میں یہی شخص پیش پیش تھا۔ دراصل درپردہ اس کا خلافت پر پہلا حملہ تھا۔ اسے احساس تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کا آنحضور ﷺ اور مسلمانوں کی نظر میں کیسا بلند مقام تھا اور یہ کہ آپؐ کے بعد مسلمان صرف حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر جمع ہوں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ''رسول کریم ﷺ نے جب بنو مصطلق پر لشکر کشی کی تو وہاں انصار اور مہاجرین میں کنوئیں سے پانی نکالنے پر جھگڑا ہو گیا اور اس جھگڑے نے اس قدر طول کھینچا کہ انصار اور مہاجرین نے تلواریں نکال لیں اور وہ ایک دوسرے سے لڑائی پر آمادہ ہو گئے۔ عبداللہ بن ابی سلول نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ چنانچہ وہ آگے

بڑھا اور اس نے کہا: اے انصار! یہ تمہاری غلطیوں کا نتیجہ ہے کہ آج تمہیں یہ دن دیکھنا پڑا۔ میں تمہیں پہلے ہی سمجھاتا تھا کہ تم ان مہاجرین کو اپنے سر نہ چڑھاؤ ورنہ کسی دن تکلیف اٹھاؤ گے مگر تم نے میری بات نہ مانی۔ اب خدا کا شکر ہے کہ تمہیں بھی اس حقیقت کا احساس ہوا۔ مگر گھبراؤ نہیں اور مجھے مدینہ پہنچ لینے دو۔ پھر دیکھو گے کہ مدینہ کا سب سے معزز انسان، یعنی وہ کمبخت خود، مدینہ کے سب سے ذلیل انسان، یعنی نعوذباللہ، محمد رسول اللہ ﷺ کو وہاں سے نکال دے گا اور یہ فتنہ پھر کبھی سر نہیں اٹھائے گا۔ جب اس نے یہ الفاظ کہے تو انصار اور مہاجرین دونوں سمجھ گئے کہ ہمارے جوش سے اس نے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا ہے، چنانچہ وہ سنبھل گئے اور انہوں نے آپس میں صلح کر لی۔ اس دوران میں کسی نے دوڑ کر رسول کریم ﷺ کو اطلاع دے دی (یہ حضرت زید بن ارقم تھے، جو نوعمر تھے) کہ یا رسول اللہ! عبداللہ بن ابی بن سلول نے آج اس اس طرح کہا ہے۔ آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے دوستوں کو بلایا اور فرمایا کہ کیا بات ہوئی ہے۔ انہوں نے اس واقعہ سے بالکل انکار کر دیا اور کہا کہ یہ بالکل غلط بات ہے، ایسا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں، لیکن بات سچی تھی پھیلنی شروع ہوئی اور عبداللہ کے بیٹے تک بھی یہ بات جا پہنچی کہ آج اس کے باپ نے ایک جھگڑے کے موقع پر یہ کہا ہے کہ مجھے مدینہ پہنچ لینے دو، پھر وہاں کا معزز ترین انسان، یعنی وہ خود، مدینہ کے ذلیل ترین انسان، یعنی نعوذباللہ، محمد رسول ﷺ کو وہاں سے نکال کر رہے گا۔ (ان کا نام حباب تھا، اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا تھا) وہ ایک مخلص نوجوان تھا، وہ یہ سنتے ہی بے تاب ہو گیا اور اسی وقت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آج میرے باپ نے یہ الفاظ کہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں میرے پاس بھی رپورٹ پہنچ چکی ہے''۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! اس جرم کی سزا سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کرنے کا حکم دے دیں اور بالکل جائز اور درست سزا ہے، مگر یارسول اللہ! میں یہ درخواست کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ میرے باپ کے قتل کا حکم نافذ فرمائیں تو کسی اَور کو قتل کرنے کا حکم نہ دیں بلکہ مجھے حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو قتل کروں کیونکہ اگر آپ نے کسی اور مسلمان کو حکم دیا اس نے میرے باپ کو قتل کر دیا تو ممکن ہے کہ شیطان کسی وقت مجھے ورغلا دے کہ یہ میرے باپ کا قاتل ہے اور میں جوش میں اس پر حملہ کر بیٹھوں۔ اس لیے آپ کسی اور کو حکم دینے کی بجائے مجھے ہی یہ حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دوں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔ ہم اسے کوئی سزا دینا نہیں چاہتے''۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! یہ ٹھیک ہے کہ آپ اس وقت اسے کوئی سزا دینا نہیں چاہتے لیکن اگر پھر کسی وقت اسے سزا دینا مناسب سمجھیں تو میری درخواست ہے کہ آپ رحم فرما کر مجھے ہی حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو قتل کر دوں۔ رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا: ''کہ ہمارا اسے سزا دینے کا کوئی ارادہ نہیں۔ ہم تو تمہارے باپ کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کا ہی سلوک کریں گے''۔ وہ وہاں سے اٹھا اور خاموشی کے ساتھ چلا آیا مگر اس کا دل ان الفاظ کی وجہ سے جل رہا تھا اور اسے کسی پہلو قرار اور اطمینان نہیں آتا تھا۔ جب لشکر مدینہ کی طرف واپس لوٹا اور عبداللہ بن ابی بن سلول اندر داخل ہونے لگا تو اس کا بیٹا اپنی سواری سے کود کر اپنے باپ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اس نے تلوار میان سے نکالی اور باپ سے کہا: تمہیں یاد ہے تم نے وہاں کیا الفاظ کہے تھے، تم نے کہا تھا کہ مدینہ کا معزز ترین انسان میں ہوں اور مدینہ کا ذلیل ترین انسان نعوذباللہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ خدا کی قسم! مَیں تمہیں اس وقت تک مدینہ میں داخل نہیں ہونے دوں گا جب تک تم میرے سامنے یہ اقرار نہ کرو کہ مدینہ کا ذلیل ترین انسان میں ہوں اور مدینہ کا معزز ترین انسان محمد رسول اللہ ﷺ ہے، ورنہ میں اسی تلوار سے تمہارا سر اڑا دوں گا۔ عبداللہ نے جب یہ نظارہ دیکھا کہ اس کا بیٹا اس کے سامنے تلوار لے کر کھڑا ہے اور وہ کہتا ہے کہ کہو میں مدینہ کا ذلیل ترین انسان ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ مدینہ کے معزز ترین انسان ہیں، تو اس کا دل لرز گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ اگر آج میں نے یہ الفاظ نہ کہے تو میرے بیٹے کی تلوار میرا خاتمہ کیے بغیر نہ رہے گی۔ چنانچہ اس نے اپنے تمام دوستوں اور ساتھیوں کے سامنے، جن میں وہ اپنی بڑائی کے گیت گایا کرتا تھا، اقرار کیا کہ میں مدینہ کا ذلیل ترین انسان ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ مدینہ کے معزز ترین انسان ہیں اور پھر اس نے اپنے باپ کو شہر میں داخل ہونے کے لیے رستہ دیا''۔

(تفسیر سورۃ مریم، تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 354 تا 355)

کچھ عرصہ کے بعد عبداللہ بن ابی بن سلول فوت ہو گیا تو حضور ﷺ نے خود اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا اظہار فرمایا۔ چونکہ یہ شخص منافقوں کے سردار کے طور پر مشہور ہو چکا تھا اور علی الاعلان آنحضور ﷺ کی مخالفت میں پیش پیش تھا، جب کبھی غلطی کرتا اور لوگ اسے معافی مانگنے کے لیے کہتے تو جواب دیتا کہ مجھے محمد ﷺ کی دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ (سیرت النبی کامل ابن ہشام جلد دوئم صفحہ 112) حضرت عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب آنحضور ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نبی پاک ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ اس دشمن خدا کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں جس نے فلاں روز یہ کہا تھا اور فلاں روز یہ کہا تھا، مَیں اس کے سارے واقعات بیان کرنے لگا اور حضور ﷺ تبسّم فرماتے رہے اور یہی فرمایا ہاں مَیں ہی اس کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ایسے منافقوں کے بارہ میں خداتعالیٰ نے سورۃ توبہ میں نہیں فرمایا کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی اے رسول! چاہے منافقوں کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو۔ اور اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی مغفرت کی دعا کرو گے تو پھر بھی ہرگز اللہ ان کو نہ بخشے گا (سورۃ توبہ 80)۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا اے عمر! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے زیادہ دعائے مغفرت کرنے سے خدا ان کو بخش دے گا تو میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کروں گا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر پر بھی تشریف لے گئے۔

(سیرت النبی کامل ابن ہشام جلد دوئم، صفحہ 355)

تقریر جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء

مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی

نبی کریم ﷺ کا
تکالیف اور ابتلاؤں کے دوران مثالی نمونہ

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں آنحضرت ﷺ سے فرماتا ہے: وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ (النحل:128)

ترجمہ: اور (اے رسول) تو صبر سے کام لے اور تیرا صبر کرنا اللہ (کی مدد) سے ہی (ہو سکتا) ہے اور تو ان (لوگوں کی حالت) پر غم نہ کھا۔ اور جو تدبیریں وہ کرتے ہیں ان کی وجہ سے تکلیف محسوس نہ کر۔

پھر اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب میں فرماتا ہے: ”کافروں اور منافقوں کی بات ہرگز نہ مان اور ان کی ایذا دہی کو نظر انداز کر دے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ کارسازی میں کافی ہے“۔ (الاحزاب:49)

معزز سامعین! یہ سوال ذہن میں آ سکتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع تو ”امن“ ہے۔ ”آنحضرت ﷺ کے تکالیف اور ابتلاء کے دوران مثالی نمونہ“ کا اصل موضوع ”امن“ سے کیا تعلق ہے۔ انسان اگر اس عنوان کو گہرائی میں جا کر دیکھے تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اگر انسان امن کا طالب ہے خواہ وہ امن اس کی ذات کا ہو یا اس کے گھر کا، کسی ایک شہر، ملک یا پھر پوری دنیا کا، یہ امن قائم ہو ہی نہیں سکتا جب تک ہم آنحضرت ﷺ کے تکالیف اور ابتلاء کے دوران مثالی نمونہ کو نہ اپنائیں۔ حقیقت میں اَمن کا قیام ہی اسلام کے دورِ اوّل میں اسلام کی فتحِ عظیم کا سبب بنا اور آج اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں بھی غلبہ اسلام کے لئے یہی حربہ ہے۔

اسی لئے تو اس زمانہ میں بے امن و ایماں اور مصائب میں گھری ہوئی انسانیت کو بچانے اور امن کا گہوارہ بنانے کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2017ء سے ہمارے آقا و مولیٰ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے حالات و واقعات بیان کرنے کا ایک سلسلہ جاری فرما رکھا ہے اور اب تک قریباً 250 خطبات کے ذریعہ ہمارے ایمان و یقین کو نئے رنگ عطا کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ کو سورۃ الاحزاب میں اسوہ حسنہ قرار دے کر آپؐ کی ذاتِ اقدس کو ایک انسان پر آنے والی ہر طرح کی تکالیف اور ابتلاؤں سے گزار کر آپؐ کے خلقِ عظیم کے ایسے جلوے دکھائے جن کے نظارہ کے لئے چشمِ فلک ابتداء آفرینش سے منتظر تھی۔ ان مشکلات اور ابتلاؤں کے دور کا آغاز آپ ﷺ کے اس دنیا میں آنکھ کھولنے سے لے کر اپنے رفیقِ اعلیٰ کی طرف لوٹ جانے تک ہر لمحہ اپنی شدّت اور وسعت میں بڑھتا چلا گیا۔ حقیقت میں آپ ﷺ کی ساری زندگی تکالیف اور ابتلاؤں کے سمندر

کی تلاطم خیز موجوں کے درمیان گزری اور پھر ان حالات میں خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق صبر و استقلال کو بجالانا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے کہا ہے۔

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

یعنی دریا کی منجدھار میں مجھے تختے پر باندھ کر چھوڑ دیا ہے اور پھر کہتے ہو کہ خبردار ہوشیار رہنا دامن تر نہ کرنا۔ گو بظاہر یہ ایک ناممکن امر ہے مگر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ ناممکن امر نہ صرف ممکن بنا کر دکھا دیا بلکہ اس کی بجا آوری میں اُسے ایسا حُسن عطا کیا کہ ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی رضا و محبّت کی سفید پوشاک کو اس دنیا کی آلودگی کا پانی چھو نہ پایا۔ کمال صبر و استقلال، تحمل اور برداشت کا نمونہ دکھاتے ہوئے کبھی بھی ازخود ان مشکلات اور تکالیف کا ذکر نہ فرماتے۔ ایک دفعہ اتنا فرمایا: لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ یعنی مجھے اللہ کی راہ میں ایسا ڈرایا گیا کہ اس طرح کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور اللہ کی راہ میں مجھے ایسی تکلیفیں پہنچائی گئی ہیں کہ اس طرح کسی کو نہیں پہنچائی گئیں۔

(سنن ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ)

معزز سامعین! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں آئے کہ جب آپؐ خدا تعالیٰ کے سب سے پیارے اور تمام انبیاءؑ کے سردار تھے تو پھر آپؐ پر تکالیف اور ابتلاؤں کے پہاڑ کیوں ٹوٹے؟ حضرت مسیح موعودؑ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خدائے تعالیٰ کا ارادہ انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ ان کے ہر یک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں ... سو خدائے تعالیٰ اسی ارادے کو پورے کرنے کی غرض سے ان کی نُورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولیٰ سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اور بھی آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ اور خداوند کریم کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے سب کو چھوڑ کر انہیں پر نظر عنایت کی۔ اور انہیں کو اس لائق سمجھا کہ اس کے لئے اور اس کی راہ میں ستائے جائیں ... وہ ایسے ارجمند ٹھہرے جن کا کوئی مانند نہیں ... اور ایسے کامل اور بہادر ٹھہرے کہ گویا ہزارہا شیر ایک قالب میں ہیں اور ہزارہا پلنگ ایک بدن میں جن کی قوّت اور طاقت سب کی نظروں سے بلند تر ہو گئی اور جو تقرّب کے اعلیٰ درجات تک پہنچ گئے''۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد اول، صفحہ 292،275)

معزز حضرات! آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے دَو حصے ہیں قبل از نبوت کا چالیس سالہ دَور اور بعد از نبوّت 23 سالہ دَور۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپ ﷺ کی دعویٰ نبوت سے قبل چالیس سالہ مشکلات اور ابتلاؤں میں گھری ہوئی زندگی کا جو نقشہ پیش کیا ہے اس سے بہتر ممکن ہی نہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''ہمارے سیّد و مولیٰ ﷺ نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو چالیس برس ہے بیکسی اور پریشانی اور یتیمی میں بسر کیا تھا کسی خویش یا قریب نے اس زمانہ تنہائی میں کوئی حق خویشی اور قرابت کا ادا نہیں کیا تھا یہاں تک کہ وہ روحانی بادشاہ اپنی صغرسنی کی حالت میں لاوارث بچوں کی طرح بعض بیابان نشین اور خانہ بدوش عورتوں کے حوالہ کیا گیا اور اُسی بے کسی اور غریبی کی حالت میں اس سیّد الانام نے شِیر خوارگی کے دن پورے کئے اور جب کچھ سن تمیز پہنچا تو یتیم اور بے کس بچوں کی طرح جن کا دنیا میں کوئی بھی نہیں ہوتا اُن بیابان نشین لوگوں نے بکریاں چرانے کی خدمت اُس مخدوم العالمین کے سپُرد کی ... یہ نہایت تعجّب کا مقام ہے کہ جس حالت میں آنحضرت ﷺ کے حقیقی چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس جیسے موجود تھے اور بالخصوص ابو طالب رئیس مکہ اور اپنی قوم کے سردار بھی تھے اور دنیوی جاہ و حشمت و دولت و مقدرت بہت کچھ رکھتے تھے مگر باوجود ان لوگوں کی ایسی امیرانہ حالت کے آنحضرت ﷺ کے وہ ایام بڑی مصیبت اور فاقہ کشی اور بے سامانی سے گذرے یہاں تک کہ جنگلی لوگوں کی بکریاں چرانے تک نوبت پہنچی اور اس دردناک حالت کو دیکھ کر کسی کے آنسو جاری نہیں ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی عمر شباب پہنچنے کے وقت کسی چچا کو خیال تک نہیں آیا کہ آخر ہم بھی تو باپ ہی کی طرح ہیں شادی وغیرہ امور ضروریہ کے لئے کچھ فکر کریں حالانکہ اُن کے گھر میں اور اُن کے دوسرے اقارب میں بھی لڑکیاں تھیں۔ سو اس جگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر سرد مہری اُن لوگوں سے کیوں ظہور میں آئی اس کا واقعی جواب یہی ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے سیّد و مولیٰ ﷺ کو دیکھا کہ ایک لڑکا یتیم ہے جس کا باپ نہ ماں ہے بے سامان ہے جس کے پاس کسی قسم کی جمعیت نہیں نادار ہے جس کے ہاتھ پلّے کچھ بھی نہیں ایسے مصیبت زدہ کی ہمدردی سے فائدہ ہی کیا ہے اور اُس کو اپنا داماد بنانا تو گویا اپنی لڑکی کو تباہی میں ڈالنا ہے مگر اس بات کی خبر نہیں تھی کہ وہ ایک شہزادہ اور روحانی بادشاہوں کا سردار ہے جس کو دنیا کے تمام خزانوں کی کُنجیاں دی جائیں گی''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 حاشیہ صفحہ 112 تا 114)

معزّز سامعین! آنحضرت ﷺ کی زندگی کا دوسرا دَور مزید دَو حصوں میں تقسیم ہے 13 سالہ مکی زندگی اور دس سالہ مدنی زندگی۔ مکی زندگی کی مشکلات اور ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت ﷺ پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے جب ان کا تصوّر کرتے ہیں۔ اس رسول اللہ ﷺ کی عالی حوصلگی، فراخ دلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے۔ کیسا کوہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں''۔ (ملفوظات جلد دوم، مطبوعہ 2018ء صفحہ 178)

معزّز سامعین! آج ہم نے ان چند لمحوں میں آپؐ کی زندگی کے بعض واقعات پر اس زاویہ سے نگاہ ڈالنی

ہے کہ اس مجسّم خلقِ عظیمؐ نے تاریخِ انبیاءؑ میں ہر خلق کی طرح تکالیف اور ابتلاؤں کے سمندر کی تلاطم خیز موجوں میں صبر و تحمل اور حلم کے خلق کو کیا نئی بلندیاں عطا کیں۔ وَمَا تَوۡفِيۡقِيۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

دشنام دہی اور زبان کی اذیّت پر صبر و تحمل کا مثالی نمونہ

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا: وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَاهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِيۡلًا (المزمل: 11) یعنی اور صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور ان سے اچھے رنگ میں جدا ہو جا۔ آئیں دیکھیں کہ آنحضرت ﷺ نے دشنام دہی اور زبان کے تیروں سے چھلنی ہونے کے باوجود کس طرح صبر و تحمل کا مثالی نمونہ ہمارے لئے مشعل راہ کے طور پر قائم فرمایا ہے اس لئے کہ زبان کے تیروں کا ایک زخم ہی تلوار کے سینکڑوں زخموں پر بھاری ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

لگیں گو سینکڑوں تلوار کے زخم
زباں کا ایک زخم اُن سے برا ہے
خزاں آتی نہیں زخمِ زباں پر
یہ رہتا آخری دم تک ہرا ہے

دشنام دہی اور استہزا کے تیروں کی یلغار آپ ﷺ کی تبلیغ کی پہلی کوشش کے ساتھ شروع ہو گئی جب آپ نے بنی عبد المطلب کی دعوت کی۔ سب لوگ جمع ہو گئے ان میں آپ ﷺ کا چچا ابو لہب بھی تھا جس نے پیغامِ حق سن کر کہا تَبًّا لَكَ تو ہلاک ہو جائے کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔

(سیرۃ حلبیہ اردو، جلد 2، صفحہ 248، ایڈیشن مئی 2009ء)

آپ ﷺ کو معاذ اللہ شاعر، دیوانہ، جادوگر اور کذّاب کہہ کر گندی گالیاں دینے کا یہ طوفان بدتمیزی مسلسل آخری دم تک جاری رہا۔ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ پر جو زبان کے تیروں سے حملہ کیا گیا اس کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قرآنِ کریم میں بہتانِ عظیم قرار دیا ہے۔ مگر ہمارے آقا و مولیٰ محسنِ انسانیتؐ نے نہ صرف زبان کے ان تیروں کی چوکھی یلغار میں کمال صبر و استقلال دکھایا بلکہ ان درندہ صفت دشمنوں کے لئے اپنے ربّ کے حضور مسلسل اپنی راتوں کو عبادت میں گزار کر ہمارے لئے ایک مثالی نمونہ قائم فرمادیا۔ (بخاری کتاب الجہاد باب غزوہ احد)

آپ کے پاک نام محمد ﷺ کو (جس کا مطلب ہے سب سے زیادہ تعریف کیا گیا) بگاڑ کر مذمّم (یعنی قابلِ مذمّت) کہا کرتے تو آپؐ فرماتے دیکھو اللہ تعالیٰ مجھے کس طرح ان کی گالیوں سے بچاتا ہے۔ یہ کسی مذمّم کو گالیاں دیتے ہیں جبکہ میرا نام خدا نے محمدؐ رکھا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب، باب فی اسماء رسول اللہؐ حدیث 3269)

ذاتی جسمانی تکالیف اور ابتلاؤں میں مثالی نمونہ

حضرت مصلح موعودؓ آپ ﷺ کی ذاتی تکالیف اور ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''احادیث میں آتا ہے کہ پہلے زمانوں میں خدا تعالیٰ کا دین قبول کرنے والوں کے سروں پر آرے رکھ کر انہیں چیر دیا جاتا تھا اور وہ اُف تک نہیں کرتے تھے۔ (بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ پر ایک سال نہیں دو سال نہیں تین سال نہیں دس سال نہیں متواتر وفات تک آرے چلتے رہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح نے ایک دفعہ صلیب پر چڑھ کر سب گنہگاروں کا کفارہ ادا کر دیا تھا (رومیوں باب 5 آیت 2 تا 8) مگر مسیح کو تو ساری عمر میں صرف وہی ایک واقعہ پیش آیا۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے ہر لحہ میں لوگوں کے لئے صلیب پر چڑھے اور آپ نے ان کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں موتیں قبول کیں ... چنانچہ جب ہم رسول کریم ﷺ کی زندگی کے واقعات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ ایک حقیقت بن کر نظر آتا ہے اور ہمیں قدم قدم پر ایسے واقعات دکھائی دیتے ہیں۔ ایک دفعہ خانہ کعبہ میں کفار نے آپؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اتنا گھونٹا کہ آپؐ کی آنکھیں سرخ ہو کر باہر نکل پڑیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے سنا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور رسول کریم ﷺ کو اس تکلیف کی حالت میں دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے ان کفار کو ہٹاتے ہوئے کہا خدا کا خوف کرو۔ کیا تم ایک شخص پر اس لئے ظلم کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ خدا میرا رب ہے۔ (بخاری کتاب المناقب مناقب ابی بکرؓ) ایک دفعہ رسول کریم ﷺ مکہ میں ایک چٹان پر بیٹھے کچھ گہری فکر میں تھے کہ اچانک ابو جہل آنکلا اور اس نے آتے ہی آپؐ کو تھپڑ مارا اور پھر گندی سے گندی گالیاں آپ کو دینی شروع کر دیں۔ آپؐ نے تھپڑ بھی کھا لیا اور گالیاں بھی سنتے رہے مگر آپ نے زبان سے ایک لفظ تک نہیں کہا۔ جب وہ گالیاں دے کر چلا گیا تو آپ خاموشی سے اٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ (السیرۃ الحلبیہ باب استخفاء ﷺ واصحابہ فی دار الارقم) ''اور یہی صبر حضرت حمزہؓ کے قبولِ اسلام کا سبب بنا۔

(تفسیر کبیر، جلد 9 صفحہ 315 تا 317)

ایک دفعہ آپؐ بازار سے گذر رہے تھے کہ مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپؐ کے گرد ہو گئی اور رستہ بھر آپ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی چلی گئی کہ لوگو! یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔ (السیرۃ الحلبیہ باب استخفاء ﷺ واصحابہ فی دار الارقم) آپؐ کے تمام ساتھیوں کا کلّی طور پر مقاطعہ کیا گیا اور انہیں شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور کر دیا۔

(السیرۃ الحلبیہ باب اجتماع المشرکین علی منابذۃ بنی ہاشم)

ہر خطرے کے مقام پر دشمن کا اوّلین نشانہ صرف آپؐ کا وجود ہوتا تھا۔ مگر جب بھی کوئی موقعہ آیا آپ نے اس بہادری سے اس خطرے کی آگ میں اپنے آپ کو جھونکا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ اپنی جان کی کوئی حقیقت ہی نہیں سمجھتے تھے۔ غزوہ اُحد کے موقعہ پر ایک پتھر آپؐ کے خَود پر آلگا اور اس کے کیل آپؐ کے سر میں گھس گئے اور آپؐ بے ہوش ہو کر ان صحابہؓ کی لاشوں پر جا پڑے جو آپؐ کے اردگرد لڑتے ہوئے شہید ہو چکے تھے اور اس کے بعد کچھ اور صحابہؓ کی لاشیں آپؐ کے جسمِ اطہر پر جاگریں اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ آپؐ مارے جا چکے ہیں۔ مگر جب آپؐ کو گڑھے سے نکالا گیا اور آپؐ کو ہوش آیا تو آپؐ نے یہ خیال ہی نہ کیا کہ دشمن نے مجھے زخمی کیا ہے۔ میرے دانت توڑ دیئے ہیں اور میرے عزیزوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو شہید کر دیا ہے بلکہ آپ نے ہوش میں آتے ہی دعا کی کہ رَبِّ اغۡفِرۡ لِقَوۡمِيۡ

فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (مسلم کتاب الجہاد باب غزوۃ احد) اے میرے رب! یہ لوگ میرے مقام کو شناخت نہیں کر سکے اس لئے تو ان کو بخش دے اور ان کے گناہوں کو معاف فرما دے۔

عزیز و اقارب کی تکالیف اور ابتلاؤں میں مثالی نمونہ

آپؐ کے چچا ابولہب نے آپؐ کے توحید کی تعلیم ترک نہ کرنے پر اپنے بیٹوں سے کہہ کر آپ کی دونوں بیٹیوں کو طلاق دلوا دی۔ (اسد الغابۃ رقیۃ بنت رسول اللہؐ)

آپ ﷺ کو اپنے کئی عزیزوں کی وفات کا صدمہ پہنچا جن میں آپؐ کی پیاری والدہ، پیارے دادا اور چچا کی وفات، اپنی عزیز بیوی حضرت خدیجہؓ کی وفات، اپنے کئی بیٹوں اور بیٹیوں کی وفات، جن کی تعداد گیارہ تک بیان کی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

جب آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات کا وقت آیا تو رسول کریمؐ نے کمال صبر اور برداشت کا نمونہ دکھایا۔ اپنے محبوب خدا کی رضا کے آگے یہ کہتے ہوئے سر جھکا دیا۔ ''إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ'' آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے مگر ہم اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہیں لائیں گے۔ اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر سخت غمگین ہیں۔
(بخاری کتاب الجنائز)

باوجود طاقت انتقام کے ان مشکلات اور ابتلاؤں کے سرغنوں کو معاف کرنا

حضرت مسیح موعودؑ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں: ''حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا ... اور فتح پا کر سب کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا۔ اور اُسی عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا اور حقانی صبر آنحضرت ﷺ کا کہ جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا۔ آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا ... دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرت ﷺ نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا۔ اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا''۔
(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد اول، صفحہ 275-292)

حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کے صبر و تحمل اور برداشت کی گواہی دیتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپؐ نے کبھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والے کسی ظلم و زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔ (مسلم کتاب الفضائل)۔ منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے ساری زندگی آپؐ سے استہزا کا سلوک جاری رکھا اور بے شمار ذہنی اور جسمانی اذیتوں کا سرغنہ تھا لیکن اس کی تمام تر گستاخیوں اور شرارتوں کے باوجود اس کی وفات پر اپنی قمیص اس کے کفن کے لئے عطا کی اور اس کا جنازہ پڑھایا۔ (صحیح البخاری، حدیث 1366)

غزوہ ذات الرقاع میں تعاقب کر کے ارادہ قتل سے آنے والے غورث بن حارث کو جس نے حضورؐ کے سوتے ہوئے آپؐ کی تلوار پر قبضہ کر کے اسے آپؐ کو قتل کرنے کے لئے سونت لیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اسے اس ناپاک ارادہ میں خائب و خاسر کر دیا۔ اس جانی دشمن کو بھی آپؐ نے معاف فرما کر ہمارے لئے ایک عظیم مثالی نمونہ قائم فرمایا۔ (بخاری، کتاب المغازی۔ باب غزوۃ ذات الرقاع)

درس ضبط و تحمل کا یوں بھی دیا
وہ کہ جو آپ کی جان لینے چلا
ایسے دشمن سے بھی درگزر کردیا
ہاتھ میں گرچہ تلوار تھی بے نیام
اس پہ لاکھوں درود اس پہ لاکھوں سلام

غزوہ خیبر کے بعد مشہور یہودی جرنیل مرحب کی بہن زینب بنت حارث نے تحفۃً آپ ﷺ کی خدمت میں بھُنا ہوا گوشت پیش کیا اور اس گوشت میں زہر ملا کر آپؐ کے قتل کی سازش کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس خطرناک منصوبہ سے بچا لیا۔ تحقیق کے بعد اس کے اعتراف جرم کے باوجود آپؐ نے اس کو بھی معاف فرما کر ایک عظیم مثالی نمونہ قائم فرمایا۔ (ابو داؤد کتاب الدیات، باب فِيمَنْ سَقَى رَجُلاً سَمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ أَيُقَادُ مِنْهُ۔ حدیث نمبر: 4512)

اپنے محبوب چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبانے والی ھندہ کو معاف فرما کر معافی کا ایسا عظیم مثالی نمونہ قائم فرمایا جس نے ھندہ کی دنیا ہی بدل دی۔ اُس نے اپنے گھر اور دل کو بتوں سے پاک کیا اور آنحضرت ﷺ سے عرض کیا:

وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ۔ (البخاری: 7161، مسلم: 1714)

اللہ کی قسم! روئے زمین پر مجھے آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کسی گھرانے کا ذلیل ہونا محبوب نہ تھا اور آج میری کیفیت یہ ہے کہ روئے زمین پر مجھے آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کسی گھرانے کا عزت دار ہونا محبوب نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب زید بن سعنہ کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمایا تو زید نے کہا کہ میں نے نبوّت کی تمام علامات رسول کریم ﷺ میں پہچان لی ہیں سوائے دو علامتوں کے جو ابھی تک خود آزما کر نہیں دیکھیں۔ ایک یہ کہ اس نبی کا حلم ہر جاہل کی جہالت پر غالب آئے گا۔ دوسرے جہالت کی شدّت اسے حلم میں اور بڑھائے گی۔ زید آپؐ کے حلم کے امتحان کی خاطر اکثر جا کر آپؐ کی مجالس میں بیٹھتا۔ ایک دفعہ اس نے کسی موقعہ پر بعض ضرورت مندوں کے لئے کچھ غلّہ قرض کے طور پر لے کر آپ ﷺ کو دیا۔ قرض کی میعاد پوری ہونے میں ابھی دو تین دن باقی تھے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ایک جنازہ کے لئے نکلے۔ اس یہودی زید نے آپؐ کی چادر زور سے کھینچی یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھے سے گر گئی۔ زید نے غصّے والا منہ بنا کر سختی سے پوچھا کہ اے محمد! تم میرا قرض ادا کرو گے یا نہیں؟ خدا کی قسم! مجھے علم ہے کہ تم بنی مطلب کے لوگ بہت ٹال مٹول سے کام لیتے ہو۔ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ غصہ سے کانپ اٹھے اور زید کی طرف غصّے بھری

نظروں سے دیکھ کر کہا۔ اے اللہ کے دشمن کیا تو میرے سامنے خدا کے رسول کی اس طرح گستاخی کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے نہایت وقار اور سکون سے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اے عمر! ہم دونوں کو تم سے اس کے علاوہ چیز کی ضرورت تھی۔ تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے قرض عمدگی سے ادا کرنے کی تلقین کرتے اور اسے قرض مانگنے کا سلیقہ سمجھاتے۔ عمر! اب آپ ہی جاکر اس کا قرض ادا کردو اور کچھ زائد بھی دے دینا۔ قرض وصول کرنے کے بعد زید بن سعنہ نے اپنا تعارف کروایا کہ وہ یہود کے عالم ہیں اور وہ آنحضرت ﷺ کی تمام علاماتِ صداقت پہچان چکے تھے سوائے حلم کے سو آج وہ بھی آزمالیا اور اب میں مسلمان ہوتا ہوں۔ پھر ان کا سارا خاندان مسلمان ہوگیا اور یہ خود آنحضرت ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شامل ہوئے۔

(مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر اسلام زید بن سعنہ)

عثمان بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں سوموار اور جمعرات والے دن ہم خانہ کعبہ کھولا کرتے تھے۔ ایک دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور کچھ لوگوں کے ساتھ کعبہ کے اندر جانا چاہا۔ میں آپؐ سے سخت کلامی سے پیش آیا اور اندر جانے سے روک دیا اس پر آپؐ نے بہت نرمی سے کلام کیا اور فرمایا: اے عثمان! ایک دن یہ چابی تم میرے ہاتھ میں دیکھو گے اور میں جس کو چاہوں گا یہ دوں گا۔ فتح مکہ کے دن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عثمان بن طلحہ سے جو تاریخ ساز انتقام لیا دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس دن عثمان بن طلحہ کو بھی اپنی ساری زیادتیاں یاد آرہی ہوں گی اور آنحضرت ﷺ بھی وہ دن نہیں بھولے ہوں گے۔ آپؐ نے عثمان بن طلحہ کو بلایا ان سے کعبہ کی چابی مانگی۔ عثمان بن طلحہ نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے چابی رسول خدا ﷺ کے سپرد کی پھر دنیا نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ آپ ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو فرمایا ''آج کا دن احسان اور وفا کا دن ہے اور اے عثمان میں یہ چابی ہمیشہ کے لئے تمہیں اور تمہارے خاندان کے حوالے کرتا ہوں اور کوئی بھی تم سے یہ چابی واپس نہیں لے گا سوائے ظالم کے''۔ یہ احسان دیکھ کر عثمان بن طلحہ کا سر جھک گیا اور اس کا دل محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں تھا۔ اس نے ایک دفعہ پھر صدقِ دل سے کہا لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ۔

(تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 482، 487، 488)

لیا ظلم کا عفو سے انتقام

عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ

صحابہؓ اور اقرباء کا جسمانی تکالیف اور ابتلاؤں میں مثالی نمونہ

معزز سامعین! ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ان سب مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت قرآنِ کریم کے اس حکم پر قائم رہنا ہی ایک عظیم الشان معجزہ سے کم نہیں ہے لیکن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے تو خدا تعالیٰ کا ارشاد ایک اور ہی شان لئے ہوئے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سورۃ ہود میں فرمایا:

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

یعنی تو استقامت دکھا جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی جنہوں نے تیرے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔ (ہود: 113)

یعنی اے رسول ﷺ خود بھی ہر قسم کی تکالیف اور ابتلاؤں میں صبر و استقامت اور استقلال کے وہ معیار قائم کر جو بے نظیر ہوں اور پھر اپنے صحابہؓ کو بھی اسی رنگ میں رنگ دے۔ اب یہ خدا تعالیٰ کی رضا کی معراج کے حصول کا ایک ایسا حکم ہے جس کو جیسا کہ اس کا حق ہے بجا لانا سوائے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کسی کے لئے ممکن ہی نہ تھا۔ اسی لئے تو حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ ﷺ نے کی ہرگز نہ کر سکتے''۔

(ملفوظات جلد 2 ص: 59 مطبوعہ 2018ء)

معزز سامعین! اپنے دل و جان پر ہونے والے مظالم و تکالیف پر صبر کرنا آسان ہوتا ہے لیکن اپنے بچوں اور پیاروں کو ظلم و ستم کا تختہ مشق بنتے دیکھ کر جو آپ ﷺ کے دل پر گزرتی ہوگی اس کا تو ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

حضرت ابوبکرؓ نے ایک دفعہ خانہ کعبہ میں پیغامِ حق دیا تو مشرکین آپؓ پر ٹوٹ پڑے اور بے انتہا مارا۔ عقبہ ابن ربیعہ نے حضرت ابوبکرؓ کے چہرے پر اپنے جوتوں سے جن میں نعل لگے ہوئے تھے اتنا مارا کہ آپؓ لہولہان ہوگئے اور بے ہوشی کی حالت میں آپ کے قبیلہ بنو تیم والے آپؓ کو اٹھا کر گھر لے گئے۔

(سیرۃ حلبیہ جلد دوم صفحہ 277، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 2009ء)

حضرت بلالؓ کو مکہ کی شدید گرمی میں پتھریلی زمین پر لٹا کر اوپر گرم پتھر رکھ کر اور حضرت خباب بن ارتؓ کو رسیوں سے باندھ کر گرم پتھروں پر گھسیٹ کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے انکار پر مجبور کیا جانا کس کو معلوم نہیں۔ حضرت لبینہؓ اور حضرت زِنّیرہؓ کو اسلام لانے کی وجہ سے بے دردی سے مارا جاتا، حضرت یاسرؓ اور ان کی اہلیہ حضرت سمیہؓ اور بیٹے حضرت عمارؓ بھی ابوجہل کے مظالم کا مسلسل نشانہ بنتے رہے اور ان مظالم کو سہتے سہتے حضرت سمیہؓ نے شہادت کا رتبہ پایا۔

(ملخص از اصحاب بدر جلد 2 صفحہ 27 تا 29)

مکہ کے 13 سالہ انفرادی مظالم کا سلسلہ ہجرتِ مدینہ کے بعد اور بھی خونخوار شکل اختیار کر گیا اور مشرکینِ مکہ نے اپنے ہم قماش عرب کے قبائل اور مدینہ کے یہود کو ساتھ ملا کر ہر طرف سے مسلمانوں کو ظلم کی چکی میں پیس ڈالنے کی ایک نہ ختم ہونے والی نفرت و عداوت کی آگ ہر طرف لگا دی۔ جس کے نتیجہ میں 120 کے قریب وہ لڑائیاں ہیں جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کو لڑنی پڑیں اور ان میں سینکڑوں صحابہؓ اور آپؐ کے عزیز ترین رشتہ دار شہید کئے گئے۔ مگر آپؐ نے خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے سلسلہ میں کبھی کسی مصیبت کو ایک پرِ کاہ کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ آپ صبح بھی اور شام بھی اور دن کے اوقات میں بھی اور رات کی تاریکیوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو پہنچاتے چلے گئے اور اس بارہ میں نہ آپ نے جانی قربانی سے دریغ کیا نہ مالی قربانی سے، نہ جذبات اور احساسات کی قربانی

سے اور نہ عزیزوں اور رشتہ داروں کی قربانی سے۔ وقت کی مناسبت سے صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ کس طرح وہ مشکلات اور ابتلاؤں میں خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے دلی خوشی سے موت کو گلے لگاتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے وہ موت سے نہیں بلکہ موت ان سے ڈرتی تھی۔

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے بعض قبائل کی درخواست پر 70 حفاظ کرام کو دعوت الی اللہ کے لئے بھجوایا جنہیں ان قبائل نے بدعہدی سے بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیا۔ حضرت حرام بن ملحانؓ کو جب دشمن نے آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچاتے ہوئے دھوکہ سے پیچھے سے نیزہ مارا جو جسم کے پار ہو گیا تو اس لمحے حضرت حرام بن ملحانؓ نے بلند آواز سے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ! فُزْتُ وَ رَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ یعنی اللہ اکبر کعبہ کے رب کی قسم! میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ (سیرت خاتم النبیین، صفحہ 518، مطبوعہ 2001ء انڈیا)

آنحضرت ﷺ کی قوّتِ قدسی کے نتیجہ میں جو انقلاب صحابہؓ کی ذات میں آیا اور انہوں نے تکالیف اور ابتلاؤں میں جس طرح اپنے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے مثالی نمونہ کے جلوے اپنی ذات میں دکھائے، ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ''جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ دکھ اٹھاؤ اور صبر کرو۔ ایسا ہی انہوں نے صدق اور صبر دکھایا۔ وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے۔ انہوں نے دم نہ مارا۔ ان کے بچے ان کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ وہ آگ اور پانی کے ذریعہ عذاب دیئے گئے۔ مگر وہ شر کے مقابلہ سے ایسے باز رہے کہ گویا وہ شیر خوار بچے ہیں۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ دنیا میں تمام نبیوں کی امتوں میں سے کسی ایک نے بھی باوجود قدرتِ انتقام ہونے کے خدا کا حکم سن کر ایسا اپنے تئیں عاجز اور مقابلہ سے دست کش بنا لیا۔ جیسا کہ انہوں نے بنایا؟ کس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی ایسا گروہ ہوا ہے جو باوجود بہادری اور جماعت اور قوتِ بازو اور طاقت مقابلہ اور پائے جانے تمام لوازم مردی اور مردانگی کے پھر خونخوار دشمن کی ایذاء اور زخم رسانی پر تیرہ برس تک برابر صبر کرتا رہا؟ ہمارے سیّد و مولیٰ اور آپ کے صحابہ کا یہ صبر کسی مجبوری سے نہیں تھا۔ بلکہ اس صبر کے زمانہ میں بھی آپؐ کے جانثار صحابہ کے وہی ہاتھ اور بازو تھے جو جہاد کے حکم کے بعد انہوں نے دکھائے اور بسا اوقات ایک ہزار جوان نے مخالف کے ایک لاکھ سپاہی نبرد آزما کو شکست دے دی۔ ایسا اس لیے ہوا تا لوگوں کو معلوم ہو کہ جو مکہ میں دشمنوں کی خوں ریزیوں پر صبر کیا گیا تھا۔ اس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی۔ بلکہ خدا کا حکم سن کر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے اور بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح ہونے کو تیار ہو گئے تھے۔ بیشک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر ہے اور گو ہم تمام دنیا اور تمام نبیوں کی تاریخ پڑھ جائیں تب بھی ہم کسی امّت میں اور کسی نبی کے گروہ میں یہ اخلاقِ فاضلہ نہیں پاتے''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17، ص: 10)

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

غم غلط ہو جائیں سب کونین کے
جب بھی اس غمخوار کی باتیں کریں

معزز حضرات! ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تکالیف اور مشکلات کا شمار اور احاطہ کرنا کسی انسان کے بس میں ہی نہیں۔ جو آپ کے جسم و جان و دل پر گزرتی تھی اس کا جاننے والا صرف اور صرف عالم الغیب خدا ہی ہے۔ آپ کو توربّ العالمین نے رحمۃ للعالمین کے لقب سے سرفراز کیا ہے اس لئے آپ کا مقدّس دل مظلوم کا درد تو ایک طرف وہ تو ظالموں کی معافی کے لئے بھی بے انتہا تڑپا جس کا ایک نظارہ پیش کرتا ہوں۔

حجۃ الوداع میں عرفات کی شام آپ ﷺ نے اپنی امّت کے لئے بخشش کی دعا کی۔ آپؐ کو جواب ملا کہ میں نے تیری امت کو بخش دیا سوائے ظالم کے۔ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیا جائیگا۔ رسول کریم ﷺ نے عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہے تو (یہ بھی کر سکتا ہے کہ) مظلوم کو (مظلومیت کے بدلہ میں) جنت دیدے۔ اور ظالم کو (اس کا ظلم) بخش دے۔ اس شام تو آپؐ کی دعا کا کوئی جواب نہ ملا مگر مزدلفہ میں صبح کے وقت آپؐ نے پھر دعا کی تو آپؐ کی دعا شرفِ قبولیت پا گئی۔ اس پر رسول کریم ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ کس بات پر مسکرائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ نے میری دعا سن لی ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے تو مٹی لے کر اپنے سر میں ڈالنے لگا اور اپنی ہلاکت و تباہی کی دعائیں کرنے لگا۔ اس کی گھبراہٹ کا یہ عالم دیکھ کر مجھ سے ہنسی ضبط نہ ہو سکی۔

(ابن ماجہ کتاب المناسک باب دعا بعرفۃ)

حضرت مصلح موعودؓ نے کیا خوب فرمایا:

کس قدر صدمے اٹھائے ہیں ہمارے واسطے
قلبِ پاکِ رحمۃ للعالمین سے پوچھیے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''انبیا اور اولیاء کا وجود اس لئے ہوتا ہے کہ تا لوگ جمیع اخلاق میں ان کی پیروی کریں۔ اور جن امور پر خدا نے ان کو استقامت بخشی ہے اسی جادہ استقامت پر سب حق کے طالب قدم ماریں''۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد اول، ص: 276,277)

پھر فرمایا: ''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔ جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔۔۔ سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسولِ نبیِ اُمّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہو گا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہو گا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی''۔

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12، ص: 82)

منور علی شاہد، نمائندہ اخبار احمدیہ جرمنی

ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے

جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء کی تیاری

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا 49 واں بابرکت اور عظیم الشان جلسہ سالانہ تین دن تک رُوح پرور ماحول میں جاری رہنے کے بعد 31 اگست 2025ء کی شام کو سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہو گیا، فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

یہ جلسہ سالانہ جرمنی کے صوبہ Rheinland Pfalz کے شمال مغربی قصبہ Mendig کے Flugplatz میں منعقد ہوا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے لئے ''امن'' کا موضوع عطا فرمایا تھا۔ جلسہ کے تینوں بابرکت ایام میں سب سے بڑا علمی اور دینی مائدہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق و معارف سے پُر خطابات تھے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد (یو کے) سے ارشاد فرمائے۔ ان خطابات سے شاملین جلسہ سالانہ کے علاوہ دنیا بھر کے کروڑوں احمدی احباب نے ایم ٹی اے کے ذریعہ فیض پایا۔ اس طرح سے ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں 135 سال قبل شروع ہونے والے جلسہ کی ایک سرسبز شاخ جرمنی میں بھی سایہ فگن ہوئی۔

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گمنام پا کے شُہرۂ عالَم بنا دیا!

جرمنی میں جلسہ سالانہ کا آغاز

نوجوان نسل اور قارئین اخبار احمدیہ جرمنی کے لئے یہ پڑھنا اور جاننا باعثِ دلچسپی ہو گا کہ جرمنی میں ہمارے اس جلسہ سالانہ کی ابتداء مغربی جرمنی کے شہر ہمبرگ کی مسجد فضلِ عمر سے ہوئی تھی جہاں دسمبر 1975ء میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اخبارِ احمدیہ جرمنی کے آن لائن دستیاب پرانے شماروں میں اس بارہ میں کافی معلومات موجود ہیں جو تاریخی بھی ہیں اور ایمان افروز بھی۔ دستیاب ریکارڈ کے مطابق جماعت احمدیہ جرمنی کے ابتدائی 5 جلسہ ہائے سالانہ ہمبرگ میں منعقد ہوئے۔ گو پہلے جلسہ میں بھی تمام جرمنی سے احباب شریک ہوئے تھے تاہم تیسرے جلسہ سالانہ کو ہمبرگ کی بجائے مغربی جرمنی کے جلسہ سالانہ سے منسوب کر دیا گیا تھا۔ فرانکفرٹ میں 1981ء تا 1984ء جلسے منعقد ہونے کے بعد خلافتِ رابعہ کے دور میں گروس گیراؤ میں خریدی گئی وسیع اراضی ''ناصر باغ'' پر 1985ء میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور 1994ء تک یہیں جلسے منعقد ہوتے رہے۔ 1995ء میں مقام جلسہ سالانہ تبدیل کیے جانے پر 20 واں جلسہ سالانہ منہائم کی مئی مارکیٹ میں منعقد

ہوا۔ 15 سال تک منہائم میں جلسہ سالانہ جرمنی کی ایک نئی تاریخ رقم ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 36 واں جلسہ سالانہ جون 2011ء میں پہلی بار کارلسروہے کنونشن سنٹر میں منعقد ہوا اور 2022ء یعنی 12 سال تک یہاں جلسے منعقد ہوتے رہے، تاہم Covid وَبا کے باعث محدود پیمانہ پر ہونے والا 2021ء کا جلسہ سالانہ بھی مئی مارکیٹ من ہائیم میں منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ جرمنی کی صد سالہ جوبلی کا جلسہ سالانہ 2023ء میں شٹٹگارٹ کے وسیع و عریض کنونشن سنٹر میں منعقد ہوا۔ 2024ء میں پہلی بار Mendig کے وسیع و عریض کھلے میدان میں 48 واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ان تمام اَدوار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کے پورا ہونے کے نظارے ہم سب نے اپنی آنکھوں سے بارہا دیکھے۔ چنانچہ اب تک جرمنی کے سات شہروں کو اپنے ہاں جلسہ سالانہ منعقد کرانے کا اعزاز مل چکا ہے۔

تاریخی اہمیت کے جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کی بدولت جرمنی کے کچھ سالانہ جلسوں کو تاریخی اور یادگار حیثیت بھی حاصل رہی ہے۔ 1977ء واحد سال ہے جس میں 2 جلسہ سالانہ منعقد ہوئے تھے۔ ایک 8 جنوری کو اور دوسرا 24،25 دسمبر 1977ء کو منعقد ہوا تھا۔ 1987ء میں ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہونے والا پہلا تاریخی جلسہ سالانہ تھا جس میں کسی خلیفہ وقت نے شرکت فرمائی اور جلسہ کو برکت بخشی۔ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شرکت فرمائی تھی۔ 2000ء میں جلسہ سالانہ کے 25 سال پورے ہونے پر جلسہ سالانہ کی سلور جوبلی منائی گئی۔ 2001ء میں جرمنی کے جلسہ سالانہ کو جماعت احمدیہ جرمنی کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ قرار دیا تھا (اس سال یوکے کا جلسہ منعقد نہ ہو سکا تھا)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بار 2003ء میں جرمنی کے جلسہ سالانہ میں تشریف لا کر برکت بخشی۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے جوبلی سال (جرمنی میں احمدیت کے قیام کے 100 سال) 2023ء میں جلسہ سالانہ جرمنی شٹٹگارٹ میں منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء کی آرگنائزیشن کمیٹی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کی تاریخوں اور مقامِ جلسہ کی منظوری کے بعد ''انتظامی کمیٹی 2025ء'' تشکیل دی گئی جس کے مطابق مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت جرمنی (افسر رابطہ)، مکرم عطاء الحلیم احمد صاحب (افسر جلسہ سالانہ)، مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب (افسر جلسہ گاہ) اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم امتیاز شاہین صاحب (افسر خدمتِ خلق) تھے۔ ان کی معاونت کرنے والوں میں 8 نائب افسر جلسہ سالانہ، 3 نائب افسر جلسہ گاہ اور 4 نائب افسر خدمتِ خلق شامل تھے۔ جلسہ کے انتظامات کے لئے 97 نظامتیں قائم کی گئی تھیں جن کے نگران ناظم کہلاتے ہیں۔ 4 معاونین خصوصی بھی کمیٹی میں شامل تھے۔ تمام عہدیدار جذبہ خدمت سے سرشار ہو کر اپنے اپنے سپرد ذمہ داریوں کی بجاآوری میں مصروف رہے۔

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

میٹنگ ناظمین جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء (25 مئی 2025ء)

ناظمین جلسہ سالانہ کی میٹنگ

جلسہ سالانہ کی تیاری کے حوالہ سے ناظمین کی میٹنگ 25 مئی کو بیت الظاہر کوبلنز میں منعقد ہوئی۔ اسی طرح 19 جولائی کو بھی ناظمین کی میٹنگ مسجد مبارک ویزبادن میں زیرِ صدارت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج و نائب امیر جرمنی منعقد ہوئی جس میں افسران، نائب افسران اور ناظمین کی کل حاضری 120 تھی۔ سہ پہر تین بجے مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی زیرِ صدارت آن لائن میٹنگ ہوئی جس میں حاضرین کے علاوہ جرمنی بھر سے آن لائن 300 نائب ناظمین اور 600 معاونین نے بھی شرکت کی اور مکرم نیشنل امیر صاحب کی ہدایات اور نصائح کو سنا۔ دوپہر کے کھانے کے موقع پر مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب سابق افسر جلسہ سالانہ جرمنی کے اعزاز میں الوداعی تقریب بھی منعقد ہوئی جس میں ان کی خدمات کو سراہا گیا۔ اس موقع پر موصوف کو یادگاری شیلڈ بھی دی گئی۔

جلسہ سے متعلق ہدایات و معلومات کی تشہیر

جلسہ سالانہ کے حوالہ سے اہم انتظامی معلومات اور ہدایات مقامی احباب جماعت کے علاوہ بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں تک بروقت پہنچانے میں جن ذرائع نے کلیدی کردار ادا کیا ان میں جلسہ سالانہ ویب سائیٹ، انسٹاگرام چینل اور سوشل میڈیا کے دیگر ذرائع یوٹیوب, Whatsapp, Info Hotline اور Live Chat شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کے احباب جماعت کے نام ویڈیو پیغامات کے ساتھ ساتھ نظامت پارکنگ، رہائش (آن لائن رجسٹریشن برائے کارواں، پرائیوٹ خیمہ جات)، ٹرانسپورٹ سروس، بازار سے متعلق معلومات، یورپین اور انٹرنیشنل مہمانوں کی آن لائن رجسٹریشن، آمد اور روانگی شیڈول، ریلوے اسٹیشن سے مقام جلسہ گاہ تک پہنچنے کے راستوں سے آگاہی،

وقفِ عارضی کے لئے آن لائن رجسٹریشن، انٹر نیشنل Meet and Greet (رشتہ ناطہ) کی رجسٹریشن، اہم اجلاسات اور میٹنگز اور افسران و ناظمین کے انٹرویوز سمیت دیگر اعلانات و لنکس کی فراہمی کے علاوہ 10 اگست کا نیشنل آن لائن اجلاس بھی شامل ہے۔

جلسہ سالانہ کے زائرین کے لئے جلسہ کا 3D نقشہ تیار کر کے اہم ترین نظامتوں بارے احباب کو آگاہی دی گئی۔ آن لائن نیشنل اجلاس یوٹیوب کے ذریعہ نشر کیا گیا جس سے مجموعی طور پر 28374 احباب نے استفادہ کیا۔ اس پروگرام میں مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مقام جلسہ کے حوالہ سے نئی انتظامی تبدیلیوں سے آگاہ کیا۔ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی اور مکرم مبلغ انچارج صاحب نے جلسہ سالانہ کی برکات اور ہماری ذمہ داریوں بارے بھی احباب جماعت کو آگاہی دی۔

جلسہ سالانہ کی ابتدائی تیاری

جلسہ سالانہ کی تیاری تو سال بھر جاری رہتی ہے تاہم جلسہ سے چند مہینے قبل کاموں کا عملی آغاز ہو جاتا ہے۔ 4 جولائی کو Mendig جلسہ گاہ پر ایک تعارفی میٹنگ شہر کی انتظامیہ کے ساتھ منعقد ہوئی۔ مکرم عطاء الحلیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے جلسہ کا تعارف کرایا اور بعد ازاں شرکاء کے سوالات کے جوابات دیے۔

آغاز میں مکرم محمد حبیب صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ نقشہ کے مطابق چھوٹے بڑے خیمہ جات اور چھولداریوں کے لیے نشاندہی کا فریضہ سرانجام دیا۔ اگست کے شروع میں جلسہ سالانہ کے وسیع و عریض میدان میں بڑے ٹینٹوں کی تنصیب اور عارضی سڑکیں بنانے کے لئے آہنی پلیٹیں بچھانے کا کام شروع ہوا۔ پہلے ہفتہ میں کارکنوں کی دس رکنی ٹیم نے 1500 آہنی پلیٹیں نصب کر کے سڑکیں بچھانے کا کام مکمل کیا جن کی مجموعی لمبائی تقریباً 4 کلومیٹر بنتی ہے۔ اس کام کے لیے دس کارکنوں کی ٹیم نے صبح و شام کام کیا اور یہیں قیام بھی کیا۔ انہی کارکنوں نے پہلے سڑکیں بچھانے کی تربیت بھی حاصل کی۔ اس طرح 21 اگست تک 176 ٹینٹوں کی تنصیب مکمل ہوئی جن میں مردانہ و مستورات کے پنڈال اور 145 چھوٹے خیمے بھی شامل ہیں۔ اسی طرح 610 بیت الخلاء اور 356 غسل خانوں کی تنصیب کا کام بھی مکمل ہوا۔ ان ایام میں Biebesheim، بیت السبوح اور بیت العافیت سے 12 ٹرکوں کے ذریعے سازوسامان Mendig کے سٹور میں منتقل کیا گیا۔ علاوہ ازیں چین سے خریدا گیا سامان، نئے گدّے اور کھانے کے برتن وغیرہ بھی سٹور میں منتقل کئے گئے۔ وقارعمل کے ابتدائی ایام میں کارکنان اور فرموں کے ملازمین کے لئے جماعت Neuwied سے کھانا تیار ہو کر پہنچایا جاتا رہا، فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

وقارعمل

وقارعمل جماعت احمدیہ کا شروع سے ہی طرّہ امتیاز رہا ہے۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے 22 اگست بروز جمعہ صبح دس بجے وسیع پیمانہ پر وقارعمل شروع ہوا۔ تلاوت، نظم اور دعا کے بعد ایک مختصر سی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مکرم نیشنل امیر صاحب اور افسر جلسہ سالانہ نے وقارعمل اور وقفِ عارضی کارکنان کو نصائح کیں اور عمومی ہدایات دیں۔

28 اگست کی شام تک وقارعمل کے ذریعے مکمل کئے گئے کاموں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

شعبہ بجلی کی 18 رکنی ٹیم نے 31 جولائی کو کام شروع کیا تھا۔ 60 کلومیٹر مساوی بجلی کی تار بچھائی گئی۔ 1200 بلب لگائے گئے۔ 22 جنریٹرز نصب کیے گئے اور تمام شعبہ جات اور دفاتر تک بجلی پہنچائی گئی۔

Mendig ریلوے اسٹیشن تا جلسہ گاہ شٹل سروس شروع ہوئی۔ مردانہ و مستورات کی رہائش گاہوں میں گدّے بچھائے گئے اور ہیٹرز لگائے گئے۔

94 پرائیویٹ خیمے تیار کر کے جماعت کی طرف سے کرایہ پر احباب کو دیئے گئے جن میں بیڈ لگے ہوئے تھے۔ مستورات کی طرف 800 میز، 124 بینچ لگائے گئے جبکہ مردوں کی طرف 414 بینچ اور 314 میز لگائے گئے۔ احباب و خواتین کے لیے دونوں جلسہ گاہ میں سٹیج تیار

جلسہ گاہ میں بجلی کی تنصیب کا کام کیا جارہا ہے

کارکنان لکڑی کا کام کرتے ہوئے

خدام گزر گاہ تیار کر رہے ہیں

خدام چولہے نصب کرتے ہوئے

مرکزی پنڈال میں کارکنان قالین بچھا رہے ہیں

انتظامیہ کی طرف سے رہائشی خیمے نصب کیے جا رہے ہیں

محترم امیر صاحب جرمنی ٹرانسپورٹ کا جائزہ لے رہے ہیں

ضیافت ٹینٹ میں آلو گوشت چکھتے ہوئے

امیر صاحب جرمنی افسر جلسہ سالانہ کو ڈیوٹی بیج لگاتے ہوئے

محترم امیر صاحب جرمنی لنگر خانہ میں کیک کاٹ رہے ہیں

محترم امیر صاحب جرمنی گوشت کا معیار چیک کر رہے ہیں

محترم امیر صاحب جرمنی چائے کے سٹال پر

کئے گئے۔مردانہ سٹیج پر 54 مربع میٹر کی ڈیجیٹل سکرین نصب کی گئی۔مقام پر چم کشائی تیار کیا گیا۔مردانہ جلسہ گاہ میں مختلف تعلیمی وتربیتی بینرز آویزاں کئے گئے۔

جلسہ گاہ میں قالین بچھائے گئے اور 3106 کرسیاں مردانہ جلسہ گاہ میں لگائی گئیں۔

وقارعمل کے دنوں میں لنگرخانہ میں 20 چولہے کام کرتے رہے اور کارکنوں کے لئے کھانا تیار ہوتا رہا۔شعبہ سمعی وبصری کے تحت مختلف مقامات پر 300 سے زائد لاؤڈاسپیکرز لگائے گئے۔

سٹیج کے علاوہ 13 چھوٹی سکرینیں مختلف مقامات پر نصب کی گئیں۔بچوں والی مارکی میں بھی 21 مربع میٹر کی سکرین نصب کی گئی۔اردو اور جرمن ریڈیوز کے کیبن تیار کئے گئے۔ترجمانی کا مکمل نظام لگایا گیا۔اس ایک ہفتہ میں مجموعی طور پر 1000 سے زائد افراد نے وقارعمل میں شرکت کی۔ان میں واقفینِ عارضی اور جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء بھی شامل تھے۔

گزشتہ سال کے تجربہ سے سیکھتے ہوئے امسال ٹریفک اور پارکنگ کے مسائل کو بھی بہتر انداز میں حل کرنے کی پلاننگ کی گئی۔استعمال شدہ پانی کے نکاس کے لیے خاص 7 ٹرکس کا انتظام کیا گیا۔

معائنہ

وقارعمل کے آخری دن انتظامات کا معائنہ بھی نظامِ جلسہ کا اہم حصہ ہوتا ہے۔28 اگست بروز اتوار شام 6 بجے مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ معائنہ کیا جو قریباً آٹھ بجے تک جاری رہا۔اس دوران 41 شعبہ جات کا معائنہ کیا گیا اور لنگر خانہ میں کیک بھی کاٹا گیا۔بعدازاں جلسہ گاہ میں تقریب منعقد ہوئی۔مکرم حافظ اویس احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت کی جس کے جرمن اور اردو ترجمہ کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے مختصر خطاب کیا جس میں جلسہ کے دوران خدمت بجا لانے کے حوالہ سے نصائح کیں اور ہدایات سے نوازا۔اس کے بعد سب حاضرین نے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کے لیے اجتماعی دعا کی۔دعا کے بعد یہ مختصر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

انتظامات کے معائنہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی کا وقارعمل میں حصہ لینے والے کارکنان کے ساتھ گروپ فوٹو

رپورٹ: مکرم صادق محمد طاہر صاحب

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا

جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء کے اجلاسات کی رُوداد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ جرمنی کو 29 تا 31 اگست 2025ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار صوبہ رائن لینڈ فالس کے ایک علاقہ Mendig میں اپنا 49 واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔

مہمانوں کی ایک کثیر تعداد جمعرات کو ہی جلسہ گاہ میں پہنچ چکی تھی جنہوں نے رات رہائش کے لیے لگائے گئے اجتماعی وانفرادی خیمہ جات میں بسر کی۔

جمعہ کے دن کا آغاز حسبِ روایت تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ خواجہ احتشام احمد صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ ساڑھے پانچ بجے نمازِ فجر کی امامت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے کروائی جبکہ مکرم محفوظ احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے ’درود شریف کی اہمیت‘ کے موضوع پر درس دیا۔

جمعہ کی صبح سے ہی مزید مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ نظامت استقبال کے اراکین داخلی دروازے پر جوق در جوق آنے والے مہمانوں کو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ’’اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَباً‘‘ کہنے کے ساتھ ضروری ہدایات دے رہے تھے۔

دوپہر ڈیڑھ بجے ہردو پنڈال میں نماز جمعہ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی کی امامت میں ادا کی گئی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور غرض وغایت بیان کی نیز خلیفہ وقت کے ارشادات سے کماحقہ استفادہ کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے احباب نے اپنے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا۔ خطبہ جمعہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ سلسلہ خطبات کے حوالہ سے غزوہ حنین میں پیش آنے والے بعض واقعات کا تذکرہ فرمایا جس سے جہاں تاریخ اسلام سے آگاہی ہوتی ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بھی سامنے آتے ہیں۔ خطبہ کے آخر میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت شاملین جلسہ سالانہ جرمنی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

آج سے جرمنی کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ وہاں کے تمام شاملین کو دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلسے کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق دے اور صرف میلہ سمجھ کر یہاں جمع نہ ہوں بلکہ اِن دنوں میں اپنی علمی، عملی اور روحانی ترقی میں مستقل بڑھتے چلے جانے کا عہد کریں اور اس کے لیے کوشش کریں۔ اِن دنوں میں خاص طور پر ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں وقت گزاریں۔ جہاں اپنے لیے، اپنی نسلوں کے لیے دعا کریں وہاں جماعت کی ترقی اور ہر مخالف کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے اور ان کے شر کے خاتمہ کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اِن کے شر سے بچائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 29 اگست 2025ء)

اس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔

پرچم کشائی

پرچم کشائی کی باوقار تقریب پونے پانچ بجے منعقد ہوئی۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج و نائب امیر جرمنی نے لوائے احمدیت جبکہ محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا اور دعا کرائی۔ احباب نے پُرجوش نعرے بلند کئے۔

اجلاس اول

پہلے دن کا افتتاحی اجلاس شام 5 بجے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جرمنی کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم دانیال احمد داؤد صاحب نے سورۃ الاحزاب کی آیات 22 تا 28 کی خوش الحانی سے تلاوت کی۔ ان آیات کا جرمن ترجمہ مکرم ڈاکٹر مرزا نعمان احمد صاحب اور اردو ترجمہ مکرم مشہود احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے تفسیرِ صغیر سے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم راحیل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم پاکیزہ کلام ''ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے'' سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج و نائب امیر جرمنی نے ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تکالیف اور ابتلاؤں کے دوران مثالی نمونہ'' کے موضوع پر کی۔ آپ کی تقریر کا مکمل متن اس شمارہ میں شامل ہے۔

مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی پرچم کشائی کے بعد دعا کرواتے ہوئے

اس کے بعد دو مہمانوں کا تعارف پیش کیا گیا۔ ان میں سے ایک صوبہ رائن لینڈ فالز کے صوبائی وزیر Herr Clemens Hoch تھے جنہوں نے سٹیج پر آکر صوبہ کے وزیرِ اعلیٰ کی طرف سے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے اس امید کا اظہار بھی کیا کہ جماعت آئندہ سال بھی یہاں جلسہ منعقد کرے گی۔ آپ نے جماعت کے ماٹو محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کو عام کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

دوسرے مہمان مقرر برلن سے تشریف لانے والے Herr Reiner Braun تھے جو اَمن کے لیے کوشاں ایک تنظیم کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے جماعت کی مساعی کو سراہتے ہوئے خوشی اور مسرّت کا اظہار کیا کہ انہیں برطانیہ جاکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی تھی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ قیامِ امن اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے تعاون ہمیشہ حاصل رہے گا۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم عدیل احمد خالد صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ نے جرمن زبان میں ''ڈیجیٹل دور کے فوائد و مسائل اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں آیت قرآنیہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کی تلاوت کی اور پھر اس کی روشنی میں دورِ حاضر میں سوشل میڈیا کی ترقیات، اس کے فوائد اور منفی اثرات کا ذکر کیا نیز فوائد حاصل کرنے اور مُضر اثرات سے بچنے کے بعض حل بھی مثالوں سے پیش کیے۔ اجلاس کے آخر میں مکرم راشد منصور صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس طرح شام سات بجے پہلے روز کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ کھانے کے وقفہ کے بعد 9 بجے نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں۔

مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی افتتاحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں اور مکرم عدیل خالد صاحب مربی سلسلہ تقریر کر رہے ہیں

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی علی الصبح باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ اویس احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ساڑھے پانچ بجے مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے نماز فجر پڑھائی جس کے بعد مکرم احیاء الدین صاحب مربی سلسلہ نے قولِ سدید کے موضوع پر درس دیا۔

اجلاس دوم

دوسرے روز جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیرِصدارت مکرم عطاء الرب چیمہ صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج قزاقستان صبح ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن سے شروع ہوئی جو مکرم محمد صفوان احمد صاحب نے سورۃ النور کی منتخب آیات سے کی جن کا جرمن ترجمہ مکرم بہزاد احمد صاحب اور اردو ترجمہ مکرم صفوان احمد ملک صاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد مکرم ماہد الیاس صاحب اور مکرم عبدالنور خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ’’وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات‘‘ ترانہ کی صورت میں پڑھا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر وجاہت احمد وڑائچ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی جرمن زبان میں تھی جس کا عنوان ’’خلافت سے ذاتی تعلق کا سفر، نوجوانوں کے خلافت کے ساتھ ذاتی تجربات کی روشنی میں‘‘ تھا۔آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت صحبت سے فیض پانے والے بعض نوجوانوں کے ایمان افروز واقعات پیش کیے جن پر ان برکات کے حصول کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول ہوا۔آپ نے ایک نوجوان کا ذکر کیا جن کے والد صاحب کو گردوں کی تکلیف کا عارضہ لاحق تھا اور گردوں کی تبدیلی کا مرحلہ ناممکنات میں سے ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے حل فرما دیا۔نیز حضور انور کی بابرکت صحبت کے نتیجہ میں بعض نوجوانوں میں پیدا ہونے والی پاک تبدیلیوں کا ذکر بھی کیا۔اس کے بعد مکرم خواجہ فواد احمد صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ’’اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار‘‘ کے چند اشعار پیش کیے۔

دوسری تقریر اردو زبان میں مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ و صدر تاریخ کمیٹی جرمنی کی تھی۔آپ کی تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل پاکیزہ شعر تھا۔

صِدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

آپ نے جماعت احمدیہ کی تاریخ سے بعض ایمان افروز واقعات بیان کیے جن سے حضورؑ کا خدائی تائید سے حصارِ عافیت ہونا روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض رُوح پرور ارشادات بھی پیش کیے جن میں آپؑ نے اپنی تعلیم پر احباب جماعت کو عمل کرتے ہوئے اس حصارِ عافیت میں داخل ہونے کی تاکید فرمائی ہے۔

اس کے بعد Mendig شہر کے مئیر Herr Jörg Lempertz نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا جس میں آپ نے جماعت کے ساتھ بڑھتے ہوئے روابط کا ذکر کیا۔آپ نے کہا کہ جب اتنے بڑے اجتماع کے انعقاد کی اجازت مانگی گئی تھی تو انتظامیہ کے دل میں جو خدشات پیدا ہوئے آپ لوگوں کا عمل اور سنجیدگی دیکھ کر ہمیں اس کا جواب مل گیا ہے اور ہم احمدیہ کمیونٹی کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

مہمان مقرر کے مختصر خطاب کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

مکرم عطاء الرب چیمہ صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج قزاقستان کی صدارت میں مکرم محمد صفوان احمد صاحب تلاوت کر رہے ہیں

مکرم ڈاکٹر وجاہت احمد وڑائچ صاحب

مکرم ماہد الیاس صاحب اور مکرم عبدالنور خواجہ صاحب

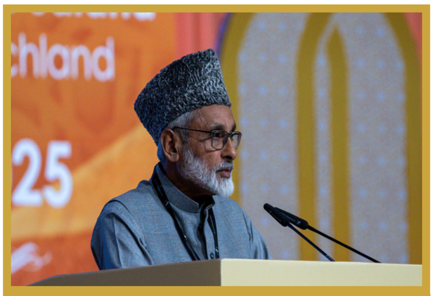
مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

دوسرے روز کا ایک انتہائی اہم اجلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد (ٹلفورڈ برطانیہ) سے بذریعہ ایم ٹی اے براہ راست مستورات سے مخاطب ہوئے۔

جرمنی کے وقت کے مطابق دوپہر ساڑھے بارہ بجے سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ جلسہ گاہ مستورات جرمنی سے محترمہ آصفہ وسیم جاوید صاحبہ نے سورۃ التغابن کی آیات 12 تا 19 کی تلاوت کی۔ مکرمہ سمیعہ انجم وڑائچ صاحبہ نے تفسیر صغیر سے ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم اردو کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' محترمہ انیقہ شاکر باجوہ صاحبہ نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد سیکرٹری صاحبہ امور طالبات جرمنی نے دوران سال تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کے نتیجہ میں اعزاز پانے والی طالبات کے اسماء پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر رونق افروز ہوئے اور مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر عورتوں میں مذہب کی تعلیم ہوگی اور دین کے مطابق عمل کرنے والی ہوں گی تو اگلی نسل میں بھی دین رائج ہوگا اور اُنہیں مذہب سے دلچسپی پیدا ہوگی۔ آپ وہ مائیں ہیں، جنہوں نے اگلی نسلوں کو یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو گے تو پھر ہی کامیابیاں بھی حاصل کر سکو گے۔ اگر ہم بنیادی چیز سمجھ لیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے، ہم نے تقویٰ پر چلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا معیار حاصل کرنا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل بھی فرمائے گا۔

مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ ہمبرگ تیسرے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے، مکرم شیخ عبدالحفیظ صاحب نظم پڑھ رہے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب پونے دو بجے تک جاری رہا جس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ جرمنی نے گروپس کی صورت میں مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کیے۔

ترانوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضری کا اعلان فرمایا کہ جرمنی میں 17276 اور اسلام آباد ٹلفورڈ میں حاضری ایک ہزار ہے اس طرح مستورات کی کل حاضری 18000 ہے۔

دوپہر 2 بجے نماز ظہر وعصر جلسہ گاہ میں ادا کی گئیں اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

اجلاس سوم

وقفہ کے بعد شام ساڑھے پانچ بجے تیسرے اجلاس کی کارروائی مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم فاتح احمد عزیز صاحب نے سورۃ المومنون کی منتخب آیات کی تلاوت کی جن کا جرمن ترجمہ مکرم صالح احمد صاحب اور اردو ترجمہ مکرم انتصار احمد صاحب مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم شیخ عبدالحفیظ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا'' سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم صادق احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ و صدر جماعت ترکی نے ''تزکیہ نفس'' کے موضوع پر کی۔ آغاز میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کا ذکر کیا کہ خدا تعالیٰ ایک پاک دِل لوگوں کی جماعت قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے ساتھ فرمایا کہ پاک دِل مثل صحابہ ہو جاؤ۔ تزکیہ نفس کے لیے چلہ کشی کی ضرورت نہیں ہوتی، نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے چلہ کشیاں کی تھیں۔ تزکیہ نفس کے لیے امام کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔

اس اجلاس میں دو مہمان مقررین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جرمن فلسطین دوستانہ تنظیم کے محترم Nazeh Musharbash صاحب جرمنی کے شہر اوسنابرک سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے مختصر خطاب میں فرمایا کہ مجھے جماعت کی رضاکارانہ خدمتِ انسانیت پر رشک آتا ہے۔ مجھے اوسنابرک میں جماعت کے وقار عمل کے سلسلہ میں خدمات پر بھی بہت خوشی ہوتی ہے۔ میرا اپنے مقامی شہر میں بھی جماعت سے تعلق ہے لیکن جلسہ سالانہ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں جس پر مجھے بہت خوشی ہے۔

مکرم صادق احمد بٹ صاحب

مکرم فاتح احمد عزیز صاحب

مکرم الحاج محمد بن صالح صاحب امیر جماعت گھانا کی صدارت میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت جرمنی تقریر کر رہے ہیں

دوسری مہمان مقررہ سیاسی پارٹی BSW سے تعلق رکھنے والی محترمہ Sibel Duyar-Aydinli تھیں جو برلن سے تشریف لائی تھیں۔ آپ نے اپنے مختصر خطاب میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور امن کے قیام کی ضرورت پر بہت زور دیا۔

اس کے بعد مکرم اسامہ نسیم صاحب نے اردو نظم ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے'' کے چند اشعار ترنم سے پیش کیے۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم سعید احمد عارف صاحب مربی سلسلہ و ایڈیشنل سیکرٹری تربیت جرمنی کی جرمن زبان میں تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان '' گھریلو زندگی، اسلامی اقدار کا آئینہ '' تھا۔ موصوف نے مختلف مثالوں سے گھریلو زندگی کی اہمیت واضح کی اور گھروں میں خوشگوار ماحول بنانے کے مختلف طریق بتائے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں دینداری کو ترجیح دینے کی یاددہانی کروائی۔ گھروں کو امن کا گہوارہ بنانے کے حوالے سے اسلامی تعلیم پیش کی اور گھریلو مسائل حل کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات اور نصائح سے سبق حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ ساڑھے سات بجے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی تو کھانے کا وقفہ ہوا۔

رات 9 بجے نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی سے قبل دورانِ سال جرمنی میں وفات پانے والے موصی احباب و خواتین کے نام بغرضِ دعا پڑھ کر سنائے گئے۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

اجلاس چہارم

جلسہ سالانہ کے آخری روز اجلاس چہارم کی کارروائی بھی صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوئی۔ اجلاس کی صدارت کرنے کی سعادت مکرم مولانا الحاج محمد بن صالح صاحب امیر جماعت گھانا کو حاصل ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم حافظ عطاء الرزاق بھٹی صاحب کو ملی جبکہ جرمن ترجمہ مکرم احمد نوید لون صاحب اور اردو ترجمہ مکرم نبیل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم رضوان احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔

اجلاس کی پہلی تقریر جرمن زبان میں تھی جو مکرم محمد حماد ہیرٹر صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع ''زندہ خدا'' تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ تمام مذاہب میں مشترک بات زندگی کو بامقصد گزارنے کا عمل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ پر ایمان لانے اور استقامت دکھانے کے جو طریق بتائے ہیں ان کی وضاحت حضرت مسیح موعودؑ نے متعدد جگہ فرمائی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے حضورؑ کی کتب نسیمِ دعوت، چشمہ معرفت اور حقیقۃ الوحی سے چند اقتباسات بھی پیش کیے۔

دوسری تقریر مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے بزبان اردو ''نظام جماعت کی برکات'' کے عنوان سے کی۔ محترم مولانا موصوف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں نظام اور اس کی برکات کی مثالیں پیش کیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کے ارشادات پیش کیے جن میں اسلام کے دورِ اوّلین میں صحابہ کے حالات کا نقشہ بیان کیا گیا ہے۔ نیز نظام کے ساتھ چمٹ کر زندگی گزارنے کی اہمیت اور برکات کو واضح کیا گیا ہے۔ نظام جماعت کی برکات کے حصول کے لیے اطاعت ایک نہایت لازمی امر ہے اور اسی میں ہماری روحانی بقا ہے۔

اس کے بعد کیمرون کے صدر جو سٹیج پر موجود تھے کا انگریزی زبان میں لکھا پیغام ان کے سیکرٹری محمد ثانی صاحب

مکرم سعید احمد عارف صاحب

مکرم محمد حماد ہیرٹر صاحب

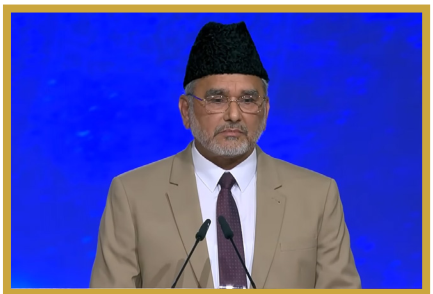
مکرم شمشاد احمد قمر صاحب

جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء کے اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرماتے ہوئے

نے پڑھا۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور کیمرون میں جماعت احمدیہ کے عوامی فلاح و بہبود کے کاموں اور خدمتِ خلق کے منصوبوں پر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم کی جرمن میں لکھی نظم Jacinto Monos Nunez صاحب اور Philip Luka صاحب نے مل کر ترنم سے پڑھی۔

اس نشست کی تیسری اور آخری تقریر جرمن زبان میں مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب نیشنل امیر جرمنی کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''جماعت احمدیہ کی تاریخ، فلسطین کی تاریخ کے سیاق و سباق میں'' تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ فلسطین کی تاریخ میں حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب کا نام نمایاں ہے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایات کی روشنی میں قضیہ فلسطین کے لیے بے شمار خدمات سرانجام دیں۔ اس ضمن میں حضرت چودھری صاحبؓ کی والدہ کی نیکی، تقویٰ اور خدا سے تعلق کا بھی تذکرہ کیا۔ آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ آج کے دور میں دنیا کو خدا کی ضرورت ہے اور دنیا کی اس ضرورت کا حل جماعت احمدیہ کے پاس ہے کیونکہ جماعت احمدیہ ہی ایک زندہ خدا پر یقین رکھتی ہے۔ محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شیخ اشرف ایفندی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ آپ کا تعلق صوفی سنٹر ربانیہ جرمنی سے تھا۔ اس کے ساتھ ہی اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ چار بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

اختتامی اجلاس

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ جرمنی پر خاص شفقت فرماتے ہوئے جلسہ کے تینوں ایام میں براہِ راست خطاب فرمایا۔ چنانچہ اختتامی اجلاس میں بھی اسلام آباد (یوکے) سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

جرمن وقت کے مطابق شام چار بجکر پینتیس منٹ پر سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ''ایوانِ مسرور'' اسلام آباد (یوکے) میں کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم حافظ ذاکر مسلم صاحب نے سورۃ الحشر کی آیات 19 تا 25 سے کی۔ ان آیات کا جرمن ترجمہ مکرم فولکر قیصر صاحب نے جبکہ اردو ترجمہ مکرم ذیشان احمد نعیم باجوہ صاحب نے تفسیرِ صغیر سے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم احمد کمال صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ''پھر چلے آتے ہیں یارو! زلزلہ آنے کے دن'' سے چند اشعار پیش کیے۔ اس کے بعد مکرم وسیم غفار صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ جرمنی نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کے اسماء پڑھ کر سنائے۔

اختتامی تقریب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے پہلے تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ پیش کرنے اور نظم پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیب احباب

مکرم ذاکر مسلم صاحب نے تلاوت قرآن کی

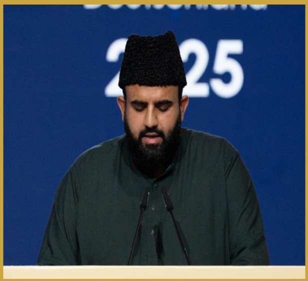

مکرم ذیشان باجوہ صاحب نے اردو ترجمہ پیش کیا

مکرم فولکر قیصر صاحب نے جرمن ترجمہ پیش کیا

مکرم احمد کمال صاحب نظم پڑھتے ہوئے

ٹھیک پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور تشہد و تعوّذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپؑ ہی وہ وجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے بھیجا۔ پس آپ یہاں اس لیے آئے ہیں کہ یہاں چند دن دینی ماحول میں رہ کر اپنی روحانی پیاس بجھائیں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جو آخرین کی جماعت ہے۔ آپؑ کو ہی احیائے اسلام کی سب سے زیادہ فکر تھی اور اس کے لیے آپ نے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ مجھے جو حاصل ہوا آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ خدا نے یہ سلسلہ قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے تُو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس میں سوار ہو گا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔ الٰہی جماعتوں کے لیے دشمنوں کا ہونا بھی ضروری ہے اور یہ بھی ایک سچائی کی نشانی ہے۔ آج دیکھ لیں کہ بحیثیت جماعت اگر کسی کی مخالفت کی جاتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ حضورِانور نے دنیا بھر میں ہونے والی مخالفت کے مختلف واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ اس جماعت کی مسلسل تائید و نصرت فرما رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ تائید بتا رہی ہے کہ وہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ سے کیے گئے وعدے پورے کر رہا ہے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ دنیا تک یہ پیغام پہنچائیں

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب کے بعد شاملین جلسہ کو الوداع کہتے ہوئے

کہ مسیح موعود جو آنے والا تھا وہ آچکا ہے۔ جہاں کُھل کر تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے وہاں کے لوگ کم از کم دعا تو کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھولے۔ خطاب کے آخر میں حضورانور نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے فرمایا کہ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ اور دینی علوم کی واقفیت، خداتعالیٰ کی عظمت کو پیشِ نظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب چھ بجے تک جاری رہا جس کے بعد آپ نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد مختلف گروپس کی صورت میں ترانے اور نظمیں پیش کی گئیں۔ بعد ازاں حضورانور نے حاضری کا اعلان فرمایا کہ کل حاضری جو سکین ہوئی ہے 44484 ہے اور جو سکین نہیں ہوئی اسے ملا کر حاضری 46000 سے زائد ہے۔ اسلام آباد ٹلفورڈ کی حاضری 2585 ہے۔ اس طرح کل 48500 ہو گئی ہے۔ حضورانور نے فرمایا کہ اس لحاظ سے یوکے کے قریب قریب پہنچ گئے ہیں اور اگر مَیں وہاں جاتا تو امید ہے چار پانچ ہزار اور ہو جاتی۔ حضورانور نے آخر پر تمام شاملین کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب شاملین کو اپنی حفاظت میں رکھے، خیریت سے آپ لوگوں کو گھروں میں لے کر جائے اور جلسے کی جو برکات آپ نے حاصل کی ہیں ان کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس تاریخی اور عظیم الشان جلسہ سالانہ کی مجموعی حاضری 46184 تھی جس میں مردوں کی حاضری 23183 اور مستورات کی حاضری 21763 تھی۔ غیر مسلم اور دیگر مذاہب و اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 720 تھی جن کا تعلق 78 ممالک سے تھا۔ جلسہ کی کارروائی کو 12 زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے کل چار اجلاسات میں مختلف موضوعات پر 9 تقاریر کی گئیں۔ ان میں سے 4 تقاریر اردو زبان میں اور 5 جرمن زبان میں تھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کے بعد احباب پُرجوش نعرے لگاتے ہوئے

ملکی و عالمی خبریں

منور علی شاہد

غزہ میں باقاعدہ قحط کا اعلان

اقوامِ متحدہ نے 22 اگست کو غزہ میں قحط کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے اور اس کی وجہ اسرائیل کی طرف سے امداد میں منظم رکاوٹ کو قرار دیا ہے۔ دوسری طرف اسرائیل نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قحط کی خبروں کی تردید کی ہے۔ روم میں قائم اقوام متحدہ کی حمایت یافتہ ماہرین کی ایک تنظیم IPC کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ کے مطابق غزہ میں پانچ لاکھ افراد قحط کا شکار ہیں۔

عالمی تنازعات میں امدادی کارکنوں کی ہلاکتیں

اقوام متحدہ کے Humanitarian Office کے مطابق 2024ء میں تنازعات زدہ علاقوں میں امدادی کارروائیاں سرانجام دینے والے 383 کارکنان مارے گئے جو ایک نیا ریکارڈ ہے۔ اس تعداد کا نصف غزہ میں جنگ کے دوران ہلاک ہوئے۔ ادارہ کے سربراہ کے مطابق ہلاکتوں کی یہ ریکارڈ تعداد تنازعات میں پھنسے شہریوں اور ان کی امداد کرنے والوں کے تحفظ کے لئے ایک جھنجھوڑ دینے والی صورتحال ہے۔

ایک سال میں ٹریفک حادثہ میں اموات صفر

فن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسنکی میں 2024ء میں ٹریفک حادثات میں صفر اموات ہوئیں۔ اس سے قبل 2019ء میں ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں بھی ایسی ہی صورتحال تھی۔ ہیلسنکی کی آبادی تقریباً سات لاکھ ہے جہاں آخری بار ٹریفک حادثہ میں موت جولائی 2024ء میں ہوئی تھی۔ صفر اموات کی متعدد وجوہات میں سے بڑی وجہ رفتار کی حد کو 30 کلومیٹر تک کم کرنا ہے اور یہ شہر کی نصف سے زائد سڑکوں پر نافذ ہے۔ یاد رہے کہ یورپ میں 'Vision Zero' کے تحت 2050ء تک سڑکوں پر اموات کو تقریباً صفر تک پہنچانا ہے۔

ویلفیئر پروگرام کے تحت ریکارڈ ادائیگیاں

سال 2024ء میں ویلفیئر پروگرام کے تحت جرمنی بھر میں 46.9 بلین یورو کی ادائیگیاں کی گئیں۔ یہ معلومات سیاسی جماعت AfD کے ایک پارلیمانی سوال کے جواب کے بعد سامنے آئی ہیں۔ بنیادی طور پر یہ ویلفیئر ان افراد کو دیا جاتا ہے جو کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن بے روزگار ہیں یا ان کی آمدنی اخراجات کے مقابلے میں کم ہے۔ DW کی خبر کے مطابق 2024ء میں اس مالی مدد کے وصول کنندگان کی تعداد 5.5 ملین تھی جن میں بچوں اور نوجوانوں سمیت تقریباً چار ملین افراد کام کی صلاحیت رکھتے تھے، یعنی وہ دن میں کم از کم تین گھنٹے کام کر سکتے تھے۔ کل ادائیگیوں کا 52.6 فیصد جرمن شہریوں کو جبکہ 47.4 فیصد غیر ملکیوں کو ادا کیا گیا۔

اسرائیل کا ''غزہ کو فتح'' کرنے کا منصوبہ

اسرائیل کے وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے غزہ شہر پر مکمل قبضے کے منصوبے کی منظوری دی ہے اور 60 ہزار ریزرو فوجیوں کو طلب کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے AFP کے مطابق یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ثالثوں کو جنگ بندی کی تازہ ترین تجویز پر اسرائیل کے سرکاری جواب کا انتظار ہے۔ قطر نے حالیہ تجویز پر محتاط امید کا اظہار کیا ہے، جبکہ ایک سینیئر اسرائیلی اہلکار نے واضح کیا ہے کہ حکومت کسی بھی معاہدے میں تمام قیدیوں کی رہائی پر قائم ہے۔ حماس کی جانب سے منظور کردہ تجویز میں ابتدائی 60 دن کی جنگ بندی، مرحلہ وار قیدیوں کی رہائی، کچھ فلسطینی قیدیوں کی رہائی اور امداد کے داخلے کی اجازت شامل ہے۔

ایرانی سفیر کو آسٹریلیا چھوڑ دینے کا حکم

آسٹریلیا نے سڈنی اور میلبرن میں سامیت مخالف حملے کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے ایرانی سفیر کو ملک چھوڑنے کے لیے سات دن کی مہلت دی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد آسٹریلیا سے کسی سفیر کی یہ پہلی ملک بدری ہوگی۔ آسٹریلوی وزیراعظم نے کہا کہ خفیہ اداروں نے یہ ''انتہائی تشویشناک نتیجہ'' اخذ کیا ہے کہ ایران نے 2024ء میں کم از کم دو سامیت مخالف حملوں کی ہدایت دی تھی۔ آسٹریلیا نے تہران میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا ہے۔ مزید یہ کہ آسٹریلوی حکومت پاسداران انقلاب کو ایک دہشت گرد تنظیم قرار دینے پر غور کر رہی ہے۔

مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب

راہِ خوابیدہ ہوئی خندۂ گل سے بیدار

منظر نامہ جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء

جلسہ سے چند دن قبل جلسہ گاہ پہنچا تو دیوانے ویرانے کو چمن میں بدل چکے تھے، خیمے لگ چکے تھے۔ گو تیاریاں مکمل تھیں تاہم نوک پلک سنوارنے کا عمل باقی تھا۔ کہیں موتی پرونے کا خیال تھا تو کہیں لالے کی حنابندی کا، کہیں چاندی بچھانے کا خیال تھا تو کہیں چار چاند لگانے کا۔ اپنے شعبہ (انتظام سٹیج) میں گیا تو یہاں بھی تیاریاں مکمل تھیں۔ یہ دیوانوں کی بلند ہمتی ہے کہ چند دنوں میں ایسی چمن کاری و مصوّری دکھاتے ہیں کہ مانی و بہزاد بھی دیکھتے تو حیران رہ جاتے۔

جمعہ کے وقت سب کچھ تیار تھا۔ مقامی طور پر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد حضور انور کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہِ راست سنا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے جرمنی کا جلسہ شروع ہو رہا ہے اور شاملین جلسہ کو نصیحت فرمائی کہ دعا کریں کہ آپ کو جلسہ کے مقاصد پورا کرنے کی توفیق ملے، آمین۔

سب تقاریر ہی نہایت عمدہ اور علم و عرفان کی ایزادی کا باعث تھیں مگر نیشنل امیر صاحب جرمنی کی تقریر جو فلسطین کی تاریخ اور دنیا کے موجودہ حالات پر مشتمل تھی تاریخی اور علمی ہونے کے ساتھ ساتھ سخت تکلیف دہ حقیقت بھی تھی۔ دل کو سخت تکلیف پہنچی کہ خلفائے احمدیت کی آوازِ حق کو نظر انداز کر کے مسلمانوں نے کتنا نقصان اٹھایا اور اب بھی سخت تکلیف اور اذیّت سے گزر رہے ہیں۔ ساتھ یہ خیال بھی گزرا کہ تب بھی احمدی ہی مسئلہ فلسطین کو دنیا میں اجاگر کر رہے تھے اور اب بھی احمدی ہی ہیں جو مسلمانوں کی حالت پر بے قرار اور مضطرب ہیں اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کر رہے ہیں اور دنیا کے سیاستدانوں کے ضمیر کو جگا رہے ہیں۔ اے کاش سب مسلمان اس آواز میں اپنی آواز ملائیں کہ یہ آسمانی آواز ہے۔

تم بھی اے کاش کبھی دیکھتے سنتے اس کو
آسماں کی ہے زباں یارِ طرح دار کے پاس

میرے لئے اس جلسہ کی خصوصیت جلسہ کی رات کا منظر نامہ تھا یعنی ''شبِ شبستان'' کا ذکر۔ اس مقصد کے لئے الفضل انٹرنیشنل کے سوشل میڈیا کے ایڈیٹر مکرم جواد قمر صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ یو کے سے تشریف لائے تھے۔ مَیں بھی ان کی ٹیم میں بطور نمائندہ الفضل جرمنی شامل تھا۔ شب بیداری تو مسئلہ نہیں تھا، فکر یہ تھی کہ مجھے رواں تبصرہ کا تجربہ نہیں تھا۔ اس معاملہ میں نابلد اور ناآشنا تھا۔ جواد قمر صاحب کی رفاقت سے تسلی تھی کہ وہ اس کام کا تجربہ رکھتے ہیں لیکن پھر بھی دل یہی چاہ رہا تھا کہ یہ پیالہ سر سے ٹل جائے۔

اے رات! آ بھی جا کہ رہا ہوں طیورِ شب

اس ٹیم نے اس عمدگی سے یہ کام انجام دیا کہ مجھے ان کا خادم ہونے پر فخر ہوا۔ جلسہ گاہ سے کافی دور جا کر ڈرون پائلٹ مکرم طٰہٰ شکیل صاحب نے ڈرون اڑایا جو دو تین سیکنڈ میں نظروں سے اوجھل ہو گیا، پھر تصاویر بھیجنے لگا۔ رات کو جلسہ کے مقامات جھلمل کرتے جگمگاتے ستاروں

کی طرح نظر آ رہے تھے یعنی زمین آسمان نظر آ رہی تھی اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آسمانی وجود یہاں خیمہ زَن تھے۔

جب جگمگا رہا تھا برقِ تجلّی سے طورِ شب

یہ ایک ناقابل بیان تجربہ ہے، اس منظر کی تصویرکشی الفاظ میں ممکن نہیں۔ بہتر ہوگا کہ آپ اس ویڈیو کو ہی دیکھیں۔ مکرم شہزاد احمد شیخ صاحب جن کی عمر 18 سال ہے وہ ریکارڈنگ میں مصروف تھے۔ فضائی منظر بندی کے بعد مختلف شعبہ جات میں پہنچے جہاں آدھی رات کو کارکنان جوش جذبہ سے دل چراغاں کئے مستعدی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ جواد قمر صاحب نے ان سے ہلکی پھلکی گفتگو بھی کی اور ان کے جذبے کو سراہا جس پر کارکنان کا جوش وجذبہ مزید بڑھ گیا۔

رات کو لنگر کا منظر دیکھ کر مجھے اس بزرگ کی مثال یاد آ گئی جو لڈو کو کھانے سے قبل ہاتھ میں لئے دیر تک سوچ میں رہے۔ پوچھنے پر کہا کہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ کیسے کیسے اَدوار سے گزر کر یہ ایسا لذیذ بنا اور ہم ایک دو لقموں میں نگل جاتے ہیں۔ جلسہ کے موقع پر 24 گھنٹے اور شب و روز کی سخت محنت کے بعد ایسا لذیذ کھانا میز پر آتا ہے اور اکثریت کو علم ہی نہیں کہ کتنے لوگوں کی محنت اور قربانی کے بعد یہ کھانا تیار ہوتا ہے۔ صرف پیاز، لہسن، ادرک اور آلو چھیلنا ہی اچھا خاصا مشکل کام ہے۔ اور پھر گرمی میں چولہے پر کھڑے ہوکر پکانا کارے دارد ہے۔ یہاں ایک دیوانے امتیاز راجیکی مرحوم کا ایک فقرہ یاد آ گیا کہ ''لنگر کی آگ میں جھلسنے کا مزا ہی ایسا ہے جو ایک بار اسے چکھ لیتا ہے وہ کہیں اور جانے کا نام نہیں لیتا۔'' ایک طرف کھانا پکانے والے آگ کی تپش کا مقابلہ کر رہے تھے تو دوسری طرف دیگوں کی دھلائی کرنے والے برساتی اوڑھنے کے باوجود سر سے پاؤں تک پانی میں شرابور تھے۔ اللہ تعالیٰ ان شیروں کو سلامت رکھے اور خدمت قبول فرمائے، آمین۔

مختلف شعبوں اور جلسہ کے علاقے کی گلگشت کرتے پتا بھی نہ چلا اور رات کے پچھلے پہر صَلِّ عَلٰی کی دلکش اور دلربا آواز کانوں میں رَس گھولنے لگی۔ صَلِّ عَلٰی کی ٹیم مکرم مولانا محمود احمد ملہی صاحب کی سرکردگی میں نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے لوگوں کو جگا رہی تھی۔ ان کی ٹیم کے ایک فرد نے بتایا کہ وہ جب خیمہ جات کے علاقے سے صَلِّ عَلٰی کرتے گذرے تو ایک بزرگ خاتون نے کہا کہ میں تو اس آواز کے انتظار میں جاگ رہی تھی۔ اس خاتون کے کان بھی شاید ربوہ کے پرانے باسیوں کی طرح اس رُوح پرور درُود کے جاں افزا کلمات سننے کو ترس رہے تھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اب صبح ہو چکی تھی اور جلسہ کا آخری روز آن پہنچا تھا، جس کا انتظار بھی تھا اور ساتھ دل کو یہ دھڑکا بھی لگا تھا کہ آج جلسہ ختم ہو جائے گا۔

پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت

عشاقان خلافت اس درد اور تکلیف سے بے قرار تھے کہ وہ جانِ بہار ہمارے درمیان نہیں لیکن خطبہ جمعہ، لجنہ سے خطاب کے بعد جب وہ جانِ آرزو اختتامی تقریب کے وقت سکرین پر جلوہ افروز ہوا تو گلستان آرزو کِھل اٹھا، دوری کا احساس کم ہوا اور گلشن و میکدہ اور نشہ و جلوہ گل یک موج خیال میں باہم ہو گئے اور کاسہ دل دیدار سے بھر گیا۔

اللہ اللہ جہاں محبت کا
دوریوں میں ہیں قربتیں کیسی

اس رُوح پرور خطاب کا کسی قدر تذکرہ اس شمارے کی زینت ہے اور اس کی تفصیل الفضل انٹرنیشنل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ بہت سے مقامی جرمن سیاستدان بھی اس بابرکت تقریب میں شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر وہ بھی بے اختیار کھڑے ہو گئے اور غیر مسلم جرمن خواتین نے احتراماً سر پر سکارف اوڑھ لئے، بقول غالب۔

کعبہ و بت کدہ ایک ہی محمل میں تھے

دعا کے بعد ترانے پیش کئے گئے اور پھر دیوانوں نے جی بھر کے فلک بوس نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

جلسہ سالانہ

یہ تیری دلکشی اے جلوہ گاہِ حُسن کیا کہنا
جو آتا ہے بصد اخلاص مشتاقانہ آتا ہے
چلے آتے ہیں آنے والے یوں قربان ہونے کو
کہ جیسے شمع پر پروانہ بے تابانہ آتا ہے
تعلق کیا، غرض کیا، واسطہ کیا، ہوشیاروں کو
یہ دیوانوں کی مجلس ہے یہاں دیوانہ آتا ہے
لگا ہے کوچہ دلبر میں دیوانوں کا تانتا سا
کوئی دیوانہ آ پہنچا کوئی دیوانہ آتا ہے
اسیرِ عشق ہو کر سب تعلق ٹوٹ جاتے ہیں
جو اس مجلس میں آتا ہے آزادانہ آتا ہے
یہ مجلس ہے کہ ہے دیوانگانِ عشق کا مجمع
جدھر دیکھو نظر دیوانہ ہی دیوانہ آتا ہے

(حضرت مختار احمد شاہجہانپوری صاحبؓ)
(بشکریہ ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی سالنامہ 1991ء)

امداد نادار مریضان

پوری دنیا میں ایسے مریضان جو اپنے علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنے کی حیثیت نہیں رکھتے، جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی توفیق کے مطابق ان کی مدد کر رہی ہے۔ ایسے نادار اور مستحق مریضان کی تعداد میں سال بسال اضافہ ہو رہا ہے۔ جو مخلصین جماعت خدمتِ خلق کے اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنی اپنی جماعتوں میں امداد نادار مریضان کی مد میں ادائیگی کر کے اللہ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈیشنل وکالت مال اسلام آباد یوکے)

مکرمہ لبنیٰ ثاقب صاحبہ ناظمہ رپورٹنگ جلسہ سالانہ 2025

رپورٹ جلسہ گاہ مستورات

جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 49 واں جلسہ سالانہ اپنی برکات و ثمرات کے ساتھ Mendig جرمنی میں 29 تا 31 اگست 2025ء منعقد ہوا جس کے دوسرے روز سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اسلام آباد سے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ مستورات سے خطاب فرمایا۔ جلسہ گاہ مستورات کی کل حاضری 23342 رہی، الحمدللہ۔

تیاری و معائنہ انتظامات

جلسہ گاہ کے انتظامات کے آخری مرحلہ پر مورخہ 28 اگست کی شام نیشنل صدر لجنہ و ناظمہ اعلیٰ جلسہ گاہ مستورات مکرمہ حامدہ سوسن چوہدری صاحبہ نے جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات کا معائنہ کیا۔ دُعا کے بعد نائب ناظمہ اعلیٰ، ناظمہ آفس، ناظمہ معائنہ اور ناظمہ رپورٹنگ کے ہمراہ موصوفہ نے جلسہ گاہ مستورات کے تمام شعبہ جات کا دورہ کر کے انتظامات کا جائزہ لیا اور ضروری ہدایات دیں۔ شام 8 بجے مردانہ جلسہ گاہ میں مکرم نیشنل امیر صاحب کی زیرِ صدارت ہونے والی معائنہ کی تقریب جلسہ گاہ مستورات میں بھی سنی گئی جہاں پانچ ہزار کی تعداد میں ممبرات لجنہ و ناصرات مع بچگان موجود تھیں۔

پہلا روز 29 اگست بروز جمعۃ المبارک

مؤرخہ 29 اگست بروز جمعۃ المبارک دن کا آغاز نماز تہجد اور فجر کی باجماعت ادائیگی اور درس القرآن سے ہوا جس میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی تھی نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بتائی گئی دعائیں پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ اس موقع پر حاضری تقریباً 1200 تھی۔

جلسہ سالانہ کے پہلے روز علی الصبح ہی شمع احمدیت کے پروانے جذبہ ایمانی سے سرشار دُور و نزدیک سے قافلہ در قافلہ پہنچنے لگے تھے۔ موسم انتہائی خوشگوار تھا جس کے باعث کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہوئی، الحمدللہ۔ جلسہ گاہ مستورات میں رجسٹریشن اور سکینگ کے بعد وسیع و عریض، سرسبز و شاداب اور پُرسکون ماحول میں شعبہ استقبال کی کارکنات مہمانوں کی خدمت میں اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہنے میں مصروف تھیں۔ بزرگ اور بیمار خواتین کے لئے جلسہ گاہ مستورات میں Buggys کا انتظام کیا گیا تھا۔

صبح آٹھ بجے سے شعبہ ضیافت کی مارکی میں ناشتہ کا انتظام تھا۔ جمعہ کی پہلی اذان سے قبل ہی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے سبھی مرکزی پنڈال کی جانب رواں دواں تھے جہاں نظم و ضبط کی کارکنات صف بندی کروانے میں مصروف نظر آئیں۔ سیکیورٹی کارکنات بھی مستعدی سے اپنے فرائض کی بجاآوری میں مصروف تھیں جو داخلی دروازوں پر ممبرات کے کارڈ اور سامان چیک کر کے انہیں پنڈال میں ترتیب سے بٹھا رہی تھیں۔ تمام وقت شاملین کے لئے آب رسانی کی سہولت بھی موجود رہی۔

دوپہر ایک بجے پہلی اذان دی گئی اور ڈیڑھ بجے خطبہ جمعہ کے بعد نماز جمعہ و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ اس کے بعد شاملین نے جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست سُنا۔

تقریب پرچم کشائی

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز پونے پانچ بجے پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی اور مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے جرمنی کا پرچم اور لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔

اجلاس اوّل

شام پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ سے اجلاس اوّل کی کارروائی براہ راست نشر کی گئی۔ اِس دوران جلسہ گاہ مستورات کے اسٹیج پر صدر لجنہ اماءاللہ گھانا مکرمہ انیسہ نصیر الدین صاحبہ اہلیہ مکرم Iddrisu صاحب اور صدر لجنہ اماءاللہ بورکینافاسو مکرمہ اُمِّ کلثوم بیری صاحبہ اہلیہ مکرم Mumuni Bapina صاحب تشریف فرما رہیں۔ اِن مہمان خواتین کا تعارف بھی کروایا گیا۔ اجلاس کی کارروائی کے اختتام پر شام کا کھانا پیش کیا گیا۔ اِس روز موسلادھار بارش بھی ہوئی تاہم سیکیورٹی ٹیم نے لجنہ ممبرات کی بروقت رہنمائی کی اور موسم کے مطابق احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ رات نو بجے نمازِ مغرب وعشاء کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ ہی پہلے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا، الحمدللہ۔

دوسرا روز 30 اگست بروز ہفتہ

حسبِ معمول دن کا آغاز نماز تہجد و فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا جس میں ممبرات کی حاضری 1650 رہی۔ درس القرآن اور ناشتہ کے بعد خواتین اجلاس میں شامل ہونے کے لیے پنڈال میں پہنچنے لگیں کہ اس اجلاس میں پیارے آقا کا لجنہ سے خطاب بھی ہونے والا تھا۔

ساڑھے دس بجے صبح اجلاس کا آغاز حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اِجازت سے مکرمہ منورہ ناصر واگس ہاؤزر صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی) کی زیرِ صدارت ہوا جن کے ہمراہ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ جرمنی بھی تشریف فرما ہوئیں۔ مکرمہ قدسیہ حسین صاحبہ نے سورۃ النور کی آیات 55 تا 57 کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ خاکسار (لبنیٰ ثاقب) نے پیش کیا۔ مکرمہ خنساء طارق صاحبہ نے کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ''زندہ خدا سے دل کو لگاتے تو خوب تھا'' ترنّم سے پیش کیا۔ معاً بعد مکرمہ ماریہ زبیر صاحبہ ایڈیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبائعات نے جرمن زبان میں تقریر کی جس کا عنوان ''دجّالیت کے فتنہ سے بچنے کا واحد ذریعہ زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنا'' تھا۔ مقررہ نے دنیا کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جہاں مادیت، جھوٹ، خواہشات کی غلامی اور دین سے دوری عام ہو چکی ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ دجال کوئی ایک شخص نہیں بلکہ ایک ایسا عالمی نظام ہے جو انسان کو خدا سے کاٹ کر اپنی خواہشات کا غلام بنا رہا ہے۔ قرآنِ کریم کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا حوالہ دیتے ہوئے مقررہ نے بیان کیا کہ دجال کی سب سے نمایاں علامت مادہ پرستی اور روحانیت سے عاری ہونا ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ دجالیت صرف عالمی سطح پر نہیں بلکہ ہماری ذاتی اور گھریلو زندگیوں تک سرایت کر چکی ہے۔ سوشل میڈیا، موبائل اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے ہمارا ماحول ہماری سوچ اور فیصلوں کو لمحوں میں بدل دیتا ہے۔ اس ماحول کے اثرات سے بچنے کے لیے محض ظاہری تدابیر کافی نہیں بلکہ زندہ خدا سے حقیقی تعلق ضروری ہے۔ مقررہ نے چھ اُمور پیش کیے جن پر عمل کر کے یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ علم میں اضافہ، نمازوں کی پابندی، توحید پر کامل یقین، خلافت سے مضبوط وابستگی، حقوق العباد کی ادائیگی اور صحبت صالحین۔ مقررہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات بھی سنائے جن میں ذکرِ الٰہی، درود شریف اور دعاؤں کو دجالیت کے خلاف مضبوط قلعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ کہف کی تلاوت کو دجّال سے حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے کشتی نوح سے اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو دنیاوی اسباب اور رشتوں پر مقدم رکھیں۔ زندہ خدا سے تعلق ہی ہماری آئندہ نسلوں کو دجالی یلغار سے بچا سکتا ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ محسنہ محمود شاہین باجوہ صاحبہ نے ''استحکام خلافت اور لجنہ اماءاللہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر جرمن زبان میں کی۔ مقررہ نے خلافت کے قرآنی وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ موصوفہ نے کہا کہ خلافت ہی وہ مضبوط رسی ہے جسے تھام کر ہم اپنے دین و ایمان کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو نصیحت فرمائی تھی کہ اگر زمین پر اللہ کا خلیفہ دیکھو تو اسے مضبوطی سے تھام لینا، خواہ جسم اور مال کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ مقررہ نے اس بات پر زور دیا کہ خلافت ہماری سب سے بڑی دولت ہے اور اس کے بغیر ہماری بقا ممکن نہیں۔ موصوفہ نے خلافت سے محبت اور وفا کے واقعات بھی بیان کیے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور شفقت کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ایک بار جلسہ کے دوران جب ایک بچی زخمی ہوئی تو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ''میں تو رات بھر تمہارے لیے دعا کرتا رہا ہوں''۔ بعدازاں مقررہ نے لجنہ اماءاللہ کی تین بنیادی ذمہ داریاں بیان کیں: دعا، اطاعت اور اگلی نسل کی تربیت۔ آپ نے کہا کہ ہر احمدی خاتون کو چاہیے کہ سب سے پہلے خلیفہ وقت کے لیے دعا کرے، پھر اپنی خواہشات کو خلیفہ وقت کی نصائح کے تابع کرے اور اپنی اولاد کے دِلوں میں خلافت کی محبت راسخ کرے۔ اس ضمن میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کیے کہ گھروں میں جماعتی نظام پر اعتراضات نہ کیے جائیں کیونکہ یہ باتیں بچوں کو نظامِ جماعت سے دور کر دیتی ہیں۔ آپ نے حضرت اُمّ المؤمنینؓ کے تربیتی نمونوں اور حضرت مصلح موعودؓ کے عہد کا ذکر کیا۔ مقررہ نے آخر میں کہا کہ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے ہمیں اپنی دعاؤں اور عملی زندگی میں بھرپور کوشش کرنی ہوگی تاکہ ہماری نسلیں خلیفہ وقت کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکیں۔

اجلاس کی تیسری تقریر مکرمہ حامدہ سوسن چوہدری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے ''مذہبِ اسلام عورتوں کی حقیقی آزادی کا علمبردار'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے تقریر کا آغاز اس سوال سے کیا کہ آج کی دنیا میں عورت کی آزادی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے بتایا کہ مغربی معاشرہ آزادی کو مردوں کے برابر مواقع اور حقوق سے تعبیر کرتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا میں کوئی بھی ملک ایسا نہیں جو عورت کو مکمل برابری دے۔ آپ نے 2024ء کے عالمی بینک اور وفاقی جرمن اداروں کی رپورٹس کے حوالہ سے بتایا کہ عورت کو مرد کے مقابلے میں اوسطاً 64 فیصد حقوق حاصل ہیں اور بعض ممالک میں یہ فرق 50 فیصد سے بھی زیادہ ہے۔ جبکہ اسلام نے 1400 سال قبل اعلان کیا تھا کہ اعمال میں مرد، عورت برابر ہیں۔ آپ نے ملازمت کے میدان میں ہونے والے امتیازات کا ذکر کرتے ہوئے BIBB کی ایک تحقیق پیش کی جس کے مطابق خواتین کو صرف عورت ہونے کی وجہ سے مردوں کے مقابلے میں کم مواقع ملتے ہیں۔ اس کے برعکس قرآنِ کریم نے واضح کر دیا ہے کہ کامیابی کا معیار نیک اعمال ہیں، خواہ وہ مرد کرے یا عورت۔ اس لحاظ سے اسلام عورت کو دنیا کے سب سے اعلیٰ مقصد یعنی جنت کے حصول میں برابر کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ جرمنی میں آج بھی عورتیں مردوں کے مقابلے میں 16 فیصد کم اجرت پاتی ہیں۔ اسلام نے عورت کو معاشی خود مختاری صدیوں قبل عطا کر دی تھی کیونکہ عورت جو کمائے وہ اس کی اپنی ملکیت ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ یعنی جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے فرما کر عورت کو عظیم مرتبہ سے نوازا کہ عورت ہی آئندہ نسل کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آخر میں آپ نے عورتوں پر بڑھتے ہوئے جنسی جرائم کے اعداد و شمار بیان کیے اور بتایا کہ موجودہ معاشرتی نظام عورت کو مزید غیر محفوظ بنا رہا ہے۔ اسلام نے اس مسئلہ کا حل قرآنِ کریم میں دیا ہے کہ مرد اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور عورتیں حیا اور پردہ اختیار کریں۔ آپ نے واضح کیا کہ اسلام عورت کو قید نہیں کرتا بلکہ تعلیم و تربیت، معاشرتی کردار اور عزت کے ساتھ آزادی عطا کرتا ہے۔ آپ نے سامعات کو یاد دلایا کہ احمدی خواتین دراصل دنیا کو یہ عملی نمونہ دکھانے والی ہیں کہ حقیقی آزادی اور وقار صرف اسلام کی تعلیم میں ہے۔

پونے بارہ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا تو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے لیے تیاریوں کو حتمی شکل دی جانے لگی، جس میں تکنیکی، ایم ٹی اے اور نظم و ضبط کی ٹیمیں نمایاں تھیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے پہلے جملہ شاملات جلسہ دُعاؤں اور درود شریف کے وِرد کے ساتھ زیرِ لب دُعائیں کرتے ہوئے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیدار کے لئے محوِ انتظار تھیں۔ ساڑھے بارہ بجے سکرین پر پیارے آقا کی تصویر نمایاں ہوئی تو تشنگی دور ہوئی۔ ایک لمحے کو بھی یہ احساس نہ ہوا کہ پیارے آقا ہم سے دور ہیں۔ کیمرہ کی آنکھ نے فاصلے قربتوں میں بدل دیئے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جملہ شاملین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ عنایت فرمایا۔ پھر اِس اجلاس کی کارروائی کا آغاز سورۃ التغابن کی آیات 12 تا 19 کی تلاوت سے ہوا جو مکرمہ آصفہ وسیم جاوید صاحبہ نے کی۔ مکرمہ سمیعہ انجم وڑائچ صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' مکرمہ انیقہ شاکر باجوہ صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری اُمورِ طالبات مکرمہ مشعل چوہدری صاحبہ نے تعلیمی اعزازات حاصل کرنے والی کل 85 طالبات (6 پی ایچ ڈی، 16 اسٹیٹ امتحانات، 21 ماسٹرز، 23 بیچلرز، 14 آبی ٹور اور 5 دیگر ممالک سے تعلیم حاصل کرنے والی طالبات) کے اسماء کا اعلان کیا۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ اختتام پر آپ نے دُعا کروائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے بلاشبہ ہمارے جلسہ کی رونقوں کو چار چاند لگا دیئے۔ اداسی کے بادل چھٹ گئے، اِس خوش بختی پر لجنہ ممبرات، ناصرات اور بچگان نازاں تھے۔ ہر دل شکرِ خداوندی بجا لا رہا تھا۔ خلافت سے محبت، اطاعت اور وفا کے جذباتی مناظر بھی مشاہدہ میں آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اِس نعمتِ عظمیٰ کا امین بنائے اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح پہ فوری لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے، آمین۔

دعا کے بعد لجنہ اور ناصرات نے دُعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ فلک شگاف پُرجوش نعرے بلند کیے گئے۔ عجب روحانی ماحول تھا، یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس مجلس کو فرشتوں نے اپنے حصار میں لیا ہوا ہے۔ دو بجکر چھ منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے گئے۔ بعدازاں نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

اجلاس سوم

شام ساڑھے پانچ بجے اجلاس سوم کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئی۔ اس دوران جلسہ گاہ مستورات کے سٹیج پر خاندان حضرت اقدس مسیح موعودؑ میں سے مکرمہ ثمین احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا فضل احمد صاحب (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ) اور برطانیہ سے تشریف لائی ہوئیں مکرمہ ممتاز چاؤ صاحبہ اہلیہ مکرم عثمان چینی صاحب (مرحوم) تشریف فرما تھیں۔ معزز مہمانوں کا اسٹیج سے تعارف بھی کرایا گیا۔ کھانے کے وقفہ اور نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے دوسرے دن کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرا روز 31؍اگست 2025ء بروز اتوار

حسبِ معمول دن کا آغاز نماز تہجد و فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا جس میں حاضری تقریباً 1900 رہی۔ درس القرآن اور ناشتہ کے بعد خواتین مرکزی پنڈال میں پہنچنے لگیں۔ آج موسم بہتر رہا اگرچہ محکمہ موسمیات کی جانب سے گرج چمک، آندھی اور بارش کی پیشگوئی کی گئی تھی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے خطرہ ٹل گیا۔ پنڈال کے علاوہ کثیر تعداد میں لجنہ ممبرات، ناصرات اور بچگان نے بیرونی احاطہ میں کھلے آسمان تلے بھی جلسہ کی کارروائی ملاحظہ کی جہاں بڑی سکرینیں نصب کی گئی تھیں۔

ٹھیک ساڑھے دس بجے مردانہ جلسہ گاہ سے اجلاس چہارم کا آغاز ہوا۔ اِس دوران جلسہ گاہ مستورات کے سٹیج پر صدر لجنہ اماء اللہ پولینڈ مکرمہ Katarzyna Chojnowska صاحبہ تشریف فرما تھیں۔ گیارہ بجکر چھیالیس منٹ پر اجلاس کا اختتام ہوا جس کے بعد چار بجے نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔

اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چار بجے ایوان مسرور، اسلام آباد میں رونق افروز ہوئے جس کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ یہ اجلاس شام چھ بجے تک جاری رہا جس کے آخر پر حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ پرجوش نعروں اور دُعائیہ ترانوں کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا، الحمدللہ۔

رپورٹ انتظامی شعبہ جات

جلسہ گاہ مستورات میں ناظمہ اعلیٰ کے ساتھ 9 نائب ناظمات اعلیٰ، 60 ناظمات اور 10 انچارج پر مبنی انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی اور 70 انتظامی شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس طرح قریباً 4800 کارکنات نے رضاکارانہ طور پہ خدمت کی توفیق پائی۔

اِمسال بھی نائب ناظمات اعلیٰ اور ناظمات کے حاضر اور آن لائن متعدد اجلاسات منعقد کیے گئے جن میں ریجنز میں تقسیم فرائض کے ساتھ ساتھ انتظامات میں بہتری کے لئے متعدد اُمور زیرِ بحث لائے گئے۔ ناظمات نے اپنی ٹیمیں تشکیل دیں اور دورہ جات کے علاوہ بذریعہ کانفرنس کال میٹنگز کر کے انفرادی رابطے کئے۔ نیز پریزینٹیشن، معلوماتی سیمینارز کے ذریعہ جلسہ گاہ مستورات کا نقشہ دکھا کر مشورے کیے گئے۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ بھی متعدد میٹنگز کی گئیں اور انتظامات کو بہتر بنانے کے لیے بہت سے اقدامات کیے گئے۔ چنانچہ جلسہ کے دنوں میں مندرجہ ذیل انتظامات کو خصوصی اہمیت دی گئی:

بزرگ اور بیمار خواتین کو پارکنگ سے جلسہ گاہ لانے اور لے جانے کے لئے وافر تعداد میں بگیوں کی سہولت بھی بہم پہنچائی گئی۔ زنانہ جلسہ گاہ کے مرکزی پنڈال میں نظم وضبط کی کارکنات نے مستعدی سے فرائض سرانجام دیئے۔

داخلی دروازوں پر شاملین کو جوتوں کے لئے پلاسٹک کی تھیلیاں فراہم کی گئیں۔ عمومی نظافت کی ٹیموں نے جلسہ گاہ کے اندرون اور بیرون میں اور نظافت WC کے شعبہ نے بڑی محنت کے ساتھ صفائی کا اعلیٰ معیار برقرار رکھا۔

شعبہ ضیافت، ٹی سٹال کے شعبہ جات سرگرم عمل رہے اور شاملین کو کھانے اور چائے کی سہولت میسر رہی۔ شعبہ معائنہ کی 15 رکنی ٹیم جلسہ گاہ مستورات کا مسلسل دورے کر کے مسائل کا جائزہ لیتی رہی اور موقع پر مسائل حل کرنے میں کوشاں رہی۔ حاضری نگرانی کی ٹیم نے بذریعہ ڈیجیٹل لنک کارکنات کی حاضری کا اندراج کیا۔

عارضی قیام گاہوں میں ناظمات اپنی ٹیموں کے ساتھ شاملین جلسہ کو سہولیات بہم پہنچانے کے لیے کوشاں تھیں۔

اجراء کارڈ گرین ایریا/چیئرز کی ٹیموں نے کارڈز کا اجراء کیا۔ گمشدہ اشیاء کا شعبہ بھی شاملین جلسہ کی مدد میں مصروف رہا۔ امسال Family Coordination کے شعبہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جس نے اپنی 12 رکنی ٹیم کے ساتھ فیملیز کی ملاقات کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔ شعبہ لاؤڈ اسپیکر کی ناظمہ بہترین ساؤنڈ سسٹم کے لئے کوشاں رہیں۔ پنڈال میں آواز بہت صاف اور بلند تھی۔ یہاں بڑی سکرینیں اور ٹیلیویژن نصب کئے گئے تھے جن کی کارکردگی کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جاتا رہا۔

جلسہ کے مرکزی پنڈال میں اعلانات، گرین ایریا، ترجمانی، نظم وضبط، تکنیک لاؤڈ اسپیکر کے شعبہ جات جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے مصروف عمل تھے۔

شعبہ سپلائی کے تحت بیت السبوح سے شعبہ جات کی مطلوبہ اشیاء Mendig پہنچائی گئیں اور شعبہ سٹور کے تحت مطلوبہ فہرست کے مطابق شعبہ جات کی ناظمات کو اشیاء بہم پہنچائی گئیں۔ جلسہ کے آخری دن وائنڈ اَپ کا شعبہ متحرک رہا۔ آب رسانی کی ٹیم نے اپنی ناظمہ کی قیادت میں شاملین جلسہ کو پانی پلا کر دُعائیں سمیٹیں۔ شعبہ ترجمانی کے تحت شاملین جلسہ کو Head Set مہیا کرنے کے علاوہ مطلوبہ زبان میں کارروائی سننے کا انتظام کیا گیا۔ سوشل میڈیا کا شعبہ تصاویر بنانے، رپورٹس تیار کرنے اور سوشل میڈیا پر Upload کرنے میں مصروف تھا۔ سمعی وبصری کے تحت ریڈیو چینل ''آوازِ حق'' کے ذریعہ انٹرویوز اور پروگراموں کی ریکارڈنگ جاری رہی نیز جلسہ ریڈیو پر نشر بھی کیا گیا۔ ڈیوٹی پر مصروف کارکنات کے بچوں کی نگہداشت کے لئے Kinderbetreuung کے شعبہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جہاں متعدد کارکنات بچوں کا خیال رکھ رہی تھیں۔ دفتر جلسہ گاہ کی ٹیم جملہ شعبہ جات میں معاونت اور مسائل کے حل کے لیے کوشاں رہی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ تبلیغ میں تین پاکستانی نژاد بہنیں بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہوئیں، جو عرصہ سے زیر تبلیغ تھیں۔ اِن میں دو ممبرات ماں اور بیٹی کا تعلق مجلس Ginsheim سے اور ایک بہن کا تعلق Mainz Nord سے ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم عطیہ جات کے حصول کے لئے کوشاں رہی۔ Special Needs کا شعبہ خصوصی بچوں کی دیکھ بھال اور سہولیات مہیا کرنے کے لئے سرگرم عمل رہا۔

معلومات، MTA ریڈیو اور نومبایعات کے شعبہ جات اپنے اپنے فرائض کی بجاآوری میں خوش دلی سے مصروف تھے۔ وقفوں میں ریویو آف ریلیجنز، النصرت، تبلیغ نمائش کے سٹالز پر شاملین کا ہجوم نظر آیا۔ جلسہ گاہ مستورات میں نیشنل شعبہ اشاعت کی زیر نگرانی ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں متفرق جماعتی کتب و رسائل دستیاب تھے۔ علاوہ ازیں لجنہ شاپ کے سٹال پر لجنہ کی کتب کے علاوہ متفرق اشیاء فروخت کی گئیں۔

جلسہ کے پہلے اور دوسرے دن کے اختتام پر ناظمات کی میٹنگ رکھی گئی جس میں اہم اُمور کا جائزہ لیا گیا نیز پیش آمدہ مسائل میں بہتری کی ہدایات دی گئیں۔

اِس رپورٹ کی تیاری میں شعبہ ہذا کی 14 رکنی ٹیم کی کاوشیں بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء دے، آمین۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء کے موقع پر

مختلف نظامتوں کی کارکردگی

رپورٹ: مکرم منور علی شاہد، صاحب، نمائندہ اخبار احمدیہ جرمنی

49 ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر کارکنان جماعت احمدیہ جرمنی کو حقیقی معنوں میں مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی میزبانی کرنے اور دیگر ذمہ داریاں بجالانے کے لئے فقید المثال عاجزانہ خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ ذیل کی سطور میں قابل ذکر نظامتوں کی مساعی کا خلاصہ پیش ہے۔

سیکیورٹی

جلسہ کے موقع پر سیکیورٹی ہمیشہ سے ہی اہم رہی ہے اور دورِ حاضر میں اس کی اہمیت غیر معمولی ہو چکی ہے۔ جلسہ سالانہ کی تیاریوں کے ساتھ ہی سیکیورٹی کا کام بھی شروع ہو گیا تھا۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں تمام داخلی اور خارجی راستوں کے علاوہ اندرون اور بیرون مختلف مقامات جلسہ گاہ سیکیورٹی کارکنان کی نگرانی میں رہے۔

نظامت Scanning

داخلی راستوں کے لئے مستورات کی طرف 10 جبکہ مردوں کی طرف 8 دروازے لگائے گئے تھے۔ 28 اگست بروز جمعرات سے شروع ہونے والی ڈیوٹی 31 اگست کی رات بارہ بجے ختم ہوئی۔ تین شفٹوں میں مجموعی طور پر تقریباً 400 کارکنان نے ڈیوٹی دی۔ ایک شفٹ میں 80 کارکنان یہ فریضہ ادا کرتے رہے۔

نظامت ٹکٹ ایشو

گرین ایریا اور کرسیوں کے لئے مجموعی طور پر 5468 ٹکٹ جاری کئے گئے۔ ان میں گرین ایریا کے لیے ٹکٹ کی تعداد 1964 جبکہ کرسیوں کے لئے 3494 ٹکٹ شامل تھے۔ ان میں شہداء اور اسیران راہِ مولیٰ کے خاندانوں کے علاوہ بزرگ افراد اور جماعتی خدمت پر مامور احباب بھی شامل تھے۔

نظامت لنگر خانہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات میں نظامت لنگر خانہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جلسہ کے ایام میں اس نظامت کے تحت لنگر خانہ نمبر 1 اور 2 میں مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے کھانا تیار کیا جاتا رہا۔ مجموعی طور پر جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں چنوں کی 42 دیگیں، چکن نوڈلز کی 498 دیگیں، دال لنگر کی 264 دیگیں، دال مسور کی 45 دیگیں، چاول کی 436 دیگیں اور آلو گوشت کی 507 دیگیں تیار کی گئیں۔ امسال تین شفٹوں میں لنگر خانہ میں 600 احباب کو خدمت کی توفیق ملی۔

نظامت معلومات

اس نظامت سے جلسہ کے حوالہ سے راہنمائی کے لئے تین دنوں میں 1450 احباب نے رابطہ کیا۔

نظامت نظافت

اس نظامت کے تحت جلسہ کے تین دنوں میں تقریباً 450 کارکنان نے 390 مردانہ بیوت الخلاء پر دن میں تین شفٹوں میں ڈیوٹی دی۔ اسی طرح کھلے میدان اور دفاتر وشعبہ جات کا کچرا بھی اٹھایا جاتا رہا جس میں تقریباً 400 کارکنان شریک ہوئے۔ رات کی شفٹ میں بھی صفائی کی جاتی رہی تھی جس میں پندرہ سے بیس کارکنان شامل ہوتے تھے۔ یاد رہے کہ اس شعبہ کا کام 20 اگست سے شروع ہو گیا تھا اور وقارِ عمل کے دوران بھی کارکنان کام کرتے رہے۔

حفاظتِ پرچم

شعبہ خدمتِ خلق کے تحت لوائے احمدیت کی حفاظت کی ڈیوٹی مختلف شفٹوں میں دی گئی جس کا آغاز جمعہ کے دن پرچم کشائی سے ہوا۔ جمعہ کے دن 25، ہفتہ کے روز 50 اور اتوار کے دن 45 خدام نے مختلف شفٹوں میں حفاظتِ پرچم کی ڈیوٹی دینے کی سعادت حاصل کی۔

احباب بک شاپ سے کتب کی خریداری کرتے ہوئے

کارکنان گرین ایریا اور کرسیوں کے ٹکٹ جاری کرتے ہوئے

جلسہ گاہ کے داخلی راستہ پر کارکنان کارڈز سکین کر رہے ہیں

نظامت معلومات

اطفال آب رسانی کی ڈیوٹی کررہے ہیں

Mendig ٹرین سٹیشن پر ویگن میں سامان رکھا جا رہا ہے

نظامت ٹرانسپورٹ

نظامت ٹرانسپورٹ کے کارکنان تین بڑی بسوں اور 13 ویگنوں کی مدد سے Mendig ریلوے اسٹیشن اور فرانکفرٹ اور فرانکفرٹ Hahn ائیر پورٹس سے روزانہ تقریباً 4000 احباب کو جلسہ گاہ تک لانے اور واپس لے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں 30 ڈرائیورز سمیت کل 50 کارکنان نے مختلف شفٹوں میں ڈیوٹیاں سرانجام دیں جس کا آغاز 27 اگست سے ہوا تھا۔

نظامت پارکنگ

جلسہ سالانہ میں اس سال 7 پارکنگ بلاک بنائے گئے تھے جن میں 6 شاملین جلسہ سالانہ کے لئے جبکہ ایک کارکنان کے لئے مختص تھا۔ یہ پارکنگ بلاک دو ناظمین کی نگرانی میں تھے جن میں جمعہ کے روز 7300، ہفتہ کے روز 10300 اور اتوار کو 8600 گاڑیاں پارک کروائی گئیں۔ پارکنگ اور ٹریفک سمیت روزانہ تقریباً 100 کارکنان نے ڈیوٹی ادا کی۔ اس کے علاوہ خدمت خلق کے تحت پارکنگ سے مستورات اور احباب کو داخلی راستوں تک پہنچانے کے لئے دو بسیں اور 15 ٹیکسیاں مسلسل متحرک رہیں۔ اسی طرح شام کے وقت واپس بھی پہنچایا جاتا رہا۔ جلسہ گاہ سے قریبی سڑکوں پر بھی کارکنان نے جرمن ٹریفک پولیس کے ساتھ ڈیوٹیاں دیں۔

نظامت رہائش

اس نظامت کے تحت جماعت کی طرف سے 94 پرائیویٹ خیمے کرایہ پر دیے گئے جہاں 1000 سے زائد احباب نے قیام کیا۔ اس کے علاوہ نجی خیموں میں 5005، تین مارکیز میں 2800 احباب اور مستورات کی طرف تقریباً 3700 مستورات نے دورانِ جلسہ قیام کیا۔ ذاتی کاروان لانے اور ان میں رہائش رکھنے کی سہولت بھی فراہم کی گئی تھی۔

نظامت آب رسانی

اس نظامت کے تحت تین دنوں میں مجموعی طور پر 520 اطفال نے شاملین جلسہ سالانہ کو پانی پلانے کی خدمت سرانجام دی۔

جلسہ سالانہ کی نظامتوں کے علاوہ جماعت کے دیگر شعبہ جات کے بڑی تعداد میں سٹالز بھی احباب جماعت کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ ان میں سے چند کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی

جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم تقریباً تمام 80 طلباء نے جلسہ سالانہ کی تیاری کے دوران وقارعمل کے علاوہ تینوں ایام میں مختلف شعبوں میں ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی میزبانی کے لئے رہائش گاہ بنادی گئی تھی۔

تبلیغ نمائش

امسال بھی تبلیغ نمائش احمدی احباب کے ساتھ ساتھ غیرمسلموں کے لئے بھی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ نمائش میں غیرمسلم مہمانوں کے لئے اسلام اور اسلام احمدیت کا مکمل تعارف موجود ہونے کے علاوہ جماعت احمدیہ کی طرف سے 60 زبانوں میں تراجم قرآن کے نسخے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 48 کتب کے جرمن تراجم بھی رکھے گئے تھے۔ اس کے علاوہ سائنس اور مذہب کے موضوع سے متعلق ایک الگ گیلری نما نمائش بھی موجود تھی جہاں مسلمان سائنسدانوں کے علاوہ نوبل انعام یافتہ پہلے پاکستانی احمدی مسلمان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سائنسی خدمات سے متعلق مواد بھی پڑھنے کے لیے موجود تھا۔ ان ایام میں

سٹال Humanity First

سٹال شعبہ وصیت

تبلیغ نمائش میں خوبصورتی سے رکھے گئے تراجم قرآن کریم

170 مہمانوں نے تبلیغ نمائش کو دیکھا۔ انہی دنوں میں 5 بیعتیں بھی ہوئیں۔

Humanity First

اس سٹال پر تنظیم کے مختلف منصوبوں کے بارے آگاہی دی جاتی رہی۔ سٹال پر حکومت وقت جرمنی کے اہلکار بھی آئے اور کام کو سراہا۔ اسی طرح بیلجیم، برطانیہ اور ہالینڈ کے ہیومینٹی فرسٹ کے صدور سے ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ روزانہ 25 کارکنان نے ڈیوٹی دی۔ مستورات کی طرف بھی سٹال لگایا گیا۔

TICOSA

جلسہ سالانہ کے دنوں میں تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے سٹال پر 12 ممبران کی طرف سے سکالرشپ فنڈ اور ممبرشپ فنڈ میں ادائیگی کی گئی اور نئے ممبران کا اضافہ ہوا۔

روزنامہ الفضل انٹرنیشنل

روزنامہ الفضل انٹرنیشنل کا سٹال بھی فعّال رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں احباب کو آن لائن Subscription لینے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور دیگر معلومات فراہم کرتے رہے۔

شعبہ رشتہ ناطہ

شعبہ رشتہ ناطہ جرمنی کے تحت فیملیز کو رشتوں کی تلاش میں معاونت بھی فراہم کی گئی جس کے لئے آن لائن رجسٹریشن 20 اگست تک جاری رہی۔ شعبہ کی طرف سے دیے گئے اعداد و شمار کے مطابق 69 خاندانوں نے رشتوں کے حوالہ سے ملاقات کی۔ اسی طرح 164 خاندانوں نے کوائف کی فائلوں سے استفادہ کیا۔

سوشل میڈیا

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوران سوشل میڈیا پر مختلف نوعیت کے 111 ویڈیو کلپ اور 40 سے زائد گرافکس احباب جماعت کے استفادہ کے لیے پیش کیے گئے جنہیں 3.5 ملین سے زائد بار دیکھا گیا۔ اس کا آغاز جلسہ سے ایک ماہ قبل ایم ٹی اے کے جلسہ سالانہ ٹریلر کے ساتھ ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کے کلپس تیار کئے گئے، بچوں کے لئے خصوصی مواد بنایا گیا اور جلسہ کے ماحول کو خوبصورت انداز میں دکھایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کے انٹرویوز بھی پیش کیے گئے۔

تقرر ریجنل و لوکل امراء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی 2025ء سے آئندہ تین سال کے لیے مندرجہ ذیل لوکل و ریجنل امراء کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

ریجنل امراء		
1	Baden	Mubarik Mahmood Chowdhry
2	Bayern	Ahmad Muzaffar Gondal
3	Hessen Mitte	Faheem Nasir Ahmad
4	Hessen Nord	Idrees Mohammad
5	Hessen Süd	Tariq Ahmad Cheema
6	Hessen Süd Ost	Mubashir Ahmed
7	Hessen Süd West	Ataul Manan Wagishauser
8	Niedersachsen	Ahsan Khalid
9	Nordrhein	Zaheer Ahmad
10	Rheinland-Pfalz Saar	Tariq Sohail
11	Sachsen-Brandenburg Thüringen	Mohammad Suleman Malik
12	Schleswig-Holstein Mecklenburg	Habib Ullah Tariq
13	Taunus	Rashid Parviz
14	Westfalen	Ishtiaq Ahmad Nasir
15	Württemberg	Sajad Butt

لوکل امراء		
1	Darmstadt	Usama Anwar Qureshi
2	Dietzenbach	Aleem Idrees
3	Frankfurt am	Abdul Haleem Bhatti
4	Gross Gerau	Ali Imran Zafar
5	Hamburg	Mohammad Ajmal Arif
6	Hanau	Mubarik Ahmed Shahid
7	Mannheim	Rashid Mehmood
8	Mörfelden-Walldorf	Waheed Ahmad Khan
9	Offenbach	Ahmad Wahid
10	Riedstadt	Ahmad Nadeem
11	Rüsselsheim	Gulfam Ahmad
12	Wiesbaden	Raffeh Mahmood Shaikh

ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی کی طرف سے جملہ عہدیداران کی خدمت میں اس دعا کے ساتھ مبارکباد پیش ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب عہدیداران کو اپنی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ جملہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کے نیک نتائج ظاہر فرمائے، آمین۔

شعبہ وصایا

شعبہ وصایا کے سٹال پر تقریباً 1500 افراد آئے جنہیں نظام وصیت سے متعلق مکمل آگاہی دی گئی۔ کچھ احباب کتاب رسالہ الوصیت اور وصیت فارم بھی لے کر گئے۔ بعض احباب نے جائیداد کی تشخیص سے متعلق معلومات حاصل کیں۔

بازار کی رونقیں

جلسہ سالانہ کے دنوں میں وقفہ کے دوران بازار بھی بہت پر رونق رہا جہاں من پسند، اور لذیذ کھانوں کے ساتھ ساتھ نظم وضبط اور بھائی چارہ کے نظارے بھی دیکھنے کو ملے۔ امسال بازار میں مجموعی طور پر کل 25 سٹال احباب کی توجہ کا مرکز بنے رہے جن میں کھانوں کے علاوہ انگوٹھیاں، جائے نماز وغیرہ کے سٹال بھی شامل تھے۔

Deutschlandfunk

Sendungen Programm Podcasts Audio-Archiv

/ Die Nachrichten / Treffen zehntausender Mitglieder der islamischen Ahmadiyya-Gemeinde in Mendig hat begonnen

Jalsa Salana

Treffen zehntausender Mitglieder der islamischen Ahmadiyya-Gemeinde in Mendig hat begonnen

In Mendig in Rheinland-Pfalz sind rund 40.000 Menschen zum Jahrestreffen der islamischen Ahmadiyya-Gemeinschaft zusammengekommen.

30.08.2025

Abonnieren

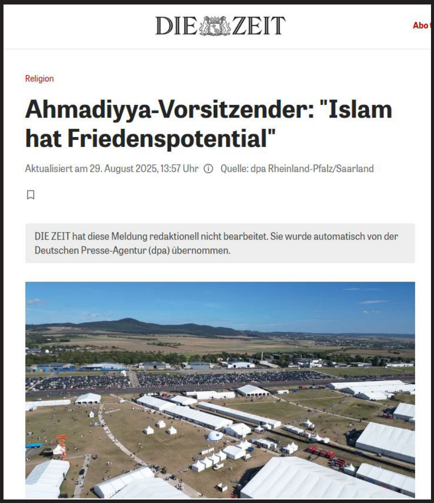
DIE ZEIT

Religion

Ahmadiyya-Vorsitzender: "Islam hat Friedenspotential"

Aktualisiert am 29. August 2025, 13:57 Uhr Quelle: dpa Rheinland-Pfalz/Saarland

DIE ZEIT hat diese Meldung redaktionell nicht bearbeitet. Sie wurde automatisch von der Deutschen Presse-Agentur (dpa) übernommen.

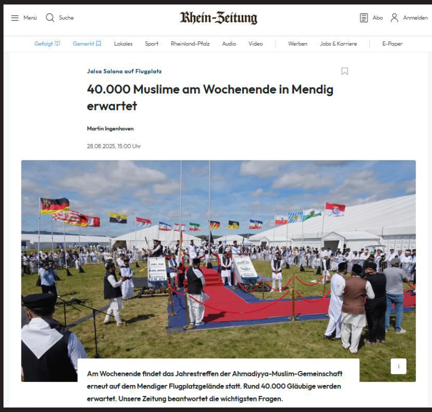
Menü Suche Rhein-Zeitung Abo Anmelden

Gefolgt Gemerkt Lokales Sport Rheinland-Pfalz Audio Video Werben Jobs & Karriere E-Paper

Jalsa Salana auf Flugplatz

40.000 Muslime am Wochenende in Mendig erwartet

Martin Ingenhoven

28.08.2025, 15:00 Uhr

Am Wochenende findet das Jahrestreffen der Ahmadiyya-Muslim-Gemeinschaft erneut auf dem Mendiger Flugplatzgelände statt. Rund 40.000 Gläubige werden erwartet. Unsere Zeitung beantwortet die wichtigsten Fragen.

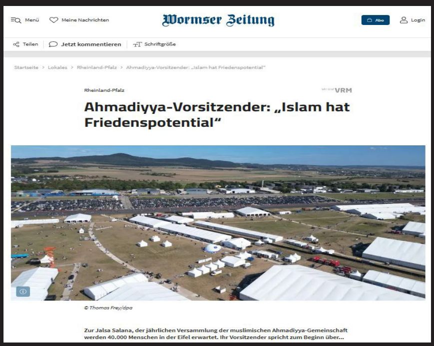
Menü Meine Nachrichten Wormser Zeitung Abo Login

Teilen Jetzt kommentieren Schriftgröße

Startseite > Lokales > Rheinland-Pfalz > Ahmadiyya-Vorsitzender: „Islam hat Friedenspotential"

Rheinland-Pfalz

Ahmadiyya-Vorsitzender: „Islam hat Friedenspotential"

© Thomas Frey/dpa

Zur Jalsa Salana, der jährlichen Versammlung der muslimischen Ahmadiyya-Gemeinschaft werden 40.000 Menschen in der Eifel erwartet. Ihr Vorsitzender spricht zum Beginn über...

TAIPEI 台北時報 TIMES

Front Page Taiwan News Business Editorial & Opinion Sports World News

Home / World News

Sat, Aug 30, 2025 page5

Peace gathering

A tent town set up for the Peace Conference of Ahmadiyya Muslims in Mendig, Germany, is pictured yesterday. The annual gathering, organized by the Ahmadiyya Muslim Jamaat — one of Germany's oldest Muslim communities — is being held under the slogan "Love for all, hate for none." About 50,000 participants from across Europe and beyond are expected to attend the three-day meeting, which features prayers, lectures and interfaith dialogue.

Photo: EPA

Religion General-Anzeiger

Ahmadiyya-Vorsitzender: „Islam hat Friedenspotential"

Mendig · Zur Jalsa Salana, der jährlichen Versammlung der muslimischen Ahmadiyya-Gemeinschaft werden 40.000 Menschen in der Eifel erwartet. Ihr Vorsitzender spricht zum Beginn über Vorurteile und Frieden.

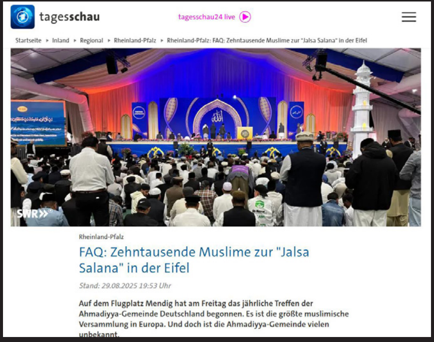
tagesschau tagesschau24 live

Startseite > Inland > Regional > Rheinland-Pfalz > Rheinland-Pfalz: FAQ: Zehntausende Muslime zur "Jalsa Salana" in der Eifel

Rheinland-Pfalz

FAQ: Zehntausende Muslime zur "Jalsa Salana" in der Eifel

Stand: 29.08.2025 19:53 Uhr

Auf dem Flugplatz Mendig hat am Freitag das jährliche Treffen der Ahmadiyya-Gemeinde Deutschland begonnen. Es ist die größte muslimische Versammlung in Europa. Und doch ist die Ahmadiyya-Gemeinde vielen unbekannt.

جلسہ سالانہ جرمنی ذرائع ابلاغ میں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی کی وسیع پیمانہ پر تشہیر بھی ہوئی اور اس ذریعہ سے جماعت کا پیغام بھی لاکھوں افراد تک پہنچا۔ نظامت پریس کی رپورٹ کے مطابق جلسہ کے موقع پر پرنٹ میڈیا کے 8، ریڈیو کا ایک اور ٹی وی کے دو نمائندے میں شامل ہوئے اور جلسہ کی کارروائی کی رپورٹنگ کی نیز محترم امیر صاحب جرمنی کا انٹرویو بھی لیا۔ اسی طرح کل 33 اخبارات اور ویب سائیٹس پر جلسہ کی خبر شائع ہوئی جنہیں اب تک 110,000 سے زائد بار دیکھا جا چکا ہے۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد پانچ ملین سے زائد ہے۔ (محمد داؤد مجوکہ، سیکرٹری امور خارجہ)

StageReport

HOME BUSINESS PRODUCTION DIGITAL TOOLS RANKING ANBIETER AUSGABEN

Start > Business > knw. Echtzeitanalyse für Jalsa Salana mit 40.000 Besuchern

BUSINESS

knw. Echtzeitanalyse für Jalsa Salana mit 40.000 Besuchern

2. September 2025

knw. hat mit digitaler Besucheranalytik den Veranstalter von Jalsa Salana unterstützt (Grafik: Live Matters)

Vom 29. bis 31. August 2025 fand die Jalsa Salana Deutschland auf dem Flugplatz Mendig statt. Über 40.000 Teilnehmende aus ganz Europa kamen zur jährlichen Versammlung der Ahmadiyya Muslim Jamaat Deutschland. Die Veranstaltung verbindet spirituelle Inhalte mit einer logistisch hochkomplexen Organisation, die unter anderem Gebetsflächen, Verpflegungseinrichtungen und medizinische Versorgung umfasst.

Im Mittelpunkt stand das Wohl der Gäste. Kurze Wege, verlässliche Versorgung und ein geordnetes Umfeld waren zentrale Anforderungen an das Veranstaltungskonzept. Um diese Aspekte zu gewährleisten, setzte der Veranstalter auf optimierte Prozesse – gesteuert durch belastbare Daten.

Erstmals wurde in diesem Jahr ein digitales System zur Besucheranalytik eingesetzt. Die Lösung stammt von knw. by Live Matters. An Ein- und Ausgängen platzierte Sensoren erfassten kontinuierlich Bewegungsdaten. Diese wurden per Starlink-Satellitenverbindung übertragen und auf einer webbasierten Plattform visualisiert – in Echtzeit.

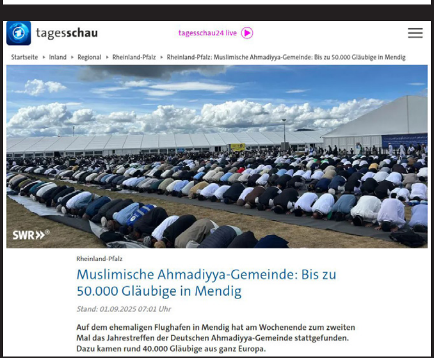
tagesschau tagesschau24 live

Startseite > Inland > Regional > Rheinland-Pfalz > Rheinland-Pfalz: Muslimische Ahmadiyya-Gemeinde: Bis zu 50.000 Gläubige in Mendig

Rheinland-Pfalz

Muslimische Ahmadiyya-Gemeinde: Bis zu 50.000 Gläubige in Mendig

Stand: 01.09.2025 07:01 Uhr

Auf dem ehemaligen Flughafen in Mendig hat am Wochenende zum zweiten Mal das Jahrestreffen der Deutschen Ahmadiyya-Gemeinde stattgefunden. Dazu kamen rund 40.000 Gläubige aus ganz Europa.

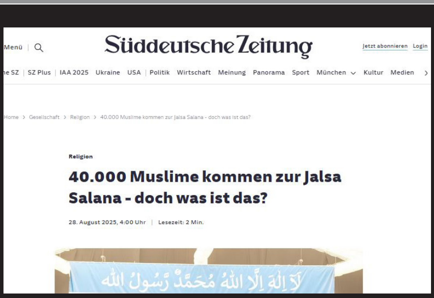
Menü Süddeutsche Zeitung Jetzt abonnieren Login

SZ Plus IAA 2025 Ukraine USA Politik Wirtschaft Meinung Panorama Sport München Kultur Medien

Home > Gesellschaft > Religion > 40.000 Muslime kommen zur Jalsa Salana - doch was ist das?

Religion

40.000 Muslime kommen zur Jalsa Salana - doch was ist das?

28. August 2025, 4:00 Uhr | Lesezeit: 2 Min.

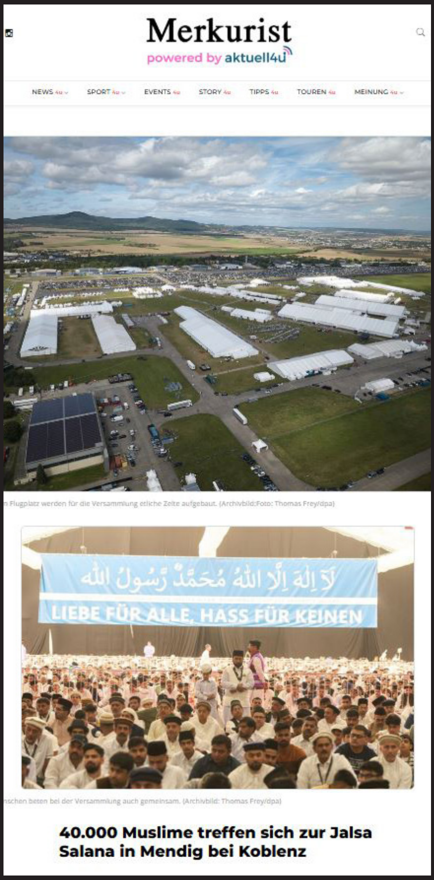
Merkurist powered by aktuell4u

NEWS SPORT EVENTS STORY TIPPS TOUREN MEINUNG

...n Flugplatz werden für die Versammlung etliche Zelte aufgebaut. (Archivbild:Foto: Thomas Frey/dpa)

...nschen beten bei der Versammlung auch gemeinsam. (Archivbild: Thomas Frey/dpa)

40.000 Muslime treffen sich zur Jalsa Salana in Mendig bei Koblenz

Meine Orte Saarbrücker Zeitung Anmelden

Saarland Nachrichten Blaulicht Sport Fotos Leben Newsletter ePaper Abo & Service SZ+ testen

Religion

Versammlung der Ahmadiyya-Muslime in Mendig beendet

Mendig · Zehntausende sind am Wochenende nach Mendig gekommen, um zusammen zu sein und gemeinsam zu beten.

31.08.2025, 17:10 Uhr · 2 Minuten Lesezeit

SWR AKTUELL

SWR > SWR Aktuell > Rheinland-Pfalz > Koblenz

Größtes Treffen in ganz Europa

Muslimische Ahmadiyya-Gemeinde: Bis zu 50.000 Gläubige in Mendig

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

محترمہ ارشاد اختر صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ارشاد اختر صاحبہ بنت مکرم محمد خان صاحب 7 جنوری 2025ء کو بعمر 75 سال وفات پاگئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ 1999ء سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ نہایت ہمدرد، ملنسار اور پابندصوم و صلوٰۃ تھیں۔ پاکستان میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کا موقع ملا نیز جرمنی میں بھی جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں بھی بھرپور حصہ لیتیں۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل سارا زیور سو مساجد سکیم میں پیش کر دیا۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 10 جنوری کو مکرم آفتاب اسلم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور اسی روز Westfriedhof Heilbronn میں تدفین ہوئی۔ (سعید احمد عابد، Heilbronn)

مکرم منصور احمد خالد طور صاحب

خاکسار کے سسر مکرم منصور احمد خالد طور صاحب سابق کارکن نظارت بیت المال خرچ ربوہ ابن مکرم میاں مبارک احمد طور صاحب مرحوم دیہاتی مبلغ 17 جون 2025ء کو فرانکفرٹ، جرمنی میں بعمر 75 سال وفات پاگئے،

اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ حضرت غلام محی الدین صاحبؓ کی اولاد میں سے تھے۔ تقریباً 50 سال سے زائد عرصہ نظارت بیت المال خرچ ربوہ میں خدمت کی توفیق پائی اور 25 سال سے زائد عرصہ آپ محلہ دارالصدر شرقی الف اور حلقہ بیت المبارک میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ چندہ کی ادائیگی کی فکر میں رہتے اور ہمیشہ سال کے آغاز میں ہی ادائیگی کر دیتے اور محلہ میں بھی باقاعدگی سے چندہ جمع کرنے جاتے۔ خلافت کے فدائی اور جانثار تھے۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، نرم مزاج، خاموش طبیعت، دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ موصی تھے۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے، پانچ بیٹیاں، نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ ان کی ایک نواسی مکرم کاشف محمود صاحب مربی سلسلہ سربیا کی اہلیہ ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 20 جون بروز جمعہ بر موقع اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی وصیت کے مطابق جسدِ خاکی ربوہ لے جایا گیا 22 جون کو ربوہ میں نمازِ جنازہ میں کثیر تعداد میں افراد شریک ہوئے۔ بعدازاں بہشتی مقبرہ نصیر آباد میں تدفین عمل میں آئی۔

(رفیع اللہ خان، حلقہ ایشر زہائیم فرانکفرٹ)

محترمہ امۃ الشکور صاحبہ

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی ایک خدمت گزار محترمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم رفیع الدین صاحب (فرانکفرٹ) 23 جون کو بعمر 58 سال وفات پاگئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ مکرم خواجہ ضیاء الحق صاحب درویش قادیان کی صاحبزادی تھیں۔ 1990ء سے فرانکفرٹ میں آباد تھیں۔ انتہائی منکسر المزاج، پابندصوم و صلوٰۃ تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ لوکل حلقہ اور لجنہ اماء اللہ فرانکفرٹ میں مختلف ذمہ داریاں بجالاتی رہیں معلّمہ تجوید القرآن کے علاوہ 2010ء سے 2017ء تک جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فرانکفرٹ رہیں۔ دو سال تک شعبہ رشتہ ناطہ لجنہ سیکشن میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں شعبہ تربیت اور واقفاتِ نو میں بھی معاونت کرتی رہیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی شامل ہے۔ آپ کی نماز جنازہ 24 جون کو بعد نمازِ عصر بیت السبوح فرانکفرٹ میں مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے پڑھائی۔ بعدازاں تدفین کے لیے ربوہ لے جایا گیا جہاں 27 جون کو نماز جنازہ کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

(عرفان احمد خان، فرانکفرٹ)

محترم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم خان صاحب

خاکسار کے ناناجان محترم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم خان صاحب ابن حضرت ظہور احمد خان صاحبؓ 18 جولائی 2025ء کو بعمر 88 سال لندن میں وفات پاگئے،

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کے بھتیجے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ جماعتی خدمت کا موقع ملا۔ پاکستان قیام کے دوران بطور سیکرٹری تعلیم القرآن خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی ہجرت کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ اور نائب امیر جرمنی کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقع ملا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر مختلف ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت بھی پائی جن میں البانیہ، آذربائیجان، آئس لینڈ اور سلوونیا شامل ہیں۔ بوقت وفات بطور نیشنل صدر Faroe Islands خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر کے طور پر بھی خدمت انسانیت میں پیش پیش رہتے۔ نہایت نرم خُو، مخلص، تہجد گزار اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے وجود تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 23 جولائی کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ (انیق احمد شاہد، حلقہ نور مسجد فرانکفرٹ)

مکرم عبدالرؤف خان باجوہ صاحب

مکرم عبدالرؤف خان باجوہ صاحب مؤرخہ 21 جولائی 2025ء کو بعمر 74 سال وفات پاگئے،

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ سمعی و بصری میں ایک عرصہ تک خدمت کا موقع ملا۔ جماعت Reichelsheim میں مرحوم نے اپنا گھر نماز جمعہ اور رمضان میں تراویح کے لیے بھی پیش کیا۔ آپ ایک ملنسار، ہنس مکھ اور دوستوں سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ کی نماز جنازہ 24 جولائی کو بعد

نمازِ عصر بیت السبوح فرانکفرٹ میں ادا کی گئی اور 25 جولائی کو Sossenheim فرانکفرٹ کے مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ (صادق محمد طاہر، مائنز)

مکرم انور شہزاد خان صاحب

خاکسار کے چچازاد مکرم انور شہزاد خان صاحب ابن مکرم داؤد احمد خان صاحب مرحوم زیورخ سوئٹزرلینڈ مورخہ 27 جولائی 2025ء بروز اتوار بعمر 49 سال لندن میں وفات پاگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کا تعلق دہلوی خاندان سے تھا۔ آپ حضرت ماسٹر محمد حسن آسان صاحبؓ کے پوتے اور مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل کے بھتیجے ہیں۔ 1989ء میں والدین کے ہمراہ جرمنی آئے۔ 1993ء میں اپنے والد کی وفات کے وقت آپ کی عمر محض 17 برس تھی۔ آپ نے بہت محنت سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پیشہ کے اعتبار سے آرکیٹیکٹ تھے۔ آپ کو سو مساجد سکیم میں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مسجد مبارک فلورشٹڈ کا ڈیزائن آپ کا تیار کردہ ہے۔ 2011ء میں ملازمت کی وجہ سے سوئٹزرلینڈ منتقل ہوگئے جہاں آپ کو مسجد ناصر کے ڈیزائن پر کام کرنے کا موقع ملا۔ مرحوم نیک، صالح، ہمدرد اور دوسروں کی مدد کرنے والے خاموش کارکن تھے۔ جماعت اور نظامِ خلافت کے وفادار اور شیدائی تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں چار بہنیں، اہلیہ اور ایک 14 سالہ بیٹا صائم ریان خان سوگوار چھوڑے ہیں۔ تین بہنیں جرمنی اور ایک بہن سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہیں۔ آپ کے بڑے بہنوئی مکرم فرید احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت جرمنی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 11 اگست کو بیت السبوح میں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے پڑھائی اور اگلے روز Südfriedhof فرانکفرٹ میں تدفین ہوئی جس سے قبل مکرم شرجیل احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

(عرفان احمد خان، فرانکفرٹ)

مکرم وجاہت احمد صاحب

خاکسار کے بھائی مکرم وجاہت احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب (رسلزہائیم) 3 اگست 2025ء کو بعمر 30 سال اچانک حرکتِ قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک، ہمدرد، ملنسار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ مرحوم کی اہلیہ مکرمہ شیزہ کنول صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ وہ ہمیشہ مجھے خوش رکھنے کی کوشش کرتے۔ گھر میں آن لائن کام کرتے تھے اور جب بھی فارغ ہوتے، سب سے پہلے کہتے کہ وضو کرلیں تاکہ نماز ادا کرسکیں۔ اگر ذرا سا وقت ملتا تو مسجد جاکر نماز باجماعت ادا کرتے۔ تلاوت قرآن کریم کرتے ہوئے بچوں کو ساتھ بٹھالیتے تاان پر بھی اچھا اثر پڑے۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ گھر میں اکثر دنیا کے حالات کی بات ہوتی تو بالخصوص فلسطین کے حالات کے متعلق بہت فکرمندی کا اظہار کرتے اور اس بارے میں دیگر احباب سے بھی بات چیت کرتے۔ شاملین جلسہ سالانہ جن برکات سے فیضیاب ہوتے ہیں، ان کے متعلق اپنی فرم میں ایک مضمون لکھا جسے تین صد سے زائد افراد نے پڑھا اور سب بہت متاثر ہوئے۔

2023ء میں جلسہ سالانہ جرمنی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو عرض کیا کہ حضور! آپ نے 18 اگست کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ ہر احمدی اپنی دینی حالت بہتر کرنے والا، تقویٰ پر چلنے والا، حقیقی اصلاح کرنے والا اور اپنے فرائض ادا کرنے والا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ حضور دعا کریں کہ یہ سب خوبیاں مجھ میں پیدا ہوں۔ بعد از ملاقات ہمیشہ کہتے کہ حضور نے اس وقت میرے لیے دعا کی تھی اور میرے بازو پر ہاتھ پھیرا تھا۔ والدہ صاحبہ نے بتایا کہ بچپن ہی سے گھریلو کاموں میں مدد کرتا تھا۔ 2019ء میں جب پاکستان گئے تو اس نے یہ معمول بنایا کہ روزانہ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ دعا کے لئے جاتا۔ خاکسار کو بھی ہمیشہ نصیحت کرتے کہ تم نے بحیثیت مربی سلسلہ سب کے لیے نمونہ بننا ہے۔ جماعت کے عہدیداران اور بزرگوں سے ہمیشہ نہایت عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں والدین، دو بھائی اور ایک بہن کے علاوہ اہلیہ اور تین بچے صباحت احمد عمر 3 سال، مروہ احمد عمر ڈیڑھ سال اور صداقت احمد عمر 3 ماہ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 7 اگست کو بعد نمازِ عصر ناصر باغ میں ادا کی گئی اور اگلے روز قبرستان رسلزہائیم میں تدفین ہوئی۔ (شمائل احمد، مربی سلسلہ)

مکرم دانش جاوید شاہ صاحب

مؤرخہ 8 اگست 2025ء کو خاکسار کا بیٹا عزیزم دانش جاوید شاہ حلقہ Ginnheim فرانکفرٹ بعمر 38 سال اچانک حرکتِ قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم نہایت فرمانبردار، پابند صوم وصلوٰۃ اور خلافت کا شیدائی تھا۔ ایک اچھا بیٹا، اچھا بھائی، اچھا خاوند اور اچھا باپ تھا۔ ہر ایک سے نہایت عاجزی اور محبت سے ملتا۔ اپنے حلقہ احباب میں اس قدر ہردلعزیز تھا کہ ہارٹ اٹیک کی خبر سن کر ڈیڑھ صد سے زائد احباب انہیں ملنے کے لیے ہسپتال پہنچ گئے، جنہیں ہسپتال کی انتظامیہ نے حسنِ سلوک کا مظاہرہ کرتے ہوئے گروپس کی صورت میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں جاکر ملنے کی اجازت دے دی، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عزیزم نے پسماندگان میں والدین اور بھائیوں کے علاوہ اہلیہ اور دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ نماز جنازہ 13 اگست 2025ء کو ان کے چھوٹے بھائی مکرم عقیل جاوید شاہ صاحب مبلغ سلسلہ اٹلی نے ناصر باغ میں پڑھائی اور اگلے روز Südfriedhof فرانکفرٹ میں تدفین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت 13 ستمبر کو آپ کی نماز جنازہ غائب مسجد مبارک میں پڑھائی۔

(سید جاوید شاہ، گروس گیراؤ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

جلسہ سالانہ جرمنی 2025 کے دوران خدمت کرنے والی چند نظامتوں کے کارکنان

کارکنان نظامت لنگر خانہ

جلسہ گاہ میں پانی پلانے والے اطفال

کارکنان نظامت نظم وضبط

کارکنان نظامت دیگ دھلائی

کارکنان نظامت تیاری

جلسہ سالانہ کی پارکنگ کا ایک منظر

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 26 | ISSUE 09 | SEPTEMBER 2025
ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir
PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de